ماہنامہ
دختران اسلام لاہور
فروری 2022ء

# A MAN WHO'S A UNIVERSE OF KNOWLEDGE

## 71st QUAID DAY

ایک فکر، ایک تاریخ، ایک تحریک

بلاشبہ خدائے لم یزل کی عطا ہے طاہر — کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں میں اس سا دوسرا طاہر
کسی کو ناز ہے کہ مل گیا ہے اقتدار اس کو — ہمیں یہ فخر ہے اللہ نے ہم کو دیا طاہر

# ہم اپنے عظیم قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو 71 ویں سالگرہ

## کے موقع پر صمیمِ قلب سے مبارک باد

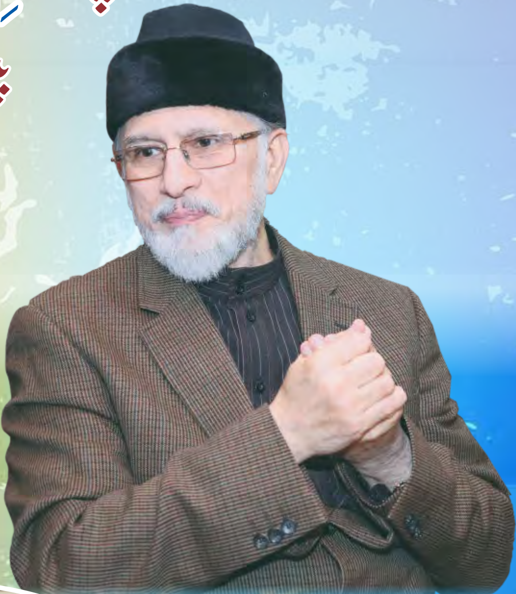

پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ
اللہ رب العزت ہمارے قائد کو
آقا علیہ السلام کے تصدق
سے صحت کاملہ دارزی
عمر عطا فرمائے۔ آمین

**بابر شفیع شیخ**
(جنرل سیکرٹری MQI سویڈن)

**سید محمود شاہ الازہری**
(صدر MQI سویڈن)

## منہاجُ القرآن انٹرنیشنل۔ سویڈن

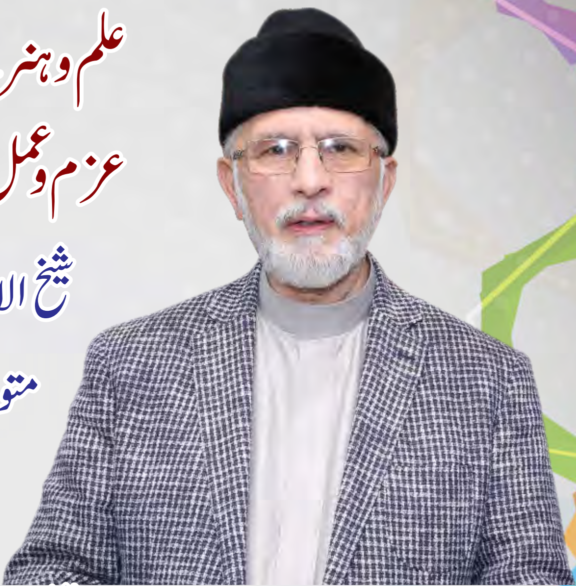

علم و ہنر سے دامن ہر اک کا بھر دیا ہے
عزم و عمل پہ اس نے ہر شخص کو ابھارا

شیخ الاسلام نے اپنے معتدل طرز عمل، متوازن رویہ اور حکیمانہ پالیسی کے ذریعے فکری جمود کو توڑ کر دین کے وسیع تصور کو پیش کیا اور ایسا معتدل تعلیمی نظام وضع کیا جو جدید و قدیم علوم کا حسین مرقع ہے جس پر ہم **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو ان کے تعلیمی میدان میں عظیم خدمات پر **71 ویں یوم پیدائش** پر **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

انیلہ الیاس ڈوگر

عمیمہ فاطمہ الیاس

سردار محمد حسین محی الدین ڈوگر

سردار محمد حسن محی الدین ڈوگر

محمد الیاس ڈوگر

تمہاری سالگرہ پر دعا ہے یہ میری
کہ ایسا روزِ مبارک بار بار آئے
تمہاری ہنستی ہوئی زندگی کی راہوں میں
ہزاروں پھول لُٹاتی ہوئی بہار آئے

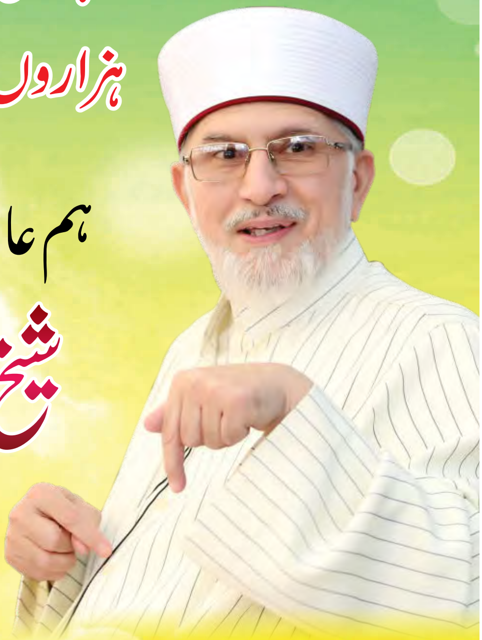

ہم عالم اسلام کی عظیم علمی وروحانی شخصیت

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو

71 ویں سالگرہ کے موقع پر

صمیمِ قلب سے **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

منجانب: جویریہ سجاد
(جنرل سیکرٹری منہاج القرآن ویمن لیگ جرمنی)

**منہاج القرآن ویمن لیگ اینڈ سسٹرز لیگ جرمنی**

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دنیا بھر میں علمی و تعلیمی منصوبہ کا
آغاز کرکے دورِ رفتہ کی یاد تازہ کردی۔

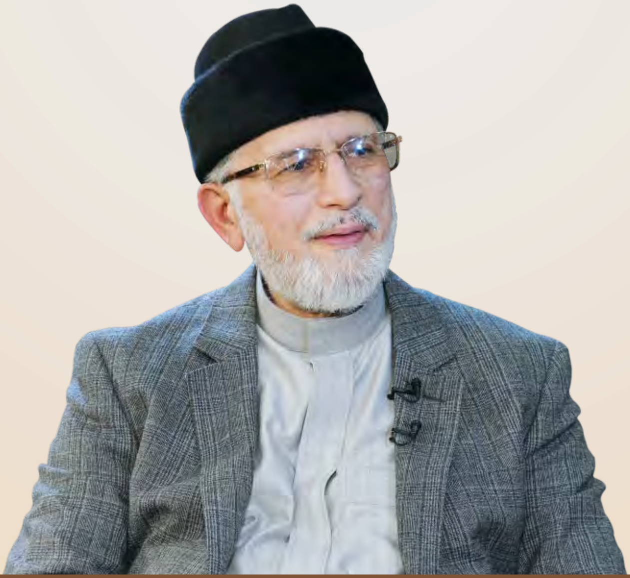

اس سعی جمیلہ پر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اُن کی

# 71 ویں یومِ وِلادت پر ہدیہ تبریک

پیش کرتی ہیں۔

## منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک

انقلابی اداؤں کا قائد ہے یہ    رہبر و رہنماؤں کا قائد ہے یہ

امن عالم کے نگہبان، اخوت کا بیان، محبت کی اذاں، وفا کا کارواں، جہدِ مسلسل کی لازوال داستاں اور عظمت و رفعت کا عظیم نشان ہیں۔ آپ کی فکری، عملی کاوشیں

اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر اسلام کے حقیقی پیغام امن و محبت کو عام کرنے پر

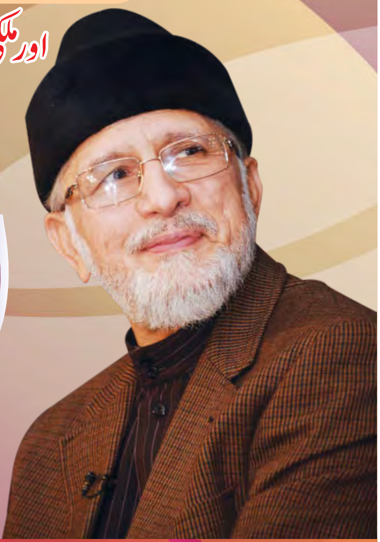

## ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

## 71 ویں یوم پیدائش پر ہدیہ تبریک

پیش کرتی ہیں۔

منجانب: **منہاج القرآن ویمن لیگ اٹک**

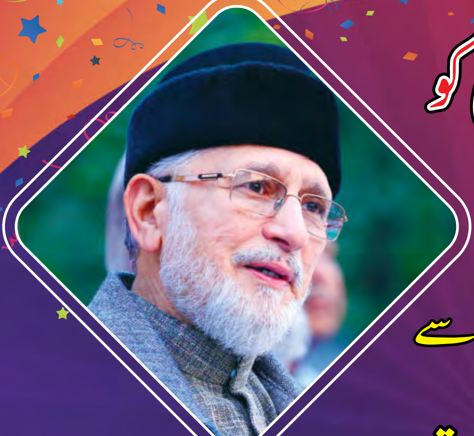

## ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

## 71 ویں یومِ وِلادت

پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

## مبارکباد

پیش کرتی ہیں۔

اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ ان کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رہے آمین

**منہاج القرآن ویمن لیگ جہلم**

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں
ماہنامہ
# دخترانِ اسلام
لاہور

جلد: 29 شمارہ: 2 / رجب المرجب ۱۴۴۳ھ / فروری 2022ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ اسماعیل

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، سعدیہ کریم، جویریہ سحر ش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سُمیّہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام —— فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

## فہرس


| | | |
|---|---|---|
| ادارِیہ: (اہلِ علم ہستیوں کا وجود انسانیت کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے) | | 8 |
| شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فلسفۂ اخلاق | ڈاکٹر فرح ناز | 9 |
| ''نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' | مسز فریدہ سجاد | 15 |
| نذرانۂ عقیدت: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری | محمد شفقت اللہ قادری | 25 |
| اسلام کے افکار دلیل کی قوت سے زندہ ہیں | ڈاکٹر نعیم انور نعمانی | 30 |
| شیخ الاسلام کا اصلاحِ معاشرہ میں علمی و عملی کردار | آسیہ منظور | 35 |
| ویمن امپاورمنٹ اور شیخ الاسلام کی تجدیدی فکر | آمنہ خالد | 40 |
| افکارِ شیخ الاسلام اور رُومیات | نور الزماں نوری | 47 |
| شیخ الاسلام کا مجتہدانہ کردار | سعدیہ کریم | 53 |
| شیخ الاسلام ۔۔۔ عقائدِ صحیحہ کے محافظ | مصباح کبیر | 57 |
| تاقیامت دعوتِ دین کا فریضہ علمائے حق کے ذمہ ہے | رابعہ فاطمہ | 63 |
| Sight of may Shaykh what can it do? | Dr. Saeeda Shahid | 73 |
| A Role Model for Youth | Noor-ul-Huda | 79 |
| Shaykh-ul-Islam Dr. Tahir-ul-Qadri | Memona Nazir | 84 |


مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اورنہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر   مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/ چیک/ ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت خصوصی شمارہ -/115 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info    E-mail:sisters@minhaj.org

## فرمان الٰہی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ. ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ. فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط حَتّٰى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ ط وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ. (محمد، ۴۷: ۲ تا ۴)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیا۔ یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ باطل کے پیچھے چلے اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے (اتارے گئے) حق کی پیروی کی، اسی طرح اللہ لوگوں کے لیے ان کے احوال بیان فرماتا ہے۔ پھر جب (میدانِ جنگ میں) تمہارا مقابلہ (متحارب) کافروں سے ہو تو (دورانِ جنگ) ان کی گردنیں اڑا دو (کیونکہ انہوں نے اِنسانیت کا قتلِ عام کیا اور فساد انگیزی کے ذریعے اَمن برباد کیا)، یہاں تک کہ جب تم انہیں (جنگی معرکہ میں) خوب قتل کر چکو تو (بقیہ قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ لو، پھر اس کے بعد یا تو (انہیں) احسان کرتے ہوئے (بلا معاوضہ چھوڑ دو) یا فدیہ (یعنی معاوضۂ رہائی) لے کر (آزاد کر دو) یہاں تک کہ جنگ (کرنے والی مخالف فوج) اپنے ہتھیار رکھ دے (یعنی صلح و امن کا اعلان کر دے)۔ یہی (حکم) ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے (بغیر جنگ) انتقام لے لیتا مگر (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعے آزمائے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے تو وہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا“

## فرمان نبوی ﷺ

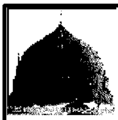

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۶۴۴، ۶۴۵)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔“

## خواب

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

(کلیات اقبال، بال جبریل، ص:۹۱۳)

## تعبیر

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبرِ اسلام نے ہمارے لیے بنایا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، 1940ء)

## تکمیل

اسلام عورت کو معاشرے میں عضوِ معطل بنا کر ایک جگہ نہیں رکھ دینا چاہتا بلکہ عورت کے اوپر پورے معاشرے کے کردار کی تشکیل کی ذمہ داری دیتا ہے۔ عورت اپنی ذات میں انجمن ہے۔ اپنی ذات میں مدرسہ، مکتب، کالج اور یونیورسٹی ہے۔ اس لیے کہ ہر مرد اسی گود سے پل کر نکلتا ہے۔ سوسائٹی کا ہر مرد وہ حاکم ہو یا محکوم، حسن مجتبیٰؑ ہے یا امام عالی مقام حسینؑ، وہ غوث اعظمؒ ہیں کوئی اور بلند درجے کی ہستی ہیں ہر فرد نے اسی عورت کی گود میں پرورش پائی ہے۔

(اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار، جنوری 2020ء)

# اداریہ

## اہلِ علم ہستیوں کا وجود انسانیت کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کا **71**واں یوم پیدائش **19**فروری **2022**ء کو منایا جارہا ہے۔ جیسے ہی ماہ فروری کی ابتداء ہوتی ہے پاکستان سمیت یورپ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، مشرق وسطیٰ میں قائم منہاج القرآن انٹرنیشنل کی تنظیمات اور علم سے محبت اور شغف رکھنے والے شیخ الاسلام کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے تقریبات کا آغاز کر دیتے ہیں اور تحدیث نعمت کے طور پر ان کی علمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ بلاشبہ اہلِ علم ہستیوں کا وجود انسانیت کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔اللہ رب العزت نے مومنین کو قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ کی تعلیم دی ہے کہ اللہ کے انعام یافتہ بندوں کے راستے پر چلنے کی دعا کرتے رہا کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ’’(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیںo ہمیں سیدھا راستہ دکھاoان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایاoان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کاo‘‘۔الحمداللہ ثم الحمداللہ ادارہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے زندگی کے ہر شعبے میں قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں امت کو عصری تقاضوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے علمی وفکری رہنمائی مہیا کی ہے اور عقائدِ صحیحہ کا بڑے باوقار انداز میں تحفظ و دفاع کیا ہے۔منہاج القرآن کا قافلہ ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ حاسدین نام گھٹانے کے لئے جتنی زیادہ سازشیں کرتے ہیں اللہ رب العزت اتنی زیادہ اپنی رحمتیں نازل فرمارہا ہے۔منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کے نام اور کام کو کم کرنے کرنے کی حاسدانہ سوچ رکھنے والے ایک ایک کر کے ماضی کا حصہ اور قصہ بنتے چلے جارہے ہیں یہی نشانی اللہ کے انعام یافتہ بندوں کی ہے۔ جب کوئی مومن مسلمان اپنی زندگی اور دستیاب توانائیاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے لئے وقف کر دیتا ہے تو پھر اللہ ہی اس کا محافظ وکارساز بن جاتا ہے۔

یوں تو انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں شیخ الاسلام نے اجتہادی وتجدیدی خدمات انجام نہ دی ہوں اور لاکھوں کروڑوں انسان اور مسلمان مستفید نہ ہوئے ہوں مگر فی زمانہ انتہا پسندی کے خاتمے،امن کے فروغ اور اعتدال و رواداری کی اسلامی وقرآنی تعلیمات کے احیاء کے لئے انہوں نے تحریری،تقریری،تصنیفی و تالیفی سطح پر جو قابل رشک خدمات انجام دی ہیں وہ اسلام اور انسانیت کی ایک ایسی خدمت ہے جس کا تذکرہ اہلِ علم و محققین کے ہاں ہمیشہ عزت واحترام کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ اکثر و بیشتر اس بات کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ اسلام کی آمد سے قبل خواتین کو کسی قسم کے کوئی انسانی حقوق میسر نہیں تھے۔انسانی حقوق تو درکنار خواتین کو سرے سے انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا تو آقائے دو جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواتین کو ماں، بہن، بیوی، بیٹی، بہو کے روپ میں عزت و آبرو سے نوازا اور قرآن مجید نے خواتین کے معاشی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے انہیں وراثت میں حصہ دار ٹھہرایا۔ یہ ایک المیہ ہے کہ خواتین کا معاشی استحصال کرنے والی’’ کافرانہ‘‘ سوچ آج بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور استحصال کرنے والے قرآن وسنت کے احکامات کو دانستہ نظر انداز کررہے ہیں۔خواتین کا وراثتی حق سلب کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے بروئے کار لائے جاتے ہیں۔کبھی خواتین کی قرآن سے شادی کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے اور کبھی اس کی مرضی کے برعکس اس کی زندگی کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس استحصالی سوچ کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بالادست طبقات کے ردعمل کی پرواہ کئے بغیر خواتین کو ان کے حقوق دینے کی ببانگ دہل بات کی اور اس ضمن میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو اجاگر کیا اور ایسی استحصالی سوچ رکھنے والوں کو متنبہ کیا کہ وہ دنیاوی آسائشوں کی خاطر اپنی آخرت اور عاقبت کو خراب نہ کریں۔شیخ الاسلام نے ویمن امپاورمنٹ کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ ہر اعتبار سے مثالی اور لائق ستائش ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم یافتہ خواتین شیخ الاسلام کی فکر کو پسند کرتی ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خواتین کے حقوق وفرائض کے حوالے سے جتنا تصنیفی وتالیفی کام کیا اتنا کام کسی اور کے کریڈٹ پر نظر نہیں آتا۔ ہم باردگر دعا گو ہیں اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے اور اسی طرح منہاج القرآن کے چشمہ علم وعرفان سے تشنگان فیض یاب ہوتے رہیں۔

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فلسفۂ اخلاق

## شیخ الاسلام انسانیت کے لئے نرمی و سہولت کے قائل ہیں

## متشدد رویوں سے انتقام اور نفرت جنم لیتی ہے

—— ڈاکٹر فرح ناز ——

دنیا میں مختلف مذاہب اور تہذیبوں میں فلسفۂ اخلاق کی مختلف تعبیریں کی گئی ہیں لیکن ایک امر خصوصی طور پر توجہ طلب ہے کہ بنیادی انسانی رویوں، میلانات، رجحانات اور کردار و اطوار میں مسلمہ آفاقی سچائیوں کو تقریباً ہر مذہب میں یکساں اہمیت حاصل ہے۔ مذہب کا اصل مقصد درحقیقت تصفیہ عقائد، تزکیہ نفس اور اخلاق حسنہ کی ترویج ہے۔ پاکیزہ اخلاق کے حامل افراد کی تشکیل کے بغیر کوئی بھی سماج ترقی اور فلاح کی راہ نہیں پاسکتا۔

دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری دین ہے جس کی تکمیل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہوئی۔ اسلام دنیا بھر کے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ اس میں اخلاقیات کے ایسے سنہری اصول موجود ہیں جن کی بنیاد پر اس نے ایک قلیل عرصے میں پوری دنیا کو متاثر کیا گویا اسلام کا نظامِ اخلاق پوری دنیا پر حاوی ہے۔ قرآن پاک میں اخلاق فاضلہ کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا.

(الشمس، ۹۱: ۹-۱۰)

(کامیاب ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور ناکام و نامراد ہوگیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو گناہوں کی میل سے ملوث کیا۔)

رسولِ اکرم ﷺ نے بھی اخلاقِ حسنہ پر بہت زور دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ.

(احمد بن حنبل، المسند، ۱۲: ۵۱۲، رقم: ۸۹۵۲)

(میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔)

اخلاقِ حسنہ میں وہ تمام اعمال شامل ہیں جن کے ذریعے انسان کوشش کرتا ہے کہ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچے اور معاشرے میں امن و سلامتی پیدا ہو اور معاشرہ صحیح خطوط پر ترقی کرے۔ اخلاق کو قرآن و حدیث میں اس تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ پورا دین للّٰہیت اور اخلاقیات کے ستون پر کھڑا محسوس ہوتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں میں اخلاقی پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے اور کوئی بھی اسلامی عمل اخلاق سے ماورا نہیں ہے۔ انفرادی سطح سے لے کر اجتماعی سطح تک انسان کے تمام فکری مدارج میں اسلام کا فلسفۂ اخلاق ایک توانا اور صحت مند روایت کے ساتھ موجود رہتا ہے۔

مختلف مکاتبِ اخلاق، قدیم وجدید فلاسفہ اور مذاہب عالم کے اخلاقی نظریات کے مطالعہ سے اخلاقیات کے بعض مسلمہ اصول ہر کسی کے ہاں یکساں اہمیت کے حامل ہیں جن پر قدیم یونانی فلاسفہ سے لے کر جدید اسلامی اور مغربی فلاسفہ اور جملہ مذاہب عالم متفق ہیں۔ یہ اخلاقی اصول مسلمہ آفاقی حیثیت کے حامل ہیں اور ان پر ہی فلسفۂ اخلاق کی پوری توجہ مرکوز رہی ہے لیکن چونکہ زمانی، زمینی اور نظریاتی اختلافات

ہر جگہ موجود رہے ہیں اس لیے ان اخلاقی اصولوں کے حصول اور ان کے اطلاق کے طریقوں میں معمولی فرق اور اختلاف کا پایا جانا باعثِ تعجب نہیں ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں خود خالقِ کائنات نے فرمایا:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ. (القلم، ۶۸:۴)

یعنی اے حبیب! بلاشبہ آپ اخلاق کے بڑے درجے پر فائز ہیں۔

ائمہ اسلام نے اپنے اپنے زمانوں میں اخلاق پر اپنے نظریات پیش کئے۔ امام غزالی، ابن مسکویہ، فارابی کے فلسفہ اخلاق مشہور ہوئے۔ عصر حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری عالم اسلام کی واحد علمی شخصیت ہیں جن کے افکار و نظریات زمانے سے ہم آہنگ قابل عمل اور نہ صرف مسلم معاشرے میں بلکہ پوری دنیا میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔زیر بحث مضمون میں آپ کے فلسفہ اخلاق پر مختصرا روشنی ڈالی گئی ہے۔

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فلسفہ اخلاق:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فلسفہ اخلاق کے بنیادی پہلو امن ومحبت، تحمل و برداشت، احترام انسانیت اور عدم تشدد ہے۔ ان کے حصول کے ذرائع تقوی و طہارت، عشق رسول ﷺ علم اور صحبت ہے۔ آپ نے 08 دسمبر 2018ء کو تحفیظ القرآن بغداد ٹاؤن لاہور میں طلباء و اساتذہ اور تحریک کے مرکزی عہدیداران سے اپنے خطاب فرمایا:

بیٹے اور بیٹیاں اپنے اندر، کردار، تقوی، اخلاق اقدار، Moral values، Spiritual values، Ethical values اور Human values پیدا کریں آپ کی زندگیوں سے، آپ کی تعلیم سے امن وسلامتی اور محبت، تحمل و برداشت کی خوشبو معاشرے میں بکھرنی چاہئے۔ نفرت میں بدبو ہوتی ہے وہ نہیں آنی چاہیئے۔تنگ دل نہ ہوں۔ محبت والے بنیں، نفرت والے نہ بنیں۔ نرم بنیں سخت نہ بنیں باکردار بنیں بے کردار نہ بنیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تعلیمات کا مرکز یہی امن ومحبت کا درس ہے۔ مذکورہ الفاظ آپ کے فلسفہ اخلاق کے نچوڑ ہیں جو سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی اولیں شاہکار تصنیف ''اسلامی فلسفۂ زندگی'' اخلاق کمال کے ذیل میں رقم طراز ہیں:

انسان کی انفرادی زندگی کا نصب العین اخلاق کمال ہے اور اخلاق کمال عبارت ہے کامل بندگی سے، جس کی اعلیٰ ترین صورت رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ یوں سمجھ لیجیے کہ انفرادی سطح پر انسان کا مقصد حیات انسانِ مرتضیٰ یعنی ایسا انسان بننا ہے جس پر اُس کا رب راضی ہو۔

(اسلامی فلسفۂ زندگی، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، بارِنہم،۱۹۹۳ء، ص ۳۹۔۴۰)

دین اسلام سراسر امن اور سلامتی کا دین ہے اور یہ سلامتی دنیاوی و اخروی زندگی دونوں کے لیے ہے۔ سلامتی کے اصول کے خلاف کوئی بھی تعلیم ہو، اُس کا واسطہ اسلام سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔قرآن کریم میں بارہا نیکی کی تاکید کی گئی اور شر اور ضرر رسانی میں تعاون سے منع کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فلسفہ اخلاق میں یہ بات نمایاں ہے کہ آپ پوری انسانیت کے لئے نرمی و سہولت کے قائل ہیں آپ انتہاء پسندی اور تشدد کو کفر سمجھتے ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب اِسلام دین امن و رحمت میں لکھتے ہیں:

''حضور نبی اکرم ﷺ کی ساری تعلیمات رحمت، شفقت، نرمی اور سہولت پر مبنی ہیں ان میں قطعاً کسی مقام پر شدت انتہائی پسندی اور مبالغہ پرستی کی گنجائش نہیں ہے چہ جائیکہ اس میں بربریت اور دہشت گردی کی گنجائش ہو جو سراسر کفر ہے۔''

(اسلام دین امن و رحمت، ص: ۲۴۳)

## ارکان خمسہ کا کی روح اخلاق کو سنوارنا ہے:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نزدیک

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے نزدیک دور حاضر میں اخلاقی اقدار کی احیاء عشق رسول سے ممکن ہے جس سے باہمی نفرت، حسد، رنجشوں کا خاتمہ ممکن ہوسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تمام تعلیمات کا محور عشق رسول ﷺ ہی ہے۔ آپ کے ہر خطاب اور کتاب میں مرکزی حیثیت عشق رسول ﷺ کو حاصل ہوتی ہے**

ہماری عبادات کا اصل مقصد بھی اخلاق کو سنوارنا ہے۔ آپ کے نزدیک نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کا مقصد اخلاق کو سنوارنا ہے۔ آپ نے 17 جون 2017ء کو جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن میں اعتکاف کے موقع پر اپنے خطاب میں ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے فرض کرنے کا مقصد بھی اخلاق سنوارنا ہے۔ اللہ پاک ہمارے سجدوں کا محتاج نہیں ہے۔ نماز انہی کی نماز ہے کہ جن کے اند تواضع آ جائے، انکساری آ جائے، تکبر، بڑا پن، اکڑ نہ رہے، جھکنے والے بن جائیں وہ مخلوق پہ ظلم وجبر نہ کریں، مخلوق کی حق تلفی نہ کریں، شب و روز اللہ کو یاد رکھیں، مسکین اور محتاج کے لیے سراپا رحمت بنیں، مسافر کے لیے سراپا شفقت بنیں، بیواؤں اور یتیموں پر سراپا رحمت بنیں۔ اور مصیبت زدہ کے لیے ہمیشہ سہارا بنیں۔ نماز جن لوگوں کی سیرت میں، اخلاق میں، کردار میں یہ تبدیلی پیدا نہیں کرتی اُن کی نماز حقیقی نماز نہیں۔

اسی خطاب میں آپ نے آیت کریمہ جس میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ. (العنکبوت، ۲۹: ۴۵)

اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

اس کی ایک وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا:

فواحش سے مراد صرف ایک بدکاری کا فعل نہیں ہے، اگر زبان گندی ہو گی تو وہ بھی فاحش میں آئے گا۔ برتاؤ گندہ ہو گا فواحش میں آئے گا، سوچ گندی ہو گی فواحش میں آئے گی۔ ہر وہ کام جو نظافت، لطافت اور شرافت کے معیار پہ نہیں ہے، جو حسین اور جمیل نہیں ہے، بھدا ہے، برا ہے، ناپسندیدہ ہے وہ عمل بے حیائی کا ہے وہ فحش کے اندر آتا ہے۔

## تقویٰ اور حُسن خلق کا درجہ کمال ولایت ہے:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نزدیک تقویٰ اور حُسن خلق کا درجہ کمال ولایت ہے۔ آپ نے 29 جون 2016ء کو جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن میں اعتکاف کے موقع پر معتکفین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

انسانی شخصیت کے اندر ظاہری علامات سے کسی کی ولایت کا پتہ نہیں چلتا۔ ولایت دراصل تقویٰ اور حسنِ خلق کا کمال درجے کے اجتماع کا نام ہے۔ ولی کا قلب سمندروں کی طرح وسیع ہوتا ہے۔ ولی کے اخلاق حسیں ہو جاتے ہیں۔ ولی کے اندر بخیلی اور کنجوسی نام کی کوئی شئے نہیں ہوتی۔ ولی وسیع الطبع ہو جاتا ہے۔ ولی کریم ہوتا ہے۔ وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا ہر ایک سے محبت کرتا ہے۔ ولی کسی سے بغض نہیں رکھتا وہ معاف کرنے والا ہوتا ہے۔ ولی دینے والا ہوتا ہے چھیننے والا نہیں۔ ولی گالی گلوچ نہیں کرتا دعائیں دیتا ہے، پیار کرتا ہے۔ ولی مہمان نوازی کرنے والا ہوتا ہے۔ ولی لوگوں کی خدمت کرتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ لوگوں کی بھلائی سوچتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ ان سارے معاملات کا تعلق اخلاق اور باطنی احوال کے ساتھ ہے۔ یہ امور کسی کے ماتھے پہ لکھے ہوئے نہیں ہوتے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ تقویٰ اور حسن خُلق کے اجتماع کا نام ہی ولایت ہے۔ جس شخص میں تقویٰ اور حسن خُلق کمال درجے میں جمع ہو جائیں وہ ولی ہے اور اِسی کا نام ولایت ہے۔ حضور ﷺ کی حدیث مبارک سے اسی بات کا ثبوت ملتا ہے۔

## اخلاق کا اہم زاویہ ایثار و قربانی:

اخلاق کا اہم زاویہ ایثار و قربانی یعنی محتاجوں اور ضرورت مندوں کو معاشی اور اقتصادی سہارا دینا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اس عمل کی اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان صرف اُسے کہا ہے جو شخص اپنی ذات میں دوسروں کے لئے خیر و سلامتی اور نفع بخش کا سبب ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ.

(سُلَيمان بن أحمد الطَّبَرَ انی، معجم الاوسط (القاہرہ: دارالحرمین، 2010ء)، حدیث: 4024، 4: 139)

**انسانی شخصیت کے اندر ظاہری علامات سے کسی کی ولایت کا پتہ نہیں چلتا۔ ولایت دراصل تقویٰ اور حسنِ خلق کا کمال درجے کے اجتماع کا نام ہے۔ ولی کا قلب سمندروں کی طرح وسیع ہوتا ہے۔ ولی کے اخلاق حسین ہو جاتے ہیں۔ ولی کے اندر بخیلی اور کنجوسی نام کی کوئی شئے نہیں ہوتی**

یہ بھی شیخ الاسلام مدظلہ کے فلسفہ اخلاق کا حصہ ہے کہ آپ معاشرے کے ضرورت مندوں اور محتاج لوگوں کو معاشی اور اقتصادی طور پر سنبھلنے کا بندوبست کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس کی بنیاد اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. (الحشر، ۵۹: ۹)

اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ اخلاق کے اہم زاویے ایثار و عمل کا محرک حبِ الٰہی بتاتے ہیں، اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

کسی کی محبت میں ایثار و قربانی صبر آزما جدوجہد اور مصائب و شدائد کا خوشی سے برداشت کرنا محض محبوب کی رضا کی خاطر ہوتا ہے۔ اگر محبوب کو راضی کرنا پیشِ نظر نہ ہو تو کوئی کیونکر تکالیف کو دعوت دے گا اور اپنی جان و مال کی قربانی پر آمادہ ہوگا۔

(اسلامی فلسفۂ زندگی، لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، بارِ نہم، ۱۹۹۳ء، ص ۴۰)

3 جولائی 2016ء کو عشرہ اعتکاف میں جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن لاہور میں اپنے خطاب میں آپ نے مذکورہ آیت سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں توجہ طلب لفظ ''اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں'' ہے۔ یہ نہیں کرتے کہ پہلے کھا لیں جو بچے وہ اُن آنے والوں کو دے دیں۔ نہیں، پہلے اُن کو دیتے ہیں اُن سے بچ جائے تو خود کھاتے ہیں۔ یہ معنیٰ ہے يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ کا۔

اسی خطاب میں حضور شیخ الاسلام مدظلہ نے فرمایا:

اگر صحابہ کرام کا طرزِ عمل یہ ہوتا کہ پہلے اپنی ضروریات پوری کر لیتے پھر بچے ہوئے سے مہاجرین صحابہ کی ضروریات کو پورا کرتے تو قرآن مجید کی یہ آیت کبھی نہ اترتی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانوں پر بھی انہیں ترجیح دیتے ہیں۔

صحابہ کرام کا یہی طرزِ عمل پر اللہ پاک کی محبت کا باعث بنا۔ اور یہی اسلام کا فلسفہ اخلاق ہے کہ اگر خود بھوکا بھی ہو، محتاج بھی ہو، تنگ دست بھی ہو تب بھی اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فلسفہ اخلاق صوفیاء کرام کے طرز عمل سے ماخوذ ہے۔ انہوں نے اسی خطاب میں اکابر اولیاء کرام کے اقوال بیان کرتے ہوئے ان میں سے حضرت سہل بن عبداللہ تستری کے ایک قول سے اس بات کو اخذ کیا کہ جو شخص اپنی خوشیاں، اپنی راحتیں، اپنی مسرتیں، اپنی چاہتیں، اپنی ترجیحات اپنی جان پر خرچ کرنے کے بجائے رفقاء پر، دوستوں پر، احباب پر، اخوان پر خرچ کر دے وہ راہِ حق کا مسافر ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 27

جون 2016ء کو جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن میں اعتکاف کے موقع پر خطاب میں فرمایا: حسن خلق دل کی وسعت کا نام ہے۔ جس کا دل جتنا کھلا ہوتا چلا جائے وہ اتنا عظیم الخلق ہے۔

3 جولائی 2016ء کو عشرہ اعتکاف میں جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن لاہور میں اپنے خطاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے نصیحت کی کہ ہمیں اپنی طبیعتوں سے غصے کو نکالنا ہے۔ اُس کی جگہ تحمل، حلم اور بردباری کو ڈالنا ہے۔ اپنی طبیعتوں سے تنگی کو نکالنا ہے، اُس کی جگہ فراخی اور وسعت ڈالنی ہے۔ اپنی طبیعتوں سے کڑھنا نکالنا ہے۔ اس کڑھنے سے آج تک کسی کو کچھ نہیں ملا۔ حسد سے کسی کو کچھ نہیں ملا۔ حسد کر کر کے لوگ زندگی گنوا دیتے ہیں مگر کسی کا کچھ بگڑتا ہی نہیں ہے۔ جس کے لیے حسد کر رہے ہیں اللہ اُس پر اور نعمتیں کرتا جاتا ہے۔ اُس پر اور کرم کرتا جاتا ہے لہٰذا یہ اپنی جان کو عذاب میں ڈالنا ہے۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ اللہ کے کیے پر راضی ہو جاؤ۔ اللہ جس کو جو دے اُس کو اللہ کا امر سمجھ کے خوش ہو جاؤ پھر اللہ پاک آپ کو بھی دے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 27 جون 2016ء کو جامع المنہاج، بغداد ٹاؤن میں اعتکاف کے موقع پر خطاب میں فرمایا: جس کا اخلاق حسین ہو گیا وہ عظیم ہو گیا۔ آپ نے ''میں'' کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ ''ہماری زندگی اسی 'میں' نے برباد کر دی۔ 'میں' سے شروع ہوتے ہیں اسی 'میں' پہ ختم کرتے ہیں۔ اس لیے سفر طے نہیں ہوتا۔ میں بڑی توجہ کے ساتھ یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں۔ اخلاق اُس وقت تک سنور نہیں سکتا جب تک میں کو نہ نکالیں اعلیٰ اخلاق کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم 'میں' کو نکالنا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی تصنیف ''حسن اخلاق'' میں لکھتے ہیں:

''خلق عظیم حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت عظمیٰ ہے آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے ان میں سے ایک اخلاق حسنہ ہے۔

**نسلِ نو اخلاقی معاملات میں انتہائی تذبذب کا شکار ہے جسے ختم کرنے کا واحد طریقہ ایک موثر اخلاقی فلسفہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے قرآن مجید اور سیرت طیبہ کی روشنی میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے خطابات اور کتابوں میں فلسفہ اخلاق بیان کردیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم شیخ الاسلام مدظلہ کے خطابات سے اور تصانیف سے استفادہ کریں اور ان کے فلسفہ اخلاق کے مطابق زندگی گزاریں اور ہمارے اندر جو کمزوریاں ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں**

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصلاح اخلاق کا کام میری بعثت کے اہم مقاصد میں سے اور میرے پیغمبرانہ نقش کے خاص اجزاء میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کی زندگی اور اس کے نتائج میں اخلاق کی بڑی اہمیت ہے۔ اگر انسان کے اخلاق اچھے ہوں تو اس کی اپنی زندگی بھی قلبی سکون اور خوشگواری کے ساتھ گزرے گی اور دوسروں کے لئے بھی اس کا وجود رحمت اور سکون کا باعث ہوگا۔ اس کے برعکس اگر انسان کے اخلاق بُرے ہوں تو وہ خود بھی زندگی کے لطف و مسرت سے محروم رہے گا اور معاشرے میں جن جن سے اس کا واسطہ ہوگا ان کی زندگیاں بھی سکون سے محروم اور تلخ ہوں گی۔''

## اخلاقی اقدار کا حصول عشق رسول ﷺ سے ہی ممکن ہے:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے نزدیک دور حاضر میں اخلاقی اقدار کی احیاء عشق رسول سے ممکن ہے جس سے باہمی نفرت، حسد، رنجشوں کا خاتمہ ممکن ہو سکتا

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تمام تعلیمات کا محور عشق رسول ﷺ ہی ہے۔ آپ کے ہر خطاب اور کتاب میں مرکزی حیثیت عشق رسول ﷺ کو حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب ''عشق رسول استحکام ایمان کا واحد ذریعہ'' میں لکھتے ہیں:

''پریشان امت کے دکھوں کا مداوا حضور کی محبت میں سرشار ہو کر سنت و اتباع رسول ﷺ کی طرف بلائے بغیر نا ممکن ہے۔ اس خزاں رسیدہ چمن امت میں بہاریں تب ہی جوبن پر آ سکتی ہیں جب آج کے پریشان حال انسان اور بالخصوص نوجوان اپنے سینے سے عشق و محبت کے وہی تیر پھر پار کریں جن سے ابو بکر و عمر، عثمان و حیدر اور بلال و ابوذر نے اپنے دل چھلنی کئے تھے۔''

**''خلق عظیم حضور نبی اکرم ﷺ کی صفت عظمیٰ ہے آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زیادہ زور دیا ہے ان میں سے ایک اخلاق حسنہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصلاح اخلاق کا کام میری بعثت کے اہم مقاصد میں سے اور میرے پیغمبرانہ نقش کے خاص اجزاء میں سے ہے**

آپ مزید لکھتے ہیں:

''یہی عشق رسول ﷺ ہی تو تھا جس کی گرمی نے ان جاہل، اجڈ اور خونخوار وحشی صفت عربوں کی صدیوں پرانی رنجشوں اور کبر و نخوت کے خرمن کو جلا کر انہیں باہم شیر و شکر کر دیا۔''

(عشق رسول استحکام ایمان کا واحد ذریعہ، ص ۲۴، ۲۵)

## عالمی سطح پر فروغ امن سلامتی:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ عالمی سطح پر امن کے داعی ہیں۔ آپ نے دہشت گردی کے خلاف فتوی دے اس کا عملی ثبوت دیا۔ آپ اپنے معرکۃ الآراء تصنیف 'دہشت گردی اور فتنۂ خوارِج' میں لکھتے ہیں۔اسلام اپنی تعلیمات اور اَفکار و نظریات (teachings and idealogy) کے لحاظ سے کلیتًا اَمن و سلامتی، خیر و عافیت اور حفظ و اَمان کا دین ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مسلمان اور مومن صرف وہی شخص ہے جو نہ صرف تمام انسانیت کے لئے پیکرِ امن و سلامتی اور باعثِ خیر و عافیت ہو بلکہ وہ اَمن و آشتی، تحمل و برداشت، بقاء باہمی اور احترامِ آدمیت جیسے اوصاف سے متصف بھی ہو۔ مزید لکھتے ہیں:

اسلام میں کسی انسانی جان کی قدر و قیمت اور حرمت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اِس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو بھی پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ قتلِ عمد کی سزا موت ہے۔ مسلمانوں کو قتل کرنے والوں کے لیے شدید اور دردناک عذاب کی وعید ہے۔ جب اسلام کسی ایک فرد کے قتل حتی کہ اپنی جان کو بھی تلف کرنے کی اجازت نہیں دیتا، تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خودکش حملوں اور بم دھماکوں کے ذریعے ہزاروں شہریوں کے جان و مال کو تلف کرنے کی اجازت دے! لہٰذا جو لوگ نوجوانوں کو خون ریزی اور قتلِ عام پر اُکساتے ہیں اور جو نوجوان ایسے گمراہ لیڈروں کے کہنے پر خودکش حملوں میں حصہ لیتے ہیں، دونوں نہ صرف دنیا میں اسلامی تعلیمات سے اِنحراف کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی شدید عذاب کے حق دار ہیں۔

نسلِ نو اخلاقی معاملات میں انتہائی تذبذب کا شکار ہے جسے ختم کرنے کا واحد طریقہ ایک موثر اخلاقی فلسفہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے قرآن مجید اور سیرت طیبہ کی روشنی میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے خطابات اور کتابوں میں فلسفہ اخلاق بیان کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم شیخ الاسلام مدظلہ کے خطابات سے اور تصانیف سے استفادہ کریں اور ان کے فلسفہ اخلاق کے مطابق زندگی گزاریں اور ہمارے اندر جو کمزوریاں ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆

# ”نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ سے شہرِ اعتکاف اور مختلف مواقع پر ملاقات کی سعادت حاصل کرنے

والی اہلِ علم خواتین کے تاثرات پر مشتمل خصوصی تحریر

تحریر: مسز فریدہ سجاد۔ انچارج ویمن ریسرچ سکالر، FMRi

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ ہمہ جہت شخصیت کی ترکیب تو بظاہر تین الفاظ کا مجموعہ ہے مگر محسوس یوں ہوتا ہے کہ اس ترکیب کی مصداق شخصیت نہ صرف غیر معمولی ذہانت و فطانت، بصیرت و دانائی اور علم و ثقاہت کی مالک ہوتی ہے بلکہ وہ ظاہری علوم کے ساتھ باطنی و روحانی مقامات پر بھی فائز ہوتی ہے۔ وہ قدرت کی عطا کردہ نورِ علم و معرفت کے ساتھ تشنگانِ علم کو سیراب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی روحانی توجہات سے متوسلین کی روحانی و باطنی ضروریات کو بھی پورا کرنے کی اہل ہوتی ہے۔ گویا وہ شخصیت ظاہری علوم و معارف کی متنوع جہات میں یدِ طولیٰ رکھنے کے ساتھ ساتھ باطنی و روحانی جہات کی بھی جامع ہوتی ہے۔ ایسی شخصیت کے بارے میں لکھنا نہ صرف مشکل بلکہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

محررہ اپنی کم مائیگی کے باوجود ہر سال ۱۹ فروری قائد ڈے کے موقع پر اپنے شیخ و مربی سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کے گلستانِ حیات میں کھلنے والے پھولوں میں سے کسی ایک پھول کی خوشبو بکھیرنے کی ادنیٰ جسارت کرتی ہے۔ زیر نظر آرٹیکل بعنوان ”نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں“ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام کو جن بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی آپ کی شخصیت میں موجود غیر معمولی جاذبیت و روحانی کشش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو سلیم الفطرت انسان آپ سے ملتا ہے، آپ کی صحبت میں بیٹھتا ہے، گفتگو سنتا ہے، وہ نہ صرف آپ کا وارفتہ و گرویدہ ہو جاتا ہے بلکہ آپ کے اخلاقی و روحانی اوصاف اس کے قلب و باطن پر گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔

قارئین کرام! ناممکن ہے کہ کوئی شخص اخلاص کے ساتھ آپ سے ملے اور وہ آپ کے حسنِ اخلاق سے متاثر نہ ہو۔ اس لیے کہ آپ کی نگاہ بڑی نکتہ رس، نبض شناس اور عمیق ہوتی ہے۔ پریشان کن حالات میں لوگ آپ کی مجلس میں آتے ہیں، تو اتنا پرسکون ہو جاتے ہیں کہ جیسے وہ کسی طویل صحرائی سفر کرنے کے بعد کسی ٹھنڈے نخلستان کے سائے میں پہنچ گئے ہوں۔ کیونکہ آپ اپنے مخاطب کی پریشانی کا حل اور اس کی پیچیدہ سے پیچیدہ گتھی کو آسان ترین انداز میں سُلجھانے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ المختصر! آپ اخلاقِ حسنہ اور حسین ترین خوبیوں کا مرقع ہیں، گویا آپ بادشاہ صفت درویش ہیں۔

دنیا بھر میں موجود تحریک منہاج القرآن کے وابستگان، کارکنان اور رفقاء ایسے سیکڑوں واقعات کے گواہ، عینی

> **شیخ الاسلام کو قدرت نے اس قدر قوت حافظہ عطا کیا ہے کہ وہ پندرہ سال قبل ہونے والی ملاقات میں نہ صرف اس شخص کو بلکہ اس کے ساتھ ہونے والے پورے واقعہ کو بھی من و عن بیان کر سکتے ہیں**

شاہد اور خود مدعی ہوں گے کہ آپ کی رہنمائی، کوشش اور دعاؤں کے سبب اُن کے پیچیدہ اور لاینحل مسائل لمحوں میں حل ہو گئے۔

ایسے ہی رفقاء اور وابستگان کے چند ذاتی واقعات معزز قارئین کی نظر کر رہی ہوں کہ کس طرح اُن کے لیے شیخ الاسلام کی دعا بارگاہِ اُلوہیت میں درجۂ قبولیت پر فائز ہوئی اور کس طرح آپ کی روحانی توجہ اُن کے لیے سایۂ عاطفت بنی۔

## شورکوٹ سے محترمہ شوقیہ تبسم:

تحریک منہاج القرآن اور قائد تحریک سے اپنی وابستگی یوں بیان کرتی ہیں:

۱۹۹۸ء میں تائیدِ ایزدی سے پہلی بار مجھے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اجتماعی طور پر منعقد ہونے والے اعتکاف میں حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ شیخ الاسلام خواتین اعتکاف گاہ میں جب تشریف لائے تو دورانِ گفتگو آپ نے اعتکاف گاہ میں مختلف مقامات سے تشریف لانے والی خواتین کے مختلف شہروں کے نام لینے شروع کیے، اسی لمحہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ شورکوٹ تو مشہور شہر نہیں ہے، آپ اس کا نام کیوں لیں گے۔ اسی سوچ میں گم تھی کہ میری خوشی اور حیرت کی انتہا نہ رہی، شیخ الاسلام نے پوچھا کہ کیا کوئی بہن شورکوٹ سے بھی آئی ہے۔

بس وہ ایک لمحہ تھا جس نے میرے ذہن کو مسحور اور قلب کو منور کر کے میری زندگی بدل دی۔ دس روزہ اعتکاف میں شیخ الاسلام کی روحانیت سے لبریز قوتِ گفتار نے مجھ خاکسار کو زمانوں کا سفر طے کروا کے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ دس روزہ اعتکاف سے گھر واپس آنے کے بعد بھی آپ کے خطابات اور ذکر و فکر کی محافل کے اثرات میرے قلب و باطن میں محسوس ہوتے رہے اور یوں مجھ پر روحانی فیضان کا در وا ہوا۔

ایک رات خواب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو کھجوروں کے ایک خوبصورت باغ میں دیکھا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی ناقابل بیان تھی۔ پھر پورا دن اس سوچ میں ڈوبی رہی کہ اتنا خوبصورت باغ کونسا ہوسکتا ہے؟ سمجھ نہ آئے کہ کس سے پوچھوں کیونکہ اس وقت مرکز سے میرا رابطہ نہ تھا اور نہ کوئی ایسا ذریعہ تھا کہ شیخ الاسلام سے پوچھتی۔ بس دن رات اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی مولا میری مدد فرما۔ کچھ عرصہ گزرا دوبارہ شیخ الاسلام کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا حضور خواب میں، میں نے آپ کو کھجوروں کے ایک خوبصورت باغ میں دیکھا ہے۔ کیا وہ بغداد شریف کا باغ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، وہ مسجد نبوی کا باغ ہے۔

پھر وہ خوبصورت لمحہ آیا، وقت نے کروٹ بدلی اور خواب نے حقیقت کا روپ دھارا۔ دسمبر ۲۰۱۹ء میں، مسجد نبوی میں شیخ الاسلام کی معیت نصیب ہوئی۔ اسی لگن، شوق، والہانہ عقیدت اور فرط جذبات سے میں نے شیخ الاسلام کو اپنے دونوں خواب سنائے آپ مسکرا دیئے اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا پھر میں نے نہایت ہی مضطرب ہو کر اپنے بھائی کے لیے دعا کروائی، جو نشے کی لت میں مبتلا ہو چکا تھا۔ آپ نے دعا فرمانے کے ساتھ ساتھ بھائی کا علاج کروانے کی تلقین کی۔

پھر اگلے سال عابد بھٹی صاحب مدینہ طیبہ میں شیخ الاسلام سے جنت البقیع میں ملے اور میری درخواست پیش کی کہ ہم علاج کروا چکے ہیں مگر کوئی افاقہ نہیں، مزید دعا کی درخواست ہے۔ آپ نے سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

کی بارگاہ میں کھڑے ہو کے گنبدِ خضریٰ کی طرف اپنا رُخ فرما کر دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ الحمد للہ! اس مسیحا کے لبوں سے بھائی کے لیے نکلی ہوئی دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئی۔ آپ کے فیضانِ نظر سے بھائی بالکل صحت یاب ہو گئے ہیں اور میرا یقین کامل ہو چکا ہے کہ شیخ الاسلام ولی کامل ہیں۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتی اور آپ کی نگاہ شفا بانٹتی ہے۔ آپ دکھی دلوں کے مسیحا، روحوں کی تسکین اور دلوں کا سرور ہیں۔ آپ ایسے قائد ہیں جو ہمارا غرور، ہمارا فخر اور ہمارے دلوں کی دھڑکن ہیں۔

## نارووال سے محترمہ آصفہ صفدر:

شیخ الاسلام کی عظیم انقلابی شخصیت کی مجلس کا حال یوں بیان کرتی ہیں:

جنوری ۲۰۰۱ء میں بلدیاتی الیکشن کی تیاریوں کے سلسلہ میں شیخ الاسلام پاکستان کے مختلف اضلاع میں سیاسی دورہ جات کے سلسلہ میں نارووال تشریف لائے۔ آپ نے بھرپور شفقت فرماتے ہوئے مقامی اکابرین سے بنفس نفیس ملاقات فرمائی۔ اسی دوران مجھے بھی اپنے علاقہ کے معززین کے ساتھ شرف زیارت نصیب ہوئی، اکابرین نے سیاسی صورتحال کے تناظر میں آنے والی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: انقلابی جدوجہد کی راہ میں مزاحمتوں اور رکاوٹوں کا حائل ہونا ایک تاریخی حقیقت ہے۔ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ ﷺ نے دین کی سربلندی کے لیے اپنے دندانِ مبارک شہید نہیں کروائے؟ کیا آپ ﷺ نے طائف کے بازاروں میں پتھر نہیں کھائے؟ کیا آپ ﷺ کے جسم اطہر کو لہو لہان نہیں کیا گیا؟ آپ کا انداز بیان اس قدر پُر اثر اور سحر انگیز تھا کہ مجھ پر رقت طاری ہونے لگی۔

اتفاقِ سعید کی بات ہے کہ عین اُسی وقت براہ راست شیخ الاسلام کی نگاہ التفات میری طرف اٹھی اور آپ

**شیخ الاسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اس تحریک کا سچا رفیق ہے، اس مشن کے لیے سچی محبت رکھتا ہے اور دن رات جانفشانی اور پوری وفاداری کے ساتھ مشن کے امور سرانجام دیتا ہے تو وہ حضور سیدنا غوث الاعظم کا مرید ہے اور اگر حضور غوث الاعظم نے قیامت کے دن اپنے جوڑوں، اپنی کملی اور اپنے مریدوں کی صف میں مجھے شامل کیا، تو اللہ کی عزت کی قسم! میرے رفقاء بھی میرے ساتھ وہیں کھڑے ہوں گے**

نے فرمایا: کیا آپ مصطفوی مشن میں میرا ساتھ دیں گی؟ میں یہ منظر دیکھ کر ضبط نہ کر سکی اور آنکھوں کے دونوں چھپڑ کھول دیے کہ جتنے آنسو بہہ سکتے ہیں شوق سے بہیں۔ اُس وقت میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ مرتے دم تک اس مرد قلندر کے مشن کا ساتھ دوں گی اور میں نے آپ کے لہجے میں موجود حرارت کو اپنا جوش و جذبہ جانا اور اپنا تن من دھن لٹانے کا عہد کیا۔

اس دن سے آج تک الحمد للہ مصطفوی مشن کے ہر مقامی اور مرکزی معرکہ میں صف اول میں موجود رہی ہوں۔ سکیورٹی کے فرائض انجام دیتے ہوئے، سردیوں کی منجمد کرتی راتیں ہوں یا گرمیوں کی حبس زدہ راتیں، حکومت وقت کی طرف سے بربریت کا ساماں ہو یا روحانی و تربیتی اجتماعات، منہاج القرآن ویمن لیگ کا کام ہو یا کالج کی ہاسٹل وارڈن کا ہر قسم کی مسافتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قائد تحریک کی آواز پر ہمیشہ لبیک کہا ہے اور اب منہاج گرلز کالج میں کنٹرولر امتحان کی ذمہ داری سر انجام دے رہی ہوں۔ بلاشبہ یہ سب ہمتیں، طاقتیں اور حوصلے اسی توجہ اور التفات کے طفیل ہیں جو

آج سے دو دہائیاں قبل مجھے نصیب ہوئیں۔ جو دنیا اور آخرت کا توشہ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہمارے روحانی، مذہبی اور سیاسی قائد ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس دور میں ہم گناہ گاروں کو آپ جیسی عظیم ہستی کی سنگت میں مصطفوی مشن کی نوکری میسر ہے۔

## ڈاکٹر سعیدہ شاہد سومرو:

جو کہ جرمنی کی میڈیسن کمپنیز میں ریسرچ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے والی پاکستانی نژاد جرمن سائنسدان خاتون کا ہے۔ ان کے بقول ان کی بے رنگ اور بے وقعت زندگی اُس وقت رحمت خداوندی سے بھر گئی جب بفضل خدا ان پر مجدد وقت کی نگاہ پڑ گئی تھی۔ ان کی ۴۵ سالہ زندگی میں شیخ الاسلام سے چند منٹوں پر مشتمل صرف دو ہی ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک اُس وقت جب انہوں نے ۱۹۹۸ء میں ایم ایس سی کیمسٹری میں پنجاب یونیورسٹی سے مجموعی طور پر پہلی پوزیشن پر گولڈ میڈل اور بہترین کارکردگی پر قائد اعظم گولڈ میڈل حاصل کیا۔ تو حضور شیخ الاسلام نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے وہ میڈلز پہناتے ہوئے نا صرف خوشی کا اظہار فرمایا بلکہ مزید علم کے زینے طے کر کے ملک کا نام روشن کرنے کی دعا دی بس وہ ایک نگاہ تھی مرشدِ کامل کی جس نے ان کے اندر علم کی جستجو کے ایسے چراغ جلا دیئے کہ حالت یہ ہوگئی۔

اس کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

اس واقعہ کے ٹھیک ۱۵ سال بعد دوبارہ شیخ الاسلام کی زیارت اور ملاقات ہوئی جب اٹلی میں ایک تقریب کے دوران محترمہ نے تعارف کروایا کہ میں جرمنی کی فلاں کمپنی میں ریسرچ فیلو ہوں تو شیخ الاسلام نے فرمایا: کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میں نے میڈلز پہنائے تھے اور میڈلز پہنانے کا پورا واقعہ بھی بیان فرمایا۔ اُس وقت ان کے ساتھ ان کے شوہر بھی تھے جو کہ ایک مسلم جرمن فارماسٹ ہے وہ تحریک اور قائد تحریک سے یکسر نا آشناء تھے۔ وہ یہ سن کر ششدر رہ گئے کہ شیخ الاسلام کو قدرت نے اس قدر قوت حافظہ عطا کیا ہے کہ وہ پندرہ سال قبل ہونے والی ملاقات میں نہ صرف اس شخص کو بلکہ اس کے ساتھ ہونے والے پورے واقعہ کو بھی من وعن بیان کر سکتے ہیں۔ اس دوسری ملاقات نے دونوں کی زندگی کو اس طرح بدل دیا کہ وہ آج نہ صرف یوکے، جرمنی میں اپنے ہائی لیول حلقہ احباب میں تحریک اور قائد تحریک کا پیغام پہنچا رہے ہیں بلکہ ان کی صاحبزادی اور صاحبزادہ ایگرز میں باقاعدہ پروگرام کنڈکٹ کرتے نظر آتے ہیں۔ ان واقعات کی تفصیل اُن کے اپنے قلم سے اسی شمارہ کے آخر میں انگریزی کے مضمون میں ملاحظہ فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر 73 پر ملاحظہ فرمائیں)

## لاہور سے محترم نسیم الغنی:

جو کہ اپنے دور میں یوتھ لیگ کے ''غنی کمانڈو'' کے نام سے مشہور تھے۔ شیخ الاسلام جیسی عظیم المرتبت قیادت سے اپنی ذہنی وقلبی اور ظاہری و باطنی وابستگی پر فخر کرتے ہوئے اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

یہ اس دور کی بات ہے جب میں گجرات میں رہائش پذیر تھا۔ میں نے شیخ الاسلام کو براہ راست نہ کبھی سُنا اور نہ دیکھا۔ کسی دوست نے آڈیو کیسٹ سننے کے لیے دی ''ذکر اور اقسام ذکر'' یہ میری پہلی آڈیو تھی۔ جس نے میرے اعمال و افعال اور اخلاق کو بدل کے رکھ دیا۔ اس کے بعد شیخ الاسلام کے خطابات کو سننا میرا معمول بن گیا۔ ان خطابات سے جہاں مجھے اکثر اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات ملنے لگے، وہیں میری سوچ اور فکر کو بھی جلا ملنے لگی۔ پہلے زندگی فقط ذات کی حد تک محدود تھی، بعد ازاں شیخ الاسلام کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کا شعور پیدا ہوا اور میں نے لوگوں کو ان کی کیسٹس سننے کے لیے دینا شروع کیں۔ اسی

**مجددِ وقت کے ساتھ مضبوط وابستگی اور ان کی تعلیمات سے بہرہ ور ہونے کے لیے بذریعہ کتاب اور خطاب اُن کے ساتھ اپنا تعلق اس طرح قائم کریں کہ ہمارا ظاہر و باطن عشق الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے اس سرچشمے سے سیراب ہو جائے اور ہمارا عمل سنت نبوی کے سانچے میں ڈھل جائے**

دوران اللہ رب العزت کا مُجھ پر خاص کرم ہوا اور بالآخر وہ گھڑی بھی آ پہنچی جب ۱۹۸۵ء میں پہلی بار میں نے شیخ الاسلام کو بالمشافہ دیکھا بھی اور سنا بھی۔ پھر حالت یہ ہوگئی کہ

اپنی ہستی سے بھی آخر ہو گیا ہوں بے گانہ میں
ان سے جب جاکر ہوئی حاصل شناسائی مجھے

یہی لمحہ میری زندگی کا حاصل تھا۔ اس کے بعد جب تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے منعقد ہونے والے پہلے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی تو میرے قلب و روح کو مزید ایک نئی زندگی اور تازگی میسر آئی۔ اعتکاف کے دس دنوں کا ایک ایک لمحہ میرا سرمایۂ حیات ٹھہرا۔ میں نے ان دس دنوں میں جو کچھ بھی سیکھا وہ میں سالوں پر محیط زندگی میں نہ سیکھ سکا۔

۱۲ جولائی ۲۰۱۰ء میں اعتکاف کی ۲۵ ویں شب شیخ الاسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اس تحریک کا سچا رفیق ہے، اس مشن کے لیے سچی محبت رکھتا ہے اور دن رات جانفشانی اور پوری وفاداری کے ساتھ مشن کے امور سرانجام دیتا ہے تو وہ حضور سیدنا غوث الاعظم کا مرید ہے اور اگر حضور غوث الاعظم نے قیامت کے دن اپنے جوڑوں، اپنی کملی اور اپنے مریدوں کی صف میں مجھے شامل کیا، تو اللہ کی عزت کی قسم! میرے رفقاء بھی میرے ساتھ وہیں کھڑے ہوں گے۔ مذکورہ گفتگو سے میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ الاسلام مجھے روز قیامت کیسے پہچانیں گے کیونکہ میں آپ سے کبھی ملا ہی نہیں تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں سمجھتا تھا کہ شیخ الاسلام دن رات اللہ اور اس کے رسول کے مشن کے لیے کام کر رہے ہیں اور دنیاوی اغراض کی نیت سے آپ سے ملنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ میری دلی آرزو ہمیشہ سے رہی کہ میں آپ سے ملاقات کروں اور اپنی والدہ کے لیے دعا کرواؤں۔

۲ سال کا عرصہ بیت گیا اور مجھے شیخ الاسلام کی اعتکاف ۲۰۱۰ء والی گفتگو اکثر و بیشتر یاد آتی اور میں یہی سوچتا رہتا شیخ الاسلام روزِ قیامت مجھے کیسے پہچانیں گے کہ یہ نسیم الغنی میرا رفیق ہے۔ ایک دن بازار میں ایک تحریکی ساتھی سے ملاقات ہوئی تو دورانِ گفتگو اس نے بتایا کہ اسے شیخ الاسلام روحانی طور پر ملتے رہتے ہیں اور بہت کچھ نوازتے رہتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ غنی تو کتنا نالائق ہے کہ ابھی تک تو محروم ہے۔ نہایت مضطرب ہوکر میں خود پر افسوس کرتا رہا اور اسی سوچ اور پریشانی میں گھر پہنچ کر اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اسی ادھیڑ بن میں نجانے کب مجھے اونگھ آ گئی اور مجھے خواب میں شیخ الاسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ جامع مسجد منہاج القرآن میں اجتماعی روحانی اعتکاف ہو رہا ہے اور میں بھی اس اجتماع میں شامل ہوں۔ شیخ الاسلام خدمتِ دین کے موضوع پر خطاب فرما رہے ہیں اور خطاب کے دوران شیخ الاسلام فرمانے لگے کہ اس تحریک سے وابستہ دن رات خلوصِ نیت سے کام کرنے والے دیرینہ ساتھی میرے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ بہت سے ساتھی کھڑے ہوئے لیکن حسبِ عادت میں نے اپنا سر اپنے آگے بیٹھے شخص کے پیچھے چھپا کر نیچے کر لیا۔ اسی اثنا میں شیخ الاسلام کی آواز نے مجھے چونکا دیا، آپ فرما رہے تھے کہ غنی کہاں ہے؟ وہ بھی تو ہمارا پُرانا ساتھی ہے۔ اب خود شیخ الاسلام کی پکار پر کھڑا نہ ہونا بے ادبی تھی۔ اس لیے میں بھی کھڑا ہو گیا۔ جب میں کھڑا

ہوا تو شیخ الاسلام سٹیج سے اُتر کر صفوں کو چیرتے ہوئے میرے پاس آئے اور مجھے سینے سے لگا لیا، اس کے بعد پہلے میرے دائیں پھر بائیں رخسار پر بوسہ دیا اور میرا ماتھا چوم کر مجھے کہنے لگے اب خوش ہو؟ سوچا نہ کرو۔ یہ کہہ کر آپ واپس سٹیج کی طرف چل پڑے۔

اسی دوران مجھے خیال آیا کہ شیخ الاسلام خود میرے پاس آئے ہیں تو میں والدہ محترمہ کے لیے دعا ہی کروا لیتا۔ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ شیخ الاسلام چار پانچ قدم چلنے کے بعد فوراً واپس پلٹے اور کہنے لگے کیا سوچ رہے ہو؟ میں نے کہا حضور! میری والدہ انتقال فرما گئی ہیں ان کے لیے دعا فرما دیں۔ شیخ الاسلام فرمانے لگے نسیم الغنی دو سال قبل جب آپ کی والدہ کا انتقال ہوا میں نے اُسی وقت دعا کر دی تھی، آپ مجھے آج بتا رہے ہو۔ آپ کے ان الفاظ نے مجھے چونکا دیا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے منوں بوجھ جسم سے اتر گیا ہو۔ (توفیقِ ایزدی سے ۲۰ سال سے مسلسل اعتکاف کرنے کی سعادت ملی ہے ) مجھے آج بھی اس خواب کے یاد آنے سے انجانی سی خوشی محسوس ہوتی ہے اور میری رگوں میں دوڑنے والے خون میں تلاطم پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح شیخ الاسلام نے مجھے مخاطب کیا ان کی مسحور کُن آواز آج بھی میرا تعاقب کرتی ہے اور میرے جذبات کو جلا بخشتی ہے۔ بحمدہ تعالیٰ! شیخ الااسلام کی نگاہِ خاص سے اس دن سے آج کے دن تک میں حتی المقدور اس مشن کا کام کر رہا ہوں اور ہر قسم کے نامساعد اور ناسازگار حالات میں استقامت کے ساتھ اپنے جذبوں کا یہ سفر جاری و ساری رکھے ہوئے ہوں۔

معزز قارئین! ایسے بہت سے روح پرور واقعات ہیں جو ہزارہا افراد اپنے سینوں میں لیے بیٹھے ہیں۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ہم علمی اور فکری زاویۂ نگاہ سے اس عشق و مستی کے مسافر کے عہد میں سانسیں لے رہے ہیں جو عصرِ حاضر میں پوری انسانیت کے قلب و روح پر دستک دے کر روحانی مسیحا کا کردار ادا کر رہا ہے۔

اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ کچھ دمِ غنیمت جان کر ہم اپنے قلب و باطن کا قبلہ درست کر لیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور ہم کفِ افسوس ملتے ہوئے یہ کہتے رہ جائیں کہ آج اس ملک میں کروڑوں آنکھیں ہیں مگر وہ نورانی اور روحانی چہرے نہیں رہے جنہیں دیکھ دیکھ کر ٹھنڈک حاصل ہوتی تھی، آج بھی کان ہیں مگر حکمت و دانائی کی باتیں سننے کو ترس گئے ہیں، آج ہمارے اردگرد بھیڑ ہے لیکن سامنے کامل مرشد نہیں، آج بھی ہر ایک کے پاس وافر وقت ہے مگر وہ صحبتِ صلحاء نہیں، جنہیں اختیار کر کے گدائے راہ آفاق نگاہ بن جایا کرتے تھے وہ صالحین کہاں جن کے ہم نشین ہمسایہ جبرئیل امین بن جایا کرتے تھے۔

لہٰذا مجددِ وقت کے ساتھ مضبوط وابستگی اور ان کی تعلیمات سے بہرہ ور ہونے کے لیے بذریعہ کتاب اور خطاب اُن کے ساتھ اپنا تعلق اس طرح قائم کریں کہ ہمارا ظاہر و باطن عشق الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے اس سرچشمے سے سیراب ہو جائے اور ہمارا عمل سنت نبوی کے سانچے میں ڈھل جائے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آپ کا سایۂ عاطفت تادمِ آخر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور آپ کی قائم کردہ تحریک منہاج القرآن کو اُس کے مقاصد میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

نوٹ: جو قارئین تحریک اور قائد تحریک کے ساتھ اپنی وابستگی کا یا کوئی اور ایسا انمول واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں جس نے ان کی بے مقصد زندگی کو بامقصد بنا دیا تو برائے مہربانی اس ای میل پر fareedasajjad@gmail..com اپنے واقعات بھجوائیں تا کہ محررہ اسے اپنے آئندہ آرٹیکل میں شامل کر سکے۔

☆☆☆☆☆

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

جن کے دامن میں فرقہ واریت نہیں ہے جو اس دور میں اسلام کی توانا آواز ہیں۔
جن کی فکر کا ایک ایک حرف اسلام کی سربلندی اور رفعت کی دعوت دیتا ہے۔
جن کی سینکڑوں کتب، ہزاروں خطابات اسلام کی آفاقی تعلیمات کو چہار عالم میں عام کر رہے ہیں۔ اس عظیم قائد کی ہمہ گیر خدمات پر ہم ان کی

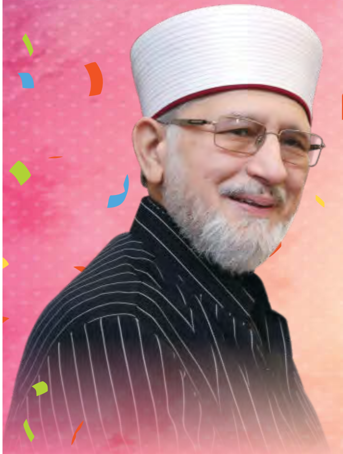

71 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

فرحت دلبر اعوان
(نائب صدر ڈویژن PAT)

فریدہ علی اکبر
(نائب جنرل سیکرٹری PAT)

تجھ پر سایہ فگن ہو سدا مصطفیٰ ﷺ
سر پہ چھائی رہے رحمتوں کی رِداء

## ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

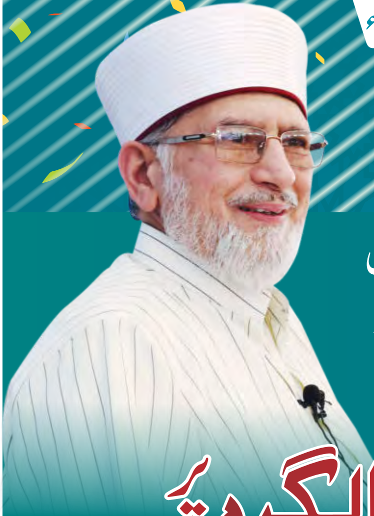

آدابِ گفتگو، شستہ اندازِ تخاطب، جدید علوم اور قدیم کے امتزاج میں میانہ روی کو فروغ دینے، دینی و اخلاقی اقدار کو پروان چڑھانے اور اسلامی فکر کی صحیح تعبیر پیش کرنے پر ان کی 71 ویں سالگرہ پر صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ بھمبر، آزاد کشمیر

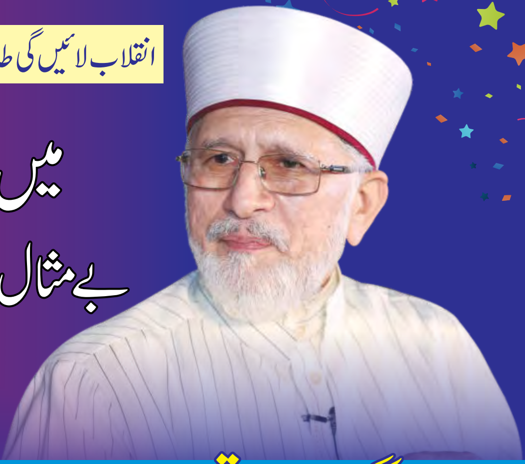

انقلاب لائیں گی طاہر آپ کی بیٹیاں      آگے ہی بڑھتی جائیں گی طاہر آپ کی بیٹیاں

## میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو

## بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر 71 ویں

## سالگرہ کے موقع پر ھدیہ تبریک پیش کرتی ہوں

اور اپنے قائد کے ہمراہ مشن مصطفوی ﷺ
پر گامزن رہنے کا عہد کرتی ہوں

آمنہ قادری ایوبی منہاجین

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم      جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

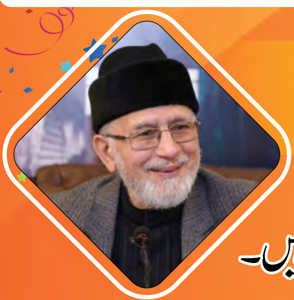

## ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی

## امن عالم کے حوالے سے خدمات کو 71 ویں سالگرہ پر سلام پیش کرتی ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ جہت فکر و نظر اور جہد مسلسل نے نہ صرف پاکستانی قوم بلکہ امت مسلمہ اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے شب و روز خدمات سرانجام دیں۔ 100 سے زائد ممالک میں تنظیمات اور دفاتر قائم کرکے دین کی خدمات کرنے والوں کو ایک منظّم اور معتدل پلیٹ فارم مہیا کیا جس سے غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تنگ نظری سے بچاتے ہوئے امن کا حقیقی درس دیا جاتا ہے۔

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ عارف والا، ضلع پاکپتن

اسلامی دنیا میں تفسیر، حدیث اور تاریخ کی کتب کے مقدمے لکھے گئے۔ تاہم سیرت نگاری کی تاریخ میں کسی بھی مصنف نے اصول سیرت پر مشتمل مقدمہ اس قدر تفصیل کے ساتھ تصنیف نہیں کیا یہ امتیاز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو حاصل ہے

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

71 ویں سالگرہ کے موقع پر

علمی دنیا میں اس باب کے اضافہ پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ پشاور

| | |
|---|---|
| عزم کی ہیں چٹاں طاہر القادری | ایک کوہِ گراں طاہر القادری |
| جس کا چرچا ہوا کوبکو چار سو | حق کی ہیں وہ اذاں طاہر القادری |

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا جو مطمع نظر اور نصب العین اپنے سامنے رکھا وہ قرآن وسنت کے افکار کی اتباع پر مبنی فروغ عمل وشعور اصلاح احوال امت اور ترویج واشاعت اسلام پر مشتمل تھا۔ جس پر ہم اپنے قائد کی تمام تر علمی وتحقیقی اور انقلابی کاوشوں پر

71 ویں سالگرہ

کے موقع پر ھدیہ تبریک پیش کرتی ہیں

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ نوابشاہ

معاشرے میں جہالت کی تاریکی کو علم کے نور سے منور کرنے کے لیے
تاکہ افراد معاشرہ کو ایک مفید شہری بنایا جا سکے۔ نسل نو کی فکری و نظریاتی،
روحانی و اخلاقی اور پیشہ وارانہ تربیت و رہنمائی فراہم کرنے اور
ان عظیم خدمات کے اعتراف میں

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
71 ویں سالگرہ
کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ گوجرانوالہ

حکم جس کا محبت کی برسات ہے
علم جس کا محمد ﷺ کی خیرات ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی زندگی کا زیادہ تر وقت علم و تحقیق کے میدان میں صرف کیا ہے۔ آپ اپنے تحقیقی کام کی انفرادیت، جامعیت اور ہمہ گیری کی بناء پر ساری امت مسلمہ میں بجا طور پر محقق الاسلام کے منصب کا اعزاز رکھتے ہیں۔ آپ کے تحقیقی کام کی یہ فضیلت ہے جس پر اپنے اور غیر سبھی شاہد و گواہ ہیں۔

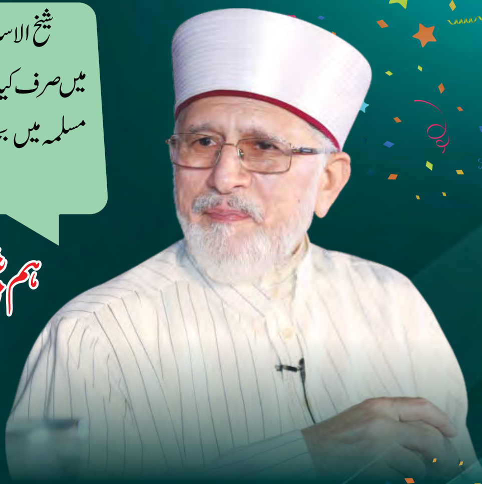

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو
71 ویں سالگرہ
پر تحقیقی خدمات پر
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

آسیہ حمید
(صدر ویمن لیگ شیخوپورہ A)

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ شیخوپورہ

# نذرانۂ عقیدت

# بحضور فضیلت مآب حجۃ الاسلام

## مجددِ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

ازقلم: محمد شفقت اللہ قادری

تو میرے لفظوں میں بسا ہے خوشبو کی طرح
تو میری روح کی مسجد میں پڑھا جاتا ہے نمازِ خضوع کی طرح

لفظِ عقیدت کا لغوی مفہوم ائمۂ لغت نے ''اعتقاد'' بیان کیا ہے۔ اصطلاحی و مرادی مفہوم ''قلبی اعتماد ہونا'' تصور کیا جاتا ہے۔

روحانی اعتبار سے کامل بھروسہ کرنا اور نظریاتی جذبۂ چاہت گری کا منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونا عقیدت کہلاتا ہے۔

قارئین گرامی قدر! میرا وجدان کہتا ہے کہ جب لفظِ عقیدت تشکیل پذیر ہونے لگا تو لفظ ''عشق'' سے حرفِ ''ع'' مستعار لیا گیا۔ لفظ قبول سے حرفِ ''ق'' حاصل کیا۔ دولفظی مجموعہ الفاظ ''یادش بخیر'' سے ''ی'' لیا گیا۔ لفظ ''داعی'' سے حرف ''د'' لیا گیا اور لفظ ''تسلیم'' سے ''ت'' لیا گیا۔ اس طرح لفظ عقیدت کی مجموعی حروفی تفسیر یہ ٹھہری کہ ''عشق چاہت کے تناظر میں پورے قبول وتسلیم کے ساتھ مدعی بن کر دعا گو رہتے ہوئے کسی ہستی کو چاہنا اور پسند کرنا عقیدت کہلاتا ہے۔'' علمی ذوق، اِدراک اور طلب انسان میں فطرتی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ جب انسان کی طلب غیر معمولی معراجِ عشق اختیار کر لیتی ہے تو منطق ومعارف کے عرفانی الفاظ ہاتھ باندھے حکم رحمان کے منتظر نظر آتے ہیں۔ جب اعجاز ربانی رونما ہوتا ہے تو خوبصورت الفاظ حضرتِ انسان کی رُوح پر وحی کی طرح اُترتے چلے جاتے ہیں اور اپنے خاص بندے کے قلبِ سلیم میں القاء و ودیعت کر دیئے جاتے ہیں۔

ایسا منطقی فلسفۂ اعجازِ خُودی ومعرفت ہمارے قائد عزیمت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی فطرتِ ثانیہ اور طرۂ امتیاز ہے اور خاص عطائے رب رحمٰن ہے۔

قارئین محتشم! جب عطائے حق تعالیٰ غیر معمولی جوش مارتی ہے تو گلشنِ عشق میں عقیدت و احترام کے خوش رنگ پھول نمودار ہونا فطرتی عمل ہے۔ مسرور کُن بوباس چمن کے مُعطر جھونکے گرد و نواح کے ماحول کو منزہ ومطہر کرتے نظر آتے ہیں اور ہر سو خوشنودی و دلربائی کے ترانے گونج اٹھتے ہیں۔ یہی ماحول کی مستوار سحر انگیزی عقیدت کہلاتی ہے۔ آیئے! عقیدتِ قائدِ دلپذیر میں چند چاہتوں کی پھول پتیاں پُرنور بصارتوں کی نذر کریں:

### (۱) خصوصی سلام بحضور والدینِ شیخ الاسلام:

قلندرِ وقت ولیءِ کامل قبلہ ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور خورشیدِ تاباں مادرِ ملت اُمِ قائد محترمہ خورشید بیگمؒ صاحبہ کی ارواح مطہرہ کی عظمتِ رِفق و عاطفت کو سلامِ عقیدت۔

جن کی تعلیم و تربیتِ خاص نے نابغۂ عصر، درِ افشاں، عجوبۂ روزگار، یکتائے علم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی عطا کیا۔

### (۲) خصوصی سلام اے شمسِ ضوفشاں:

آج تیرے یومِ پیدائش انیس (۱۹) فروری کی

صبح نور اَفشانی کو سلامِ محبت و عقیدت۔ اے شمس ضوفشاں و ضوفگن! تو نے اپنی خاص تابانی کے ساتھ انیس فروری (۱۹۵۱ء) کو خورشید فرید الدینؒ کے دامنِ مراد میں مہتاب فریدؒ کو منور کر دیا تھا۔ صد بار شکریہ

## (۳) اے شمس الضحیٰ خورشید دنیا: تیرا صد بار شکریہ:

تو عینی شاہد ہے۔ انیس فروری ۱۹۵۱ء جب تیری ضو فشانی میں مادر ملت اسلامیہ عزت مآب محترمہ خورشید بیگمؒ والدہ ماجدہ کے دامنِ مراد میں خالق نے مجددِ اعظم، امامِ اُمت مسلمہ شیخ الاسلام داعی انقلاب مصطفوی ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو ڈال دیا۔ ہم رب العزت کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

## (۴) اے انیس فروری کے سورج ضوفشاں:

اے انیس فروری 2022ء کے شمس ضوفشاں! ہم تجھے آج خوشی و شادمانی کے باعث خوش نصیبی کے طور یاد رکھ رہے ہیں۔ ہم منہاج القرآن کی جنت نظیر سرزمین پر آج کے دن سر بلند ہونے کے شکرانے کے طور صبا اور سحری کے سنگم میں ہمیشہ تیرے منتظر رہیں گے، لاکھوں کروڑوں چشمانِ مشکور فرش رہ کرتے رہیں گے۔

May you live long

اے شمس دنیا ہمیں تو ایسے لگتا ہے کہ آج تو بھی ہمارے علمی شمس نور کی زیارت کے لئے سر بلند ہوا ہے۔

## (۵) الحمد للہ! ”اے انیس فروری 2022ء کی صبح نور“:

اُنیس فروری کی صبح نور تجھے آفریں صد آفریں! تم نے ہمارے حسین و جمیل قائد عظیم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے یوم ولادت کو دلکش حسین بنا دیا ہے۔

خالقِ کائنات روحانیت اور علمیت کا حسین سنگم اور ہم نشینی کا دل نشین امتزاج ہمیشہ کسی نہ کسی کو بنا دیتا ہے۔ کوئی غوث اعظمؒ بن کر آئے اور کسی کو امام اعظمؒ بنا دیا۔ کوئی داتا کہلاتا ہے، کوئی مجدد الف ثانیؒ، کوئی شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، کوئی معین الدین اجمیریؒ غریب نواز، کوئی فرید الدین گنج شکرؒ، کوئی رومیؒ گردانا جاتا ہے تو کوئی سلطان الہند نظام الدین اولیاءؒ پکارا جاتا ہے اور کوئی ساقیءِ شرابِ طہورِ عشقِ حقیقی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کہلاتا ہے۔

**شیخ الاسلام جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی! آپ کا نام اوراق تاریخ اسلام میں تا قیامت سنہرے حروف سے کندہ رہے گا۔ انیس فروری ہمیشہ یوم سعید بن کر آپ کے علمی نظریات، انقلابی افکار، ہمہ جہت شخصیت اور دینی و ملی اور عالمگیر پرچارِ محبت کو سلامی دے گا**

## (۶) اے خالقِ رب عظیم!:

اے رب طاہر! ہم تیرے طاہر سے عشق کرتے ہیں ہمارے تعشق کو اپنے حکم سے اَمر کر دے۔

## (۷) نصابِ عشق اور منازل عشق:

علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین عشق حقیقی کی منازل عشق ہیں اور یہ ہمارے محبوب قائد جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا نصابِ عشق ہے۔

## (۸) قائد عظیم اور عشق:

عشقِ ربط و ضبط کے ذریعے صبر کی سولی پر چڑھنے سے ملتا ہے۔ شیخ الاسلام فضیلت مآب کو آقائے دو جہاں ﷺ کے نعلین کے طفیل عشقِ حقیقی کی چنگاری نصیب ہوئی۔ اس عشق سے عاشق مصطفیٰ کو رب محمد سے آشنا کر دیا۔ میرا ایمان ہے کہ جب کوئی عاشق اپنی منزلِ مراد حاصل کرنے کی سعیءِ کامل کر لیتا ہے تو پھر عشق کی منزلِ مرادِ حقیقت خود منصہءِ شہود پر منتظر نظر آتی ہے۔

## (۹) روحی فداک قائدِ عظیم المرتبت:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی جن

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا بچپن عمومی بچوں سے مختلف، سوچ تعمیری اور پختہ، معصوم اور پاکیزہ نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے حامل، عزم و ارادہ میں مرتضائی، اعلیٰ اخلاقیات اور اوصافِ فاضلہ کے خوگر، رحم دل، تہجد، صوم و صلاۃ اور تلاوتِ قرآن آپ کا معمول اور روزمرہ کا تربیتی نصاب تھا**

کے قلبِ وسعت پذیر میں خالقِ کائنات رب کریم نے اپنے فضلِ خاص سے معرفت و حکمت کے سات تلاطم خیز سمندر موجزن کر دیئے ہیں۔ جن کی موجوں کا تموج و سیرابی پورے عالم ہست و بود کو سیراب کر رہا ہے۔

سات مُتلاطم سمندر مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔بحر علم وحکمت ۲۔فکر و تدبر
۳۔بحر تصوف ومعرفت ۴۔بحر عشق وجنون
۵۔بحر ایمان و اتباع ۶۔بحر تسخیر قلوب و اذہان
۷۔بحر انقلاب

## (۱۰) روحی فداک، سپوت اسلام، سرمایۂ اُمت، قائد عظیم المرتبت!:

شیخ الاسلام جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی! آپ کا نام اوراق تاریخ اسلام میں تا قیامت سنہرے حروف سے کندہ رہے گا۔ انیس فروری ہمیشہ یوم سعید بن کر آپ کے علمی نظریات، انقلابی افکار، ہمہ جہت شخصیت اور دینی وملی اور عالمگیر پرچارِ محبت کو سلامی دے گا۔

## (۱۱) یوم ولادت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی:

اہلیان اسلام کو بالعموم اور وابستگان تحریک منہاج القرآن کو بالخصوص مجتہد اعظم، مجدد رواں صدی، مفسر قرآن، عاشق ساقئ کوثر، قائد دلپذیر جناب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا یوم ولادت باسعادت صد بار مبارک ہو۔ رب العزت ان کا سایہ عطوفت تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

## (۱۲) علمِ معرفت کے تلاطم خیز قلزمِ عشق:

میرے عظیم، شفیق، بے مثل مُربی و قائد تیری عظمتوں اور رفعتوں کو سلام۔ خدا کرے تیری مسکراہٹیں سدا سلامت رہیں اور تیرے علم وفضل کے ڈنکے پوری دنیا میں بجتے رہیں۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔)

## (۱۳) ملکوتی و جبروتی فیوضات کی کرشمہ سازی:

خالقِ کائنات رب عظیم نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو عالم امر سے ملکوتی و جبروتی فیوضات کی کرشمہ سازی کا شاہکار تخلیق کیا۔ خدا کی عزت کی قسم! شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالی جیسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔

## (۱۴) فیوضاتِ غوث الثقلین کے حقیقی وارث وامین:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی علمی و روحانی عرفانی تفسیرات، قرآنی اور فقہی اجتہادی توضیحات، علمی و روحانی اعتبار سے عین غوثیت مآب کے علم و فکر اور روحانیت کی آئینہ دار ہیں۔ آپ علم، فیض اور تقویٰ کے اعتبار سے بھی غوث اعظمؒ کے صحیح وارث اور امین ہیں۔

## (۱۵) خالقِ کائنات! تیرا شکر ہے:

اے خالق کائنات! ربِ محمد ﷺ ہم تیرا شکر بجا لاتے ہیں کہ تو نے ہمارے مرشد مُربی قائد عزیمت ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا ہے اور اپنے دین مبین کیلئے کاملاً منتخب کر لیا ہے۔ ہمارا عظیم قائد تیرے حکم قرآنی کی دلیل اور تفسیر ٹھہرایا گیا ہے۔

خالقِ عظیم تیرا حکم قرآنی ہے:

اللّٰهُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ یُّنِیۡبُ○

’’اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے اور اپنی طرف (آنے کی) راہ دکھا دیتا ہے۔‘‘ (الشوریٰ،۴۲:۱۳)

## (۱۶) قرآنی اور علمی شاہ پارے:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی علمی کاوشیں؛ قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور حدیث انسائیکلو پیڈیا دیگر امام ہائے امت کی چند مایہ ناز ضخیم تخلیقی علمی شاہ پاروں کی طرح صدیوں چمکتے رہیں گے۔

## (۱۷) اے بندہءِ پرور روح پرداز قائد ملت:

ترنمِ زندگی کے سب زیر و بام میرے قائد تیرے نام
سات سروں کا بحرِ متلاطم اور تموجِ زیست قائد تیرے نام
قلزمِ عشق میں چاہتوں کے سب جزیرے تیرے نام
میری آنگنِ زیست کی سب صبحیں ساری شامیں قائد تیرے نام
اے بوباس چمن گھونگھٹ نسیم سحری میں پنہاں جھونکاء بادِ صبا
تیرا تبسم جبروتی تیرا اُسوۂ ملکوتی چاہتوں کا زمن قائد تیرے نام

## (۱۸) فیض اہل بیت اطہار:

خدا کی عزت کی قسم! مصطفوی انقلاب آج جن تکمیلی مراحل سے گزر رہا ہے اس میں قرآن کی عظیم تعلیمات اور رہنمائی محمد مصطفی ﷺ کی سرپرستی کے بعد جو فیض جاری و ساری ہے اور جسے قبلہ قائد محترم لحمہ بہ لحمہ نا صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ انقلاب کی روح سمجھتے ہیں، وہ فیض اہل بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔

## (۱۹) علم اور عشق مصطفی ﷺ ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی روح کی غذا ہے:

میرے مطابق! جناب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا بچپن عمومی بچوں سے مختلف، سوچ تعمیری اور پختہ، معصوم اور پاکیزہ نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے حامل، عزم و ارادہ میں مرتضائی، اعلیٰ اخلاقیات اور اوصافِ فاضلہ کے خوگر، رحم دل، تہجد، صوم و صلاۃ اور تلاوتِ قرآن آپ کا معمول اور روزمرہ کا تربیتی نصاب تھا۔

## (۲۰) بچپن میں دلکش قدرتی نظاروں سے خصوصی عشق:

خالق کائنات کی کائناتِ رنگ و بو میں پھیلے طول و عرض میں دلکش حسین روح پرور مناظر بچپن سے ہی قائدِعظیم ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی روحی قوت میں اضافہ کا باعث رہے ہیں۔

میٹرک کے بعد کوئٹہ شریف سے کراچی تک کے اہم دلکش، دلفریب نظارے نہ صرف آنکھوں میں بسائے بلکہ فوٹوگرافی بھی کی۔ اعلیٰ فوٹوگرافی آپ کا بچپن کا خوبصورت مشغلہ تھا۔

## (۲۱) شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی علم و حکمت اور معرفتِ الٰہی کا تلاطم خیز عمیق بحرِ بیکراں ہیں:

☆ علم، دانش، حکمت اور فہم و فراست ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے افضل ترین اوصافِ حمیدہ ہیں۔ عمیق قرآنی فہم و ادراک اور لاکھوں احادیث مبارکہ پر کمال دسترس شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا خاص طرۂ امتیاز ہے۔

☆ عجب دلکش ذہانت و فطانت بچپن سے ہی محمد طاہر القادری کی معصوم چشمان سے عیاں ہوتی تھی۔

## (۲۲) اے طائر لاہوتی، طاہرِ ملکوتی!:

اے علم و فضل کے ماہِ تمام، حاملِ معرفتِ عرفانی، کرشمہءِ وجدانی، کوہِ علیت، منبع ءِ علوم و معرفت تیرا سحرِ متنوع علمی صدقۂ جاریہ بن کر اُمتِ مُسلمہ پر علی الدوام رہے۔

رب طاہر! علم و معرفت کے اس شمسِ ضوفشاں دلفریب چکا چوند روشنی سے ہماری روحوں پر چھائی شبِ تجور کو منور و تاباں کر دے۔ آمین

## (۲۳) لفظِ طاہر کی حروفی تفسیر:

تفسیر نمبر 1:

لفظ طاہر کے حرف ''ط'' کا معنوی غماز لفظ ''طہارت'' (طہور) ہے۔ آپ پاکیزگی اور طہارت کا خوگر ہیں، آپ ایسی ہستی ہیں کہ جس سے وابستہ ہوکر دوسرے طہارتِ قلبی حاصل کریں۔

لفظ طاہر کے حرف ''ا'' کا معنوی غماز لفظ ''اَفصح'' ہے۔ جس کا لغوی مفہوم فصیح و بلیغ، خوش کلام (خوش گفتار) خطیبِ بے مثل۔

☆ لفظ طاہر کے حرف ''ہ'' کا معنوی غماز لفظ ''ہدایت'' ہدایت یافتہ ہے۔

یعنی آپ:

☆ ہدایتِ فطری سے معمور ☆ ہدایتِ حسی سے معمور
☆ ہدایتِ عقلی سے معمور ☆ ہدایتِ قلبی سے معمور
☆ ہدایتِ علمی سے معمور

☆ لفظ طاہر کے حرف ''ر'' کا معنوی غماز لفظ ''راشد'' ہے جس کا لغوی مفہوم ہے: سیدھے راستہ پر چلنے والا (صراط مستقیم پر گامزن)۔

صراطِ مستقیم پر گامزن ہونا دراصل صِـرَاطَ الَّـذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی عملی تفسیر ہونا ہے۔

گویا آپ ایسی اسم با مسمی شخصیت ہیں جو منطقی اعتبار سے ہمہ جہت، اعلیٰ مرتبت، ذی احتشام، مقرب، اکمل، اجمل، بے مثل، لاثانی، پاکیزہ، مصفّٰی، فصاحت و بلاغت کا منبع ومحور اور ہدایت یافتہ، پرشکوہ صورت و سیرت کی حامل ہیں۔ یعنی کہ اسم مراد! ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہی ہے۔

## (۲۴) لفظ طاہر کی حروفی تفسیر (نئی جہت):

تفسیر نمبر 2:

۱۔ ط: طہارت یافتہ ...... ظاہری و باطنی طہارت کا حامل۔

۲۔ الف: اخلاق یافتہ ...... اخلاقِ حسنہ کا حامل۔

۳۔ ہ: ہدایت یافتہ ...... فطری اور وجدانی، ربانی ہدایات سے آراستہ۔

۴۔ ر: رمز شناس ......رموزِ زندگی کے اشارے پہچاننے والا۔

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی علمی کاوشیں؛ قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور حدیث انسائیکلو پیڈیا دیگر امام ہائے امت کی چند مایہ ناز ضخیم تحقیقی علمی شاہ پاروں کی طرح صدیوں چمکتے رہیں گے**

## (۲۵) مرید اور مؤید میں فرق:

مرید! کسی کامل شخصیت کو فکری اور روحانی اعتبار سے کاملاً شیخ، رہنما اور مرشد تسلیم کرتے ہوئے اس کے دستِ مبارکہ پر بیعت کر لی جائے تو یہ روحانی پیروی اور تقلید ''مریدی'' کہلاتی ہے۔

بصورت دیگر! کسی شخصیتِ پارسا اور نیک صالح کے روحانی، فکری اور نظریاتی افکار و فرمودات کے باعث دل و جان سے نظریاتی اور روحانی تائید و پیروی تو کی جائے مگر اس شیخ کے دستِ مبارک پر ''بیعت'' نہ کی جائے تو اسے مؤید کہتے ہیں!

اسی تناظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے کروڑوں مقلدین روایتی اور اصطلاحی لحاظ سے مرید تو نہیں کہلاتے بلکہ وہ آپ کے مؤید (روحانی تائید کنندہ) اور جانثار ہیں اور یہی عمل مریدی کی اصل اور جوہر خاص ہے۔

استدعائے ربِ عظیم ہے کہ خالقِ محمدؐ! حبیب کبریا ﷺ کے عاشق بے مثل شیخ الاسلام کی عقیدت وتکریم اور اس سعی کے صدقہ سے بارگاہِ مصطفوی کی خاک روبی کا شرف بخشے!

☆☆☆☆☆

# اسلام کے افکار دلیل کی قوت سے زندہ ہیں

## شیخ الاسلام کی بین المسالک رواداری کی فکر، قرآن و سنت کی روشنی میں

## اسلام کا خُلق رواداری اور دفاعِ احسن سے تشکیل پاتا ہے

——— ڈاکٹر نعیم انور نعمانی ———

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ.

’’دین کو قائم کرو اور اس میں اختلاف بپا مت کرو۔‘‘ (الشوریٰ، ۴۲: ۱۳)

دین اسلام زندگی گزارنے کے ایسے طریقے کا نام ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور سیرت انبیاء کی واضح جھلک دکھائی دیتی ہو اور اس طریق حیات میں ہر دور کے انسانوں کی نجات ہے۔ رواداری کی زندگی یہ سیرت مصطفیٰ ﷺ کا طرہ امتیاز اور انبیاء علیہم السلام کی روشن حیات کا حاصل ہے۔ دین اسلام تو سراسر رواداری، تحمل اور برداشت کا نام ہے۔ اسلام بطور نظام حیات اپنی ان ہی اعلیٰ اور ارفع اقدار کی وجہ سے عنداللہ مقبول ہے اور عندالناس بہترین زندگی کا صراط مستقیم ہے۔ باری تعالیٰ نے اسلام کے اسی طریق حیات کو تمام معیاری صفات حیات کا مرقع بنایا ہے اور انسانی حیات کی تمام تر اعلیٰ اقدار کا اسے جامع بنایا ہے اور ان بلند تر معیارات کی بنا پر اسلامی حیات کے ارفع ہونے کا اعلان یوں کیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ. (آل عمران، ۳: ۱۹)

’’بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔‘‘

اس دین میں انسانی رواداری اس قدر ہے کہ اس میں کوئی زور و زبردستی نہیں ہے۔ کوئی جبر و اکراہ نہیں ہے۔ اسلام نے اپنے روادارانہ طرز عمل کی بنا پر کسی فرد کو بھی ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا ہے اور کسی کو بھی اپنی پسند اور ناپسند کی بنا پر کفر کی طرف اور ظلم کی طرف نہیں دھکیلا ہے بلکہ اپنے بے پناہ رواداری کے جذبے کے ساتھ اپنے بڑے سے بڑے دشمن اسلام کو بھی ہر سطح اور ہر موقع پر انسانیت کی خاطر برداشت کیا ہے۔ ایمان کی قبولیت اور عام قبولیت کو انسان کی منشا اور سمجھ پر چھوڑ دیا ہے۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ.

’’جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کردے۔‘‘ (الکہف، ۱۸: ۲۹)

صرف اتنا ضرور بتایا ہے کہ کفر کا راستہ ظلم کا راستہ ہے اور خدا کی خدائی سے ٹکرانے کا راستہ ہے اور یہ کفر ہی سب سے بڑا ظلم ہے۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا. (الکہف، ۱۸: ۲۹)

’’ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے۔‘‘

اسلام اپنے افکار و نظریات کو دلیل و حجت کی قوت سے ہر زمانے میں زندہ رکھتا ہے اور یہ اپنے افکار و نظریات کو تلوار کی طاقت پر دوسروں پر مسلط نہیں کرتا ہے اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو قوت اختیار اور طاقت اقتدار کے ذریعے زبردستی اپنے اندر ضم نہیں کرتا ہے۔ یہی اسلام کا سب سے بڑا روادارانہ کردار ہے جس پر اسلام نے نص قطعی وارد کرکے اپنے ماننے والوں کو یوں پابند کردیا ہے۔

لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ۔

’’دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔‘‘ (البقرہ،۲: ۲۵۶)

اسلام نے خلق رواداری سکھاتے ہوئے دوسروں کے مذہبی شعائر کو برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ۔ (الانعام،۶: ۱۰۸)

’’اور (اے مسلمانو!) تم ان (جھوٹے معبودوں) کو گالی مت دو جنہیں یہ (مشرک لوگ) اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر وہ لوگ (بھی جواباً) جہالت کے باعث ظلم کرتے ہوئے اللہ کی شان میں دشنام طرازی کرنے لگیں گے۔‘‘

ہر انسان خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کو فطرتی طور پر اپنے مذہب اور اپنی عبادت گاہ سے والہانہ عقیدت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ظالمانہ اور مفسدانہ رویہ اختیار کرنے سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور عداوت کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں کو اپنے مذہب کے دفاع میں جب بھی موقع ملتا ہے تو ان کے جذبات مشتعل ہوجاتے ہیں اور ہر طرح کے تشدد اور فساد پر اتر آتے ہیں۔ جس سے پورا شہر اور ملک دہشت، بدامنی اور فساد و فتنے کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس لیے رواداری کا خلق سکھاتے ہوئے قرآن نے یہ درس حیات دیا ہے تم ان کے جھوٹے خداؤں کو بھی گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ردعمل میں تمہارے سچے خدا کو جہالت اور لاعلمی کی بنا پر گالیاں دینے لگیں، خلق رواداری کا سب سے بڑا نتیجہ یہ ہے کہ تم اپنے سچے خدا کو اپنی احمقانہ چالوں اور اپنی جاہلانہ روشوں اور اپنی بدتمیزانہ عادتوں اور اپنی گستاخانہ باتوں اور اپنی افسانہ ساز تبلیغوں کے ذریعے اپنے سچے خدا کو دشنام طرازیوں کا محل نہ بناؤ۔

تم اگر اپنے سچے خدا کی شان سبحانیت، شان عظمت اور شان کبریائی کے ڈنکے نہیں بجاسکتے تو اپنے اخلاق و کردار کی اسفلیت سے اس کی شان اعلیٰ و ارفع کو شان تنزل اور شان اسفل نہ لاؤ۔ تم خلق رواداری کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے ہر قول سے اور ہر فعل سے اور ہر حال سے سیکھو اور آپ کے تربیت یافتہ خلفائے راشدین سے سیکھو جن کو باری تعالیٰ نے نجوم ہدایت بنایا ہے۔

**الصحابی کالنجوم بایھم قتدیتم اھتدیتم.**

آؤ اس سلسلہ نجوم ہدایت کے فرد اولین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے خلق رواداری سیکھو۔ آپ نے کفار کے ساتھ رواداری نہ عمل یہ اپنایا کہ ان کے مذہبی معاملات میں رواداری کے لفظ کو معنویت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

**لایھدم لھم بیعۃ ولا کنیۃ ولا قصر من قصورھم التی کانوا یتحفون اذا نزل بھم عدولھم ولا یمنعون من ضرب النواقیس ولا من اخراج الصلبان فی عیدھم.**

ان کے چرچ اور ان کے کلیسے منہدم نہیں کیے جائیں گے اور نہ ہی ان کی کوئی ایسی عمارت گرائی جائے گی جس میں وہ ضرورت کے وقت دشمنوں کے حملوں میں قلعہ بند ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کو ناقوس اور گھنٹیاں بجانے سے روکا جائے گا اور نہ ہی ان کو اپنے مذہبی تہواروں کے موقع پر صلیب نکالنے سے روکا جائے گا۔ (لابی یوسف، ص۱۴۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رواداری نہ خلق ملاحظہ فرمائیں۔ آپ غیر مسلموں کے ساتھ خلق رواداری کا یوں برتاؤ کرتے کہ یہ امان ہے جو اللہ کے بندے امیرالمومنین نے اہل ایلیا کو دی ہے اور یہ امان، ان لوگوں کی جان، مال، مذہبی عبادت گاہ گرجا اور صلیب اور ان کے تندرست اور بیمار حتی کہ ان کے تمام اہل مذہب کے لیے ہے۔ ان کے کسی گرجا گھر میں کوئی سکونت اختیار نہیں کرے گا اور نہ ہی ان گرجا گھروں کو گرایا جائے گا اور نہ ہی ان کے احاطوں کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ہی ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی ان کے مذہب کے بارے میں کسی قسم کا جبر کیا جائے

گا اور نہ ہی ان کو کسی بھی قسم کا کوئی نقصان پہنچایا جائے گا۔ (الفاروق،۲: ۱۳۷)

حضرت عثمان غنیؓ نے اہل نجران کی طرف سے ان کے سردار کے ذریعے شکایت پر اُن کو وہ ساری زمین لٹادی جو حضرت عمر فاروقؓ نے ان کو عطا کی تھی اور فرمایا اپنے عمال کو حکم جاری کیا اہل ذمہ کے ساتھ بھلائی کرو اور ان کے سارے حقوق پورے کرو۔ (کتاب الخراج، ۲۷)

اور خلق رواداری، باب العلم، حضرت علی المرتضیٰؓ سے سیکھو، جب ان کے گورنر عمرو بن مسلمہ کے بارے میں کچھ غیر مسلموں نے ان کی سخت گیری اور سخت مزاجی کی شکایت کی تو آپ نے اپنے گورنر کو لکھا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے علاقے کے غیر مسلموں کو تمہاری سخت مزاجی کی شکایت ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ نرمی اور سختی دونوں سے کام لو لیکن اس بات کا خیال کرو کہ تمہاری سختی ظلم کی حد تک نہ پہنچ جائے اور ان کے خون سے اپنا دامن کو محفوظ رکھو۔

اسلام کا خلق رواداری مجادلہ احسن سے اور دفاع احسن سے تشکیل پاتا ہے۔ اس دنیا میں جتنا بھی ذخیرہ اخلاق ہے، اسلام کا خلق رواداری اس سارے ذخیرہ اخلاق میں نادر الوجود ہے اس اعتبار سے کہ اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب نے اپنے عقیدے اور مذہب کے دشمنوں کے ساتھ وہ عفو و درگزر اختیار نہیں کیا ہے جو صرف اور صرف اسلام نے اختیار کیا ہے اور اس کے ہزاروں عملی ثبوت تاریخ کے صفحات پر جلی قلم کے ساتھ ثبت ہیں۔ اسلام خلق رواداری کو فروغ دینے کے لیے اپنے دشمن کے ساتھ بھی حکمت و دانائی جدال احسن اور دفاع احسن کے رویے کو اپنانے کی یوں تعلیم دیتا ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ. (النحل،۱۶:۱۲۵)

”(اے رسولِ معظم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجیے جو نہایت حسین ہو۔“

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ. (فصلت،۴۱:۳۴)

”اور برائی کو بہتر (طریقے) سے دور کیا کرو سو نتیجتاً وہ شخص کہ تمہارے اور جس کے درمیان دشمنی تھی گویا وہ گرم جوش دوست ہو جائے گا۔“

خلق رواداری ہمیشہ دشمنوں، مخالفوں، منکروں، بدخواہوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ رسول اللہﷺ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ عفو و درگزر، ہمدردی و غمخواری اور حسن سلوک کا مظاہرہ کیا ہے۔ اہل مکہ نے رسول اللہﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ کس قدر ظلم و زیادتی کی ہے۔ ہر کوئی آگاہ ہے انھوں نے کئی بار آپ پر قاتلانہ حملے کیے۔ ایک مرتبہ تمام قبائل کے افراد نے مل کر آپ کو آپ کے گھر میں قتل کرنے کا مذموم ارادہ کیا۔ حتی کہ ان کے بے پناہ ظلم وستم اور اندھی مخالفت اور بدترین عداوت اور مکروہ مخاصمت کی بنا پر آپ نے اپنا محبوب شہر اور خانہ کعبہ کو حکم ربانی کے تحت بصورت ہجرت الوداع کہہ دیا۔ لیکن 9 سال کے بعد جب اسی شہر میں آپ کا قبضہ ہوگیا اور آپ فاتحانہ شان کے ساتھ اس شہر مکہ میں داخل ہوئے تو شہر مکہ کا وہی ظالم اور جابر دشمن آپ کے سامنے بے بس اور بے سہارا اور عاجز و منکسر ہوکر کھڑا تھا۔ اپنی جان کی امان آپ کے اشارہ ابرو میں اور آپ کے حکم میں دیکھ رہا تھا، آج وہ اپنی دائمی اور مسلسل مخالفتوں اور عداوتوں کی بنا پر خود کو قتل کا مستحق سمجھ رہا تھا۔ ہر فاتح اپنے دشمن کے ساتھ اس موقع پر خون کی ندیاں خوب بہاتا ہے اور اپنے طویل بھڑکتے ہوئے انتقام اور اس کی آگ کو اچھی طرح ٹھنڈا کرتا ہے اور اپنے دشمن کو عبرت کا نشان بناتا ہے مگر سب انسانوں کے عظیم رہبر اور رہنما نے اپنے خلق رواداری کو اس موقع ومحل انتقام میں بھی برقرار رکھا۔ اہل مکہ کی ملتجانہ اور ملتمسانہ طالب رحمانہ نگاہوں کو یہ جواب دے کر دنیائے انسانیت میں اپنے خلق عظیم کی گواہی اور شہادت اپنے جان کے دشمن سے بھی یوں ثبت کرائی:

لا تثریب علیکم الیوم یغفر الله لکم اذھبوا

وانتم الطلقاء. (ابن ہشام، ۲: ۲۷۳)

’’آج تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ اللہ تمھاری غلطی معاف کرے جاؤ تم سب آزاد ہو۔‘‘

وحشی، جو رسول اللہ ﷺ کے عزیز ترین چچا کا قاتل تھا اور ہند زوجہ ابوسفیان جس نے سیدنا امیر حمزہ کا سینہ مبارک چاک کیا تھا اور دل وجگر کو چبایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک اپنے دشمن کو اور اسلام کے دشمن کو معاف کردیا۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب قتل حمزہ، کتاب الفضائل، ذکر ہند)

عکرمہ جو اسلام کے شدید ترین دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے اور جس کی دشمنی اسلام ابوجہل سے کم نہ تھی اس کو بھی معاف کردیا۔ (موطا امام مالک، کتاب النکاح، باب نکاح المشرک)

عمرو بن وہب جس کو صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے قتل کرنے کے لیے مامور کیا تھا اس کو بھی آپ نے معاف کردیا۔ (سیرت ابن ہشام، ۲: ۲۷۰)

ابوسفیان جو اسلام کا دشمن تھا سردار مکہ تھا فتح کے روز اس کو بھی معاف کردیا حتی کہ یہ اعلان کردیا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے گا۔ اس کو بھی امان دی جائے گی۔ (بخاری ومسلم، فتح مکہ)

یہ سب مظاہر اسلام کے خلق رواداری کے ہیں، اس خلق رواداری کو ہر زمانے میں فروغ دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو یہ تعلیم سیرت دی ہے۔

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو سب مل کر خدا کے بندے بن جاؤ اور آپس میں بھی بھائی بھائی بن جاؤ اور دوسری روایت میں فرمایا ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو۔ (منہاج السوی)

اسلام کی اس تعلیم رواداری اور رسول اللہ ﷺ کی اس سنت رواداری اور اس خلق رواداری کو اس دور میں جس ذات نے اس کے تمام تر کامل معانی اور مفاہیم کے ساتھ زندہ کیا ہے، وہ ذات شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی ہے۔ خلق رواداری علم کی وسعت سے آتا ہے علم کی ملت سے یہ فروغ نہیں پاتا ہے۔ یہ خلق رواداری اخلاق حسنہ کے پیکر بننے سے آتا ہے، اخلاق سیئہ کو اپنانے سے میسر نہیں آتا ہے۔ یہ خلق رواداری کردار کی عظمت سے پھوٹتا ہے، داغ دار کرداروں سے جنم نہیں لیتا ہے۔ یہ خلق رواداری کسی عظیم منصب سے ظہور پذیر ہوتا ہے اور کسی خود ساختہ منصب سے عیاں نہیں ہوتا ہے۔ یہ خلق رواداری فیضان رسالتمآب کے بحر بے کناراں سے میسر آتا ہے اور یہ جہاں جاری ہوتا ہے اس کی پہچان اپنوں اور غیروں کی شہادتوں سے کرواد یتا ہے، یہ خلق رواداری اس ذات سے پھوٹتا ہے جس کی زندگی کا مقصد ہر سطح پر دعوت دین اور تبلیغ حق ہو اور جس کی زندگی کا پل پل اصلاح احوال امت کے لیے وقف ہو، جس کی زندگی کا سب سے بڑا مشن تجدید و احیائے دین ہو اور جس کی زیست کی ایک ایک ساعت ترویج و اشاعت اسلام کے لیے وقف ہو۔ جس کی حیات کا ہر رخ اور جس کے قول وعمل کا ہر آئینہ اتحاد و یگانگت امت کی فکر کا نظارہ دے اور یہ خلق رواداری اسی کی ذات سے ظاہر ہوسکتا ہے جس نے خود کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر خود کو بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری میں ’’سفیر امن‘‘ دنیا بھر میں اپنے عظیم کردار کی قوت سے ثابت کرایا ہو۔

اور اس خلق رواداری کا پیکر مجسم وہی ذات ہوسکتی ہے جس نے انتہا پسندی اور دہشت گردی کا انسداد کیا ہو اور جس نے معاشرے میں ہر سطح پر امن کو فروغ دیا ہو اور اعتدال کی اعلیٰ قدروں کو ترویج دی ہو۔ جب ہم اس عصری معیار خلق رواداری کے ساتھ شیخ الاسلام کی ذات اقدس کو دیکھتے ہیں تو اپنے بھی اور بیگانے بھی ان کے خلق رواداری کی گواہی اور شہادت دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنے خلق رواداری کے تحت اقامت دین اور احیائے اسلام کی جدوجہد کو صحیح معنوں میں ان اقیمو الدین کا حامل بنایا ہے۔ اپنی دینی دعوت کو ولا تتفرقوا فیہ کسی قسم کی فرقہ واریت میں ملوث اور مبتلا نہیں ہونے دیا ہے۔

انھوں نے اپنی دعوت کو دلیل اور علم کی قوت دے کر فمن شاء کی کھلی فضاؤں میں رکھا ہے اور اپنی دعوت کو آج تک لااکراہ کے درجے میں رکھا ہے۔ اپنی دعوت کے انکار سے کسی کو بھی اپنے فتویٰ کا نشانہ نہیں بنایا ہے اور اپنے فتویٰ کو

کسی بھی فروع دین میں استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ہمیشہ صرف اور صرف اپنے فتویٰ کو اصول دین میں اور وہ بھی بہت بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ان کے خلق رواداری کی سب سے بڑی شہادت اور گواہی یہ ہے کہ دین کے ہر مسلک، ہر مکتب فکر اور ہر داعی کو اپنے قول وفعل میں اپنی تقریر وتحریر میں، اپنی گفتگو و بیان میں کسی کو بھی ذاتی عناد کی بنا پر تسبو کے عمل سے نہیں گزارا ہے بلکہ اپنے خلق رواداری کو اپنی ذات کے لیے اور اپنے رفقاء اور وابستگان کے لیے ولا تسبو کے دائرے میں مقید رکھا ہے۔

عصر حاضر کے دور فتن میں طرح طرح کے فرقوں اور طبقوں میں بٹنے والی امت کے احوال کی اصلاح کے لیے ایسے ہی منصب کی حامل ذات کو شیخ الاسلام کہتے ہیں جس کا خلق رواداری اپنے زمانے کے سب لوگوں سے افضل ہو اور سب لوگوں کے لیے قابل مثال ہو اور سب کے لیے قابل تقلید ہو، جس کا ہر ادارہ اسلام کی پہچان ہو، جس کا ہر ارادہ اسلام کی عظمت کا نشان ہو، جس کا ہر قول اسلام کی سربلندی کا عنوان ہو، جس کا ہر عمل اسلام کی عظمت کا پیغام ہو، جس کا ہر ایک تلمیذ، رفیق اور وابستہ اسلام کی سطوت اور شوکت کے قیام کا راہی ہو، جس کا آفاقی پیغام اقامت دین کا ہو، جس کی فکر احیائے اسلام کی ہو، جس کا جینا اور مرنا رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں اس عظیم مقصد کے لیے ہو۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ (الفتح، ۴۸:۲۸)

’’وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔‘‘

مزید ارشاد فرمایا:

حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

(الانفال، ۸:۳۹)

’’تم ان (ظلم و طاغوت کے سرغنوں) کے ساتھ (قیامِ اَمن کے لیے) جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ (باقی) نہ رہ جائے۔ اور سب دین (یعنی نظامِ بندگی و زندگی) اللہ ہی کا ہو جائے۔‘‘

اس فکر قرآن کی حامل ذات کو شیخ الاسلام کہتے ہیں جس کے دامن میں فرقہ واریت نہیں ہے، جس کی صحبت اخوت فی الاسلام ہے، جس کی سنگت الحب للہ کی خیرات ہے، جس کے دروازے ہر کسی کے لیے کھلے ہیں جو اس دور میں اسلام کی توانا آواز ہے اور جس کی فکر کا ایک ایک حرف اسلام کی سربلندی اور رفعت کی دعوت دیتا ہے۔ جس کی سینکڑوں کتب اور ہزاروں خطابات اسلام کی آفاقی تعلیمات کو گروہ اور مسلک کی محدود وفاداریوں سے بالاتر، اسلام کی آواز اور اسلام کا پیغام بن کر ہر ایک مسلمان کو دعوت فکر یوں دے رہے ہیں کہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

(آل عمران، ۳:۱۰۳)

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔‘‘

کلام یہ ہے کہ میرا قائد جو عظیم ہے میرا مربی جو بے مثال ہے، میرا معلم جو معلم عصر ہے، میرا راہنما جو باکمال ہے، میرا محسن جو بے نظیر ہے، ہمارا شیخ الاسلام جو عصر حاضر میں اسلام کی شناخت اور پہچان اور اسلام کی توانا آواز ہے جس کے علم وفکر کو خدا نے سمندروں کی وسعت دی ہے۔ جو عصر حاضر میں مزاج دین کو خوب جانتا ہے۔

سمندروں کی وسعت دل و نگاہ میں ہے
مزاج دین سے بے شک ہیں آشنا طاہر

میری زبان مزید بیان کرنے سے اور میری قلم مزید لکھنے سے خاموش ہے۔ اس لیے کہ فکر ہرکس بقدر ہمت اوست۔ میری قلم اور میری زبان شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے لیے فقط اتنا اظہار ضرور کرنا چاہتی ہے۔

قلم خموش ہے لکھے تو کیا لکھے آخر
بیان و لفظ سے بے شک ہے ماوراء طاہر

☆☆☆☆☆

"ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ"

# شیخ الاسلام کا اصلاحِ معاشرہ میں علمی و عملی کردار

## مجددِ رواں صدی اللہ کے ان چنیدہ بندوں میں سے ہیں

## جن کا وجود امت کے خزاں رسیدہ چمن میں نویدِ بہار ہے

آسیہ منظور

ہر قوم کی ترقی و کامرانی کا راز افراد معاشرہ کی بہتر کارکردگی اور اصلاح پر منحصر ہے۔ ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے فرمایا:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

معاشرہ افراد سے بنتا ہے ہر فرد کا وجود معاشرے کا مرہونِ منت ہوا کرتا ہے۔ لہذا اصلاح معاشرہ کے بغیر کوئی قوم عروج و سربلندی حاصل نہیں کر سکتی۔

جب بھی امت مسلمہ روبہ زوال ہونے لگتی جب بھی اسلامی اقدار مٹنے دین کی حقیقی روح مٹنے لگتی دین سے دوری اور اخلاقی و روحانی قدریں پامال ہونے لگتی۔ عالمی سطح پر مسلمان مقصدیت کے فقدان کی وجہ سے بے وقعت، بے توقیری کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجاتے اور مسلم معاشرہ، معاشی، سیاسی، سماجی اور معاشرتی میدان میں زوال پذیر ہونے لگتا تو قانون قدرت ہے کہ وہ دین کی نصرت و اعانت کے لیے ہر عہد میں ایسی نابغہ روزگار ہستی پیدا فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حالات کے دھارے اور طوفان کے رخ موڑ کر انسانیت کی تقدیر بدل دیتی ہے۔ اس علم و حکمت، دانش و بصیرت سے پوری انسانیت فیض حاصل کرتی ہے۔ تاریخ میں ایسی متعدد ہستیوں کا ذکر موجود ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت دین کا کام لیا ہر دور میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اس کار تجدید و احیائے اسلام اور اصلاح معاشرہ کے لیے اپنے عہد میں کام کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس پندرھویں صدی ہجری کی عظیم تجدیدی تحریک کا کام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کو سونپا گیا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے انہی منتخب بندوں میں سے ایک ہیں جن کا وجود امت کے خزاں رسیدہ چمن میں نوید بہار بن کر آتا ہے اور مایوسی و جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں امید کی کرن بن کر آتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت اور راہنمائی کے لیے بھی منتخب فرمالیا ہے۔ آپ کی فکری و علمی فتوحات و خدمات سے قطع نظر زیرِ نظر مضمون میں آپ کی سماجی و فلاحی اور اصلاح معاشرہ میں عملی کاوشوں کا مختصراً جائزہ لیا جائے گا۔

اصلاح معاشرہ کے لیے آپ کی خدمات کا احاطہ کرنا اگرچہ اس ایک مضمون میں ممکن نہیں کیونکہ شیخ الاسلام کا کردار ہمہ جہت ہے جہاں آپ نے فکر و فلسفہ اور نظریاتی اصولوں کی پاسداری کی۔ معاشرے کی بگڑی قدروں کو پامال ہونے سے بچایا بے راہ روی، دین سے دوری اور اخلاقی و روحانی اقدار سے بیگانگی کو ختم کرنے کے لیے مکمل راہنمائی

فراہم کی وہاں بچوں سے لے کر جوانوں اور مردوں سے خواتین تک ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد معاشرہ کی اصلاح کے لیےعملی اقدامات بھی کیے۔

## بچوں کی اصلاح و تربیت:

آج کے بچے ہمارا کل کا مستقبل ہیں پاکستانی معاشرے میں بہت کم ایسے لیڈر ہیں جن کے منشور اور لائحہ عمل میں پیدائش سے لے کر 12 سال کے بچوں کی فکری و نظریاتی اور اخلاقی و روحانی بنیادوں پر تربیت باقاعدہ طور پر شامل ہو۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ عظیم مصلح اور ریفارمر ہیں جنہوں نے بچوں کی اصلاح و تربیتی امور کے لیے ایگرز (نظامت برائے امور اطفال) کا باقاعدہ آغاز کیا ایگرز کا اولین مقصد نئی جنریشن میں اسلامی قدروں کا فروغ اور ان کی شخصیت و کردار کی تکمیل ہے۔ ملک بھر میں بچوں کی ہمہ جہت تربیت اور کردار سازی کے لیے سٹڈی سرکلز، اخلاقی تربیت کی عملی ورکشاپس جونیئر اسلامک ٹریننگ کیمپس، کیلی گرافی کلاسز، بچوں کی دعائیں، بچوں کی محافل میلاد، سمر کیمپس،سنڈے سکولز، درود سرکلز اور بچوں کی سوسائٹیز قائم کی گئی ہیں۔ ان پروگرامز کے تحت خطابت، تقاریر اور نعت و قرات کے مقابلہ جات کرواکر بچوں کو ایک اچھا باعمل مسلمان اور محبّ وطن مفید شہری بنانے کی سعی جمیلہ کی جارہی ہے۔

## نوجوانوں کی اصلاح و تربیت:

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا تو ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

نوجوان قوم کے معمار ہوتے ہیں نوجوان طبقہ ہی ہرقوم کی ترقی وخوشحالی کا ضامن ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا عظیم کارنامہ نوجوانوں کے سیرت و کردار کی اصلاح ہے۔ آپ بھی علامہ اقبال کی طرح نوجوان مسلم کو خواب غفلت سے جھنجھوڑتے ہوئے خود داری اور بیداری شعور کا پیغام دیتے ہیں۔آپ نے بے مقصد زندگیوں کو بامقصد بنادیا ہے، بے راہ روی کا شکار نوجوان آپ کی صحبت و سنگت سے ہدایت پر گامزن ہوگئے۔ ان کے فکرونظر کو انقلاب آشنا کردیا۔ نوجوانوں کی سوچوں کے دھارے بدل گئے۔ ان کی پیشانیوں کوسجدے کی لذت سے آشنا کیا۔ ان کے دین و ایمان کوتحفظ دیا ہے۔ ان کی سیرت و کردار پر مصطفویت کی چھاپ لگادی انھیں آداب بندگی سکھائے۔ انھیں عشق ساقی کوثر کے جام پلائے انھیں دنیا کی رنگ رلیوں اورلہولعب سے نکال کر راہ حق پر گامزن کیا۔فلموں، گانوں کے کلچر سے نکال کر نعت و ذکر کی محفلوں کا شیدا بنادیا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

الغرض اس حوالے سے حرف وعظ و نصیحت اور خطاب و تحریر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے لیے منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا منہاج یونیورسٹی، شریعہ کالج بھی نوجوانوں کی اصلاح کے لیے یکساں کوشاں ہیں۔

## شیخ الاسلام اور اصلاح معاشرہ میں خواتین کا کردار:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اصلاح معاشرہ میں خواتین کے کردار کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں انھوں نے خواتین کے کردار اور ان کی اصلاح و تربیت کوخصوصی توجہ کا مرکز بنایا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے خواتین کوفکری و نظریاتی اور علمی و عملی جدوجہد میں شریک کار بنانے کے لیے 5 جنوری 1989ء کومنہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی جہاں خواتین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا جس کے تحت دنیا بھر میں خواتین ہر شعبہ زندگی بالخصوص تعلیم و تربیت، قیام امن اور اصلاح معاشرہ میں اپنا متحرک کردار ادا کررہی ہیں۔ یہ اعزاز بھی شیخ الاسلام اورتحریک منہاج القرآن کو ہی حاصل ہے کہ انھوں نے اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایات کے مطابق خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ سماجی، معاشی، قانونی اور سیاسی کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا۔ خواتین میں خود اعتمادی،

قیادت سازی اور کردار کی پختگی جیسے اوصاف اجاگر کر کے انھیں ہر شعبہ زندگی میں مناسب اور معتدل انداز میں آگے بڑھنے کا موقع فراہم کیا۔ خواتین کو وہ تمام حقوق فراہم کیے جو اسلام نے انھیں دیئے۔ آج دیگر مذہبی جماعتیں تو کیا سماجی و سیاسی جماعتوں اور تحریکوں میں بھی اس کی مثال نظر نہیں آتی آج منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کی سب سے بڑی تعلیمی و تربیتی تحریک ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ امت مسلمہ میں بیداری شعور اوراصلاح احوال خواتین کی تعلیم و تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ خواتین کے لیے ایسے تعلیمی ادارہ جات کا قیام عمل میں لائے کہ جہاں علوم اسلامیہ کے ساتھ خواتین کو جدید علوم سے بھی آراستہ کیا جاسکے۔

منہاج یونیورسٹی، منہاج کالجز اور سکولز قائم کیے۔ دختران اسلام کا مجلّہ اور الھدایہ جیسے پراجیکٹس کے ذریعے خواتین میں بیداری شعور اور دینی و اخلاقی قدروں کی بحالی کے لیے کام کیا جارہا ہے۔ شیخ الاسلام نے خواتین کو جس پروقار انداز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا ڈھنگ دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اپنے تو اپنے اغیار بھی اس کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شیخ الاسلام کی 40 سالہ مجددانہ کاوشوں اور انتھک جدوجہد نے معاشرے پر جو اثرات مرتب کیے ہیں۔

## نیکی وتقویٰ کے ماحول کو فروغ:

شیخ الاسلام کی تمام سعی جمیلہ کا بنیادی مقصد ایک ایسے مثالی اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہے جو قرآنی منہاج اور اسوہ رسول ﷺ پر مبنی ہو گزشتہ 40 برس قبل جب معاشرہ محفل ذکر، شب بیداری، اجتماعی مسنون اعتکاف، نفلی اعتکاف، تربیتی کیمپس، روحانی اجتماعات جیسے کاموں سے ناواقف تھا اس دور میں شیخ الاسلام نے اپنی مجددانہ جدوجہد کا آغاز دروس تصوف اور ماہانہ شب بیداریوں سے کیا۔ سالانہ مسنون اعتکاف میں ہزارہا افراد 24 گھنٹے عبادت و بندگی میں مصروف رہتے ہیں۔ آنسوؤں اور توبہ کی اس بستی میں اعتکاف کے روحانی مزے لوٹنے والے خوش نصیب جب معاشرے میں لوٹتے ہیں تو ان کے فکر و عمل کے دھارے بدل چکے ہوتے ہیں۔ کتنے بے نمازی آپ کی صحبت سے نماز کے پابند ہوتے نظر آتے ہیں۔ شیخ الاسلام کے خطابات اور تصانیف نے معاشرے کے اندر صالحیت، تقویٰ اور عبادت و بندگی کے کلچر کو فروغ دیا۔ لاکھوں دلوں میں عشق الٰہی اور عشق رسول ﷺ کی شمعیں روشن کیں جنہوں کو سجدوں کی لذت سے آشنا کیا۔ اس پرفتن دور میں لاکھوں افراد کے کردار و عمل میں اس قدر تبدیلی پیدا کرنا یہ سب شیخ الاسلام کی مجددانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

؎ یہ فیضان نظر تھا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

## عملی تصوف و روحانیت کو فروغ:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری معاشرے کی ترقی اور اصلاح کے لیے ایسے روحانی الذہن اور راسخ العقیدہ افراد کی ضرورت پر زور دیتے ہیں جن کی فکروعمل پر للّٰہیت غالب ہو جن کی زندگی کا مقصد فقط رضائے الٰہی کا حصول اور دین کی سربلندی ہو۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب نے عملی تصوف و روحانی اقدار کو از سرنو بحال کرنے کا عزم کیا۔

بدقسمتی سے ہمیں ایک ایسے دور زوال کا سامنا ہے جس میں تصوف و روحانیت کی جگہ مادیت پرستی اور مفاد پرستی کا دور دورہ ہے۔ شیخ الاسلام نے روحانی مراکز اور خانقاہی نظام جو کہ علم وحکمت سے نہ صرف دور بلکہ رسم و رواج اور توہمات کا گڑھ بنتے چلے جارہے تھے۔ ان کی بنیاد قرآنی تعلیمات، اسوہ حسنہ کی پیروی اور شریعت کے مکمل اتباع پر استوار کی اور تصوف کو محض رسم نہیں بلکہ عملی روحانی نظام کے طور پر پیش کیا۔ نوجوانوں کو رقص و سرور کی محفلوں کی بجائے محفل سماع اور محفل نعت و ذکر کا خوگر بنادیا۔ تقویٰ و طہارت، ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور شریعت کے کامل اتباع کا نام تصوف ہے۔ آپ نے شریعت کی خلاف ورزی کو تصوف کے ناموافق قرار دیا۔

## یورپ میں مسلم معاشرے کی تربیت میں عملی کردار:

شیخ الاسلام نے یورپ اور مغرب کے ممالک میں

بسنے والے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور اسلامی اقدار کو فروغ دینے، نسل نو کے ایمان کو بچانے اور ان کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے ایک منظّم پلیٹ فارم عطا کیا۔ 100 سے زائد ممالک میں تنظیمات کے لیے دفاتر قائم کیے۔ بیرونی دنیا میں 90 سے زائد ممالک میں مساجد، اسلامک سینٹرز اور دینی تعلیم کے مراکز قائم کیے جہاں بچوں اور ان کے والدین کے لیے روزانہ اور ہفتہ وار حلقہ درود و فکر، ماہانہ اجتماعات، محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپس، سیمینارز اور پروگراموں کا ایسا جال بچھایا کہ نوجوان نسل کو دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آیا۔

منہاج یونیورسٹی کے سینکڑوں سکالرز کو دنیا بھر میں بھجوا کر یورپ میں مسلمانوں کی اگلی نسلوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل بندوبست کیا۔ شراب خانوں، کلبوں اور سینما ہاؤسز خرید کر اسلامک سینٹرز بنادیئے۔

تیری دانش نے کیا چشم جہاں کو خیرہ
تیرے افکار نے اسلام کو جدت دی ہے

## دورِ پُرفتن کے بگڑتے معاشرتی رویوں کی اصلاح:

اس دور فتن میں بڑھتے ہوئے معاشرتی مسائل لوگوں کے بگڑتے رویوں اور معتدل فکر کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ تین چار دہائیوں سے معاشرے میں اس قدر تنگ نظری، تعصب اور منافرت تھی کہ فکری اعتبار سے مختلف عقیدہ اور مسلک رکھنے والوں کو مسلمان ہی تصور نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسرے مسلک اور عقیدے کو گالیاں دینا اپنے عقیدے کو حق سمجھا جاتا ہے۔ایسے میں شیخ الاسلام نے 1980ء سے اتحاد امت کا درس دیا۔ منہاج القرآن کے دروازے ہر ملک اور عقیدے رکھنے والوں کے لیے کھلے رکھے۔ مذہبی انتہا پسندی کی جگہ اعتدال و توازن اور محبت کا پیغام دیا۔ آپ نے مناظرانہ کلچر کا خاتمہ کردیا۔ اس کے خاتمے کے لیے مکالمہ (سوال و جواب) کے کلچر کو فروغ دیا۔ ہر مسئلے کو قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا۔ یوں تنگ نظری اور تعصب کا خاتمہ ہوا۔

## معاشرے سے فرقہ واریت کے خاتمہ میں کردار:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فرقہ واریت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے امن، رواداری اور محبت کی ایسی شمع جلائی کہ کل تک ایک دوسرے کو کافر و مشرک کہنے والے آج سیاسی و مذہبی جدوجہد ایک پلیٹ فارم پر کرنے میں خوشی محسوس کررہے ہیں۔ یہ شیخ الاسلام کی ذات ہی تھی جنھوں نے کبھی تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ناموس صحابہ کی صورت میں منافرت پھیلانے والے ہر فتنے کا تدارک کیا۔ جنھوں نے کبھی دفاع شان علیؓ کی صورت میں گستاخی اہلِ بیت کے فتنے کا خاتمہ کیا تو کبھی دفاع صحابہ میں شان ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ کی صورت میں صحابہ کی بارگاہ میں کھلنے والے دروازوں کو بند کیا۔ اگر گزشتہ نصف صدی کی پاکستانی تاریخ سے شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کا اخوت بھائی چارے سے امن، آشتی پر مبنی کردار نکال دیا جائے تو یقیناً ملکی اعتبار سے امن و محبت کا یہ دور ہمیں کبھی نہ میسر آتا۔

## دہشت گردی کے خاتمہ میں شیخ الاسلام کا کردار:

موجودہ دور کے فتنوں میں سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کو جس فتنہ سے ہوا وہ دہشت گردی ہے، مذہبی انتہا پسندی بڑھتے بڑھتے دہشت گردی تک پہنچ گئی اور عالم کفر نے مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش شروع کردیں۔ اس سنگین صورتحال میں مجدد عصر حاضر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات ہی نے اس صدی کے سب سے بڑے فتنے کے تدارک کے لیے عالمی میڈیا پر سینکڑوں انٹرویوز اور دنیا بھر میں ہزاروں کانفرنسز، اجتماعات میں لیکچرز اور دہشت گردی و فتنہ خوارج کے خلاف فتوے اور دہشت گردی کے خلاف 28 کتابوں پر مشتمل امن نصاب کے ذریعے تن تنہا مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ پاکستانی معاشرے میں آپ نے پوری قوت سے دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھائی، دہشت گردوں سے مذاکرات کی مخالفت کی اور انہیں طاقت سے کچلنے سے متعلق رہنمائی دی اور اس

طرح فتویٰ سے فکری راہنمائی لے کر افواج پاکستان اور عوام پاکستان کے ساتھ مل کر دہشت گردی کا نہایت جرات کے ساتھ مقابلہ کیا اس سے نجات حاصل کی۔

## شیخ الاسلام کا فلاحی و سماجی کردار:

اصلاح معاشرہ کے لیے جتنے بھی ریفارمر اور مصلح آئے انھوں نے معاشرے کے پس ماندہ اور ضرورت مند طبقہ کے لیے گرانقدر فلاحی و سماجی خدمات سرانجام دیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے معاشرتی فلاح و بہبود کی اسی اہمیت کے پیش نظر 1989ء میں منہاج القرآن ویلفیئر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ جس کے تحت ملک بھر میں بے شمار فلاحی پراجیکٹس پر کام ہورہا ہے جس میں آغوش کمپلیکس جو یتیم بے سہارا بچوں کے لیے اعلیٰ سطح کا تعلیمی و فلاحی منصوبہ ہے۔ آغوش لاہور میں 250 سے زیادہ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ سیالکوٹ اور کراچی میں بھی کامیابی سے چل رہا ہے۔ پاکستان کے دور افتادہ علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لیے واٹر پراجیکٹس کے تحت کل پاکستان میں 6000 پمپ لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن گزشتہ 15 سال سے یتیم اور بے سہارا غریب بچیوں کی شادیاں ترجیحی بنیادوں پر کروارہی ہے۔ دلہن کو بنیادی ضرورت کی تمام چیزیں دی جاتی ہیں اب تک 2855 شادیاں کروائی جاچکی ہیں۔ عید گفٹس اور گوشت کی تقسیم بھی کی جاتی ہے۔فری آئی سرجری کیمپ کا انعقاد کروایا جاتاہے ہر سال اجتماعی قربانی پر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت ہوتی ہے۔ غریب اور مستحق خاندانوں کی ماہانہ کفالت کی جاتی ہے۔ سیلاب زدگان اور زلزلہ سے متاثرین کو بڑھ چڑھ کر مدد فراہم کی گئی ان کے قائم کیے گئے تعلیمی مراکز، کالجز، یونیورسٹیز اور سکولز میں ہزاروں لوگوں کو روزگار مہیا کرکے معاشی استحکام کا بندوبست کیا گیا۔

## شیخ الاسلام کی سیاسی خدمات اور اصلاح معاشرہ:

پاکستانی سیاست میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکرو فلسفہ نے معاشرے پر بہت دور رس اثرات مرتب کرنے کے لیے آپ نے پہلی مرتبہ عوام الناس کو آئین پڑھایا، بدعنوان سیاستدانوں کو بے نقاب کیا۔ 1990ء اور 2002ء کے الیکشن ہوں یا 23 دسمبر 2012ء کا عوامی اجتماع ہر موقع پر عوام کو ان کے آئینی حقوق سے آگاہ کیا۔ 2013ء اور 2014ء کے دھرنوں میں تقریباً 6 ماہ مسلسل تمام ٹی وی چینلز کے ذریعے عوام الناس کو آئین پاکستان کے پہلے 40 آرٹیکلز کا شعور دیا۔ فرسودہ سیاسی و انتخابی نظام کے خلاف سب سے پہلے جس نے جرات کے ساتھ آواز بلند کی وہ بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات ہے۔آج پاکستان کے ہر ٹی وی چینل کا ہر اینکر اور تجزیہ نگار اگر نظام کی تبدیلی کی بات کرتا ہے تو یہ سب درحقیقت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جرات و بہادری کا تسلسل ہے۔ اگر یہ ظالمانہ نظام بے نقاب ہو اور قوم کا اس پر اعتماد اٹھ رہا ہے تو یہ بھی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بیداری شعور مہم اور سیاسی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

آپ نے بانگ دہل اس موجودہ ظالمانہ فرسودہ انتخابی نظام کو غلط اور باطل سسٹم قرار دے دیا۔ نظام کی تبدیلی اور مصطفوی انقلاب اس فرسودہ نظام انتخاب کو تبدیل کیے بغیر ممکن نہیں۔ حکمرانوں کی کرپشن کو بے نقاب کیا حکمرانوں کی کرپشن نااہلی اور ظلم کے مٹانے کی وجہ سے آج عوام کی زبان پر ہیں۔

الغرض فرد سے معاشرہ اور معاشرے سے بین الاقوامی سطح تک بچے سے نوجوانوں تک مرد سے عورتوں تک معاشرے کے ہر طبقہ فکر کے افراد کے لیے شیخ الاسلام نے فکری و عملی، دینی اور مذہبی، اخلاقی و روحانی، معاشی و معاشرتی اور سیاسی و قانونی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے قرآن و سنت کے مطابق مکمل راہنمائی فراہم کی ہے اور معاشرے کی اصلاح اور احیائے امت مسلمہ کا بیڑا اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور فیضان گنبد خضریٰ کے توسل سے ہر میدان میں کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

☆☆☆☆☆

# ویمن امپاورمنٹ اور شیخ الاسلام کی تجدیدی فکر

## خواتین کا معاشی استحصال کرنے والا معاشرہ مردہ جسم کی طرح ہوتا ہے

## شیخ الاسلام نے خواتین کو وراثتی حق اور اور معاشرتی توقیر دینے کی اسلامی تعلیمات اجاگر کیں

آمنہ خالد

ایک زمانہ تھا جب ہر سو ظلمت کا دور دورہ تھا۔ حیاتِ انسانی ظلمت و فساد اور جمود و تعطل کا شکار تھی۔ امن و سکون غارت ہو چکا تھا۔ شرافت و دیانت عنقا تھی۔ انسانیت سسک رہی تھی۔ جور و جفا اور ظلم و تعدی انسان کی بے بسی خندہ زن تھے۔عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔

عورت کو حقیر اور کم تر حیثیت کی حامل سمجھا جاتا اور کسی گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا۔ عورت سراپا مظلومیت کا پیکر تھی۔ اس وقت کا کوئی فرد بھی عورت کو اس کا صحیح حق دینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ یہاں تک کہ بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔

شبِ تیراں نے صبحِ تاباں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اور روشنی کی کوئی کرن نہ تھی۔ ایسے میں رحمتِ خداوندی جوش میں آئی۔ عرشِ اعظم پر یہ مژدہ سنایا گیا کہ کائنات کا مقدر سنورنے کو ہے۔ پھر وہ سہانی گھڑی آئی، وہ لمحاتِ نوری آئے، وہ صبح طلوع ہوئی، دنیا والوں کی قسمت کا ستارہ چمکا۔ سر زمین مکہ سے وہ آفتابِ عالم طلوع ہوا کہ جس کی شعاعوں نے مشرق و مغرب کے گوشے گوشے کو بقعۂ نور بنا دیا۔

وہ آئے روشنی بن کر شبستانِ محبت میں
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا ہی اجالا ہے

حضور پر نور، شافع یوم النشور، جناب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ اس جہانِ رنگ و بو میں منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے۔ تو ہر طرف مسرت و شادمانی کی اک لہر دوڑ گئی کہ مختار نبی آ گیا، وہ باعث تخلیق کائنات تشریف لے آیا جو غم و الم میں پھنسے ہوؤں کو آزادی و رہائی دلا کر راحت و آرام کے باغوں میں پہنچا دے گا۔

ہادی اسلام محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورت کو جو احترام اور مقام بخشا وہ اسے کسی مذہب، کسی ملک، کسی معاشرے، کسی تہذیب اور کسی قوم نے نہیں دیا۔ کیونکہ کسی بھی اور مذہب کے عقائد و اصول میں اتنی وسعت نہیں۔

اسلام نے عورت کو باعزت مقام اور معاشی تحفظ دیا، وراثت میں ان کا حصہ مقرر کیا، انہیں ماں، بیوی اور بیٹی کے حقوق دیے اور عورتوں پر ہر قسم کے تشدد اور استحصال سے منع کیا۔

دنیا کے دیگر معاشرتی و سیاسی نظام، حق کے احترام و ادائیگی کی اس بلندی و رفعت کی نظیر پیش نہیں کر سکتے جس کا مظاہرہ تعلیمات نبوی ﷺ میں نظر آتا ہے۔ اسلام کا فلسفہ حقوق دیگر نظام ہائے حیات کے فلسفہ حقوق سے بایں طور مختلف و ممتاز ہے۔

اسلام نے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق عطا کرتے ہوئے وراثت کا حق عطا کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ کَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۔

مردوں کے لئے اس (مال) میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے (بھی) ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے ترکہ میں سے حصہ ہے۔ وہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ (اللہ کا) مقرر کردہ

حصہ ہے۔ (النساء،۴: ۷)

اصولی طور پر لڑکا اور لڑکی دونوں وراثت میں اپنا اپنا مقررہ حصہ لینے کے حقدار ہیں۔ اور کوئی شخص انہیں ان کے اس حق سے محروم نہیں کرسکتا۔

پھر قرآن کریم نے شوہر یا بیوی میں سے کسی کے بھی انتقال کی صورت میں اس کے مال وراثت میں سے دوسرے فریق ک حصہ بالتفصیل بیان کیا ہے۔ بیوی کے انتقال کی صورت میں خاوند کا حصہ بیان کرتے ہوئے کہا:

وَ لَکُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَکَ اَزۡوَاجُکُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنۡ کَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡنَ مِنۡ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُّوۡصِیۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ۔ (النساء،۴:۱۲)

''اور تمہارے لئے اس (مال) کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد نہ ہو، پھر اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہارے لئے ان کے ترکہ سے چوتھائی ہے (یہ بھی) اس وصیت (کے پورا کرنے) کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض (کی ادائیگی) کے بعد۔

اور شوہر کی وفات کی صورت میں بتایا:

وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ (النساء،۴:۱۲)

''اور تمہاری بیویوں کا تمہارے چھوڑے ہوئے (مال) میں سے چوتھا حصہ ہے بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد نہ ہو، پھر اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو ان کے لئے تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے تمہاری اس (مال) کی نسبت کی ہوئی وصیت (پوری کرنے) یا (تمہارے) قرض کی ادائیگی کے بعد،

یہ وہ حقوق تھے جو آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام نے متعین کر دیئے مگر افسوس کہ آج پھر سے ہمارا معاشرہ زمانہ جاہلیت کے دور کی حدود کو چھونے لگا۔

ہمارا معاشرہ روح سے خالی جسم کی طرح، ایک مردہ معاشرہ بن کر رہ گیا ہے۔ جہاں بہنوں اور بیٹیوں کو ان کے دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ وراثتی حقوق سے محروم کیا جانے لگا۔

ان حالات میں اللہ رب العزت نے ایسے مرد قلندر کو اس دنیا میں بھیجا کہ جسے قدرت نے قائد اعظمؒ کا عزم، علامہ محمد اقبالؒ کی فکر، عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبان، ظفر اللہ خان کا قلم اور شاہ ولی اللہ کی تڑپ عطا کی اور بیشمار صلاحیتوں سے نوازا۔ جسے دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ یہ ان کا کمال ہی ہے کہ تمام تر بشری کمزوریوں کے باوجود انھوں نے قلیل عرصے میں حیرت انگیز ریکارڈ قائم کیے۔ جس کی نظیر ہماری تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہمارا معاشرہ کہ جس کا عالم یہ ہے کہ عورت کو گھر میں تحفظ نہ باہر تحفظ، لالچ وحرص نے جب بھی مرد کے دماغ میں قبضہ جمایا اس نے تباہی و بربادی کی، نہ صرف گھر میں بلکہ پورے معاشرے کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ جائیدادوں کی وراثت کھا جانا، جائیدادوں کے لیے شادی نہ کرانا، اور اگر جوانی میں ہی ہوگی تو ہوگی ورنہ تو اپنا ایسا غلام بنانا کہ جانور بھی شرما جائے۔ کہیں زنجیروں میں جکڑ کر پاگل بنانا اور کہیں فلاحی اداروں میں چھوڑ آنا۔

یہی وجہ ہے کہ وہ اولاد کی تربیت میں بھی وہ کمال نہیں رکھتی کہ کوئی ٹیپو سلطان یا محمد بن قاسم ابھرے۔ اسمبلیوں میں کئی دفعہ خواتین کے حق میں تقاریر ہوئیں مگر 52 فیصد موجودگی بھی خواتین کو ان کا حق دلوانے میں ناکام رہی۔

تحریک منہاج القرآن جو ایک ہمہ جہت تحریک ہے جو ہر شعبہ زندگی میں اسلام کے اصولوں کے مطابق تبدیلی چاہتی ہے۔ اور یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکر، انتھک محنت اور جدوجہد ہی ہے کہ تحریک منہاج القرآن نے خواتین کے حقوق کے لیے جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

تحریک منہاج القرآن میں خواتین کی تعداد میں روز بروز اضافہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ بانی تحریک نے تعلیم و تربیت اور حقوق پر خصوصی توجہ فرمائی۔

خواتین جو ملکی آبادی کا 53% ہیں ان کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی محبتیں اور شفقتیں بے مثال اور لازوال ہیں۔ تحریکی اور معاشرتی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں شیخ الاسلام خواتین کو خصوصی مقام و مرتبہ نہ دیتے ہوں۔ حیات قائد ایسی مثالوں سے مزین ہے۔

شیخ الاسلام نے خواتین کو وراثتی، معاشی و معاشرتی

حقوق حاصل کرنے اور ان کے دینی، علمی اور اخلاقی شعور کو بیدار کرکے، ان کو دینی و دنیاوی جد وجہد میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا۔ معاشرے کے اندر انھیں اپنے مقام و مرتبہ کو پہچاننے اور منوانے کا جذبہ دیا۔ شروع دن سے لے کر آج تک کر شیخ الاسلام نے پاکستان کی نصف آبادی ''طبقہ نسواں'' کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ انھوں نے ہمیشہ خواتین کے حقوق کیلئے آواز بلند کی۔ خواتین کے حقوق کے لیے کنونشنز کیے، تحفظ نسواں ریلیز کا انعقاد کیا۔ امت کی بیٹیوں کو دینی اقدار، معاشی اور معاشرتی حقوق، سیرت و کردار اور تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرنا اسی مربی اور رہنما کا کام ہے جو ان کے ہاتھوں ایک انقلابی قوم کی تربیت چاہتا ہے اور انھیں باطل کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں امت مصطفیٰ ﷺ کی ڈوبتی ہوئی ناؤ سے نکلنے کا حوصلہ و مقصد سمجھتا ہے۔

قائد تحریک فکر و نظریات کو پروان چڑھانے کے لئے ہمیشہ خواتین کو مردوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں خواتین کے حقوق کے لیے مختلف این جی اوز کام کر رہی ہیں مگر ان کا استحصال اب بھی جاری ہے۔ ایسے میں شیخ الاسلام حقوق نسواں کے سب سے بڑے محافظ بن کر ابھرے۔ اس حوالے سے ان کا نظریہ اور تصور بہت روشن اور اسلام کے وضع کردہ اصولوں کے عین مطابق ہے۔

شیخ الاسلام خواتین کی عصر حاضر کی آزادی نسواں اور مغربی تہذیب کی مستعار غلامی کے حامی نہیں، بلکہ ان کا نظریہ بہت واضح، شفاف اور سیرت مصطفیٰ ﷺ، سیرت فاطمۃ الزہراء سے ماخوذ ہے۔ آپ نہ تو عورت کی بد تہذیب آزادی کے قائل ہیں اور نہ ہی اسے گھر میں غلام بنا کر زندگی گزارنے کے خواہاں ہیں، بلکہ عورت کے حقوق کی بحالی کے لیے ہمیشہ مصروف عمل رہے۔ تحفظ حقوق نسواں کی مد میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے سینکڑوں خطابات و دروس دیئے۔ آپ فرماتے ہیں اسلام واحد الہامی مذہب ہے جس نے نہ صرف زندگی کے ہر شعبے میں خواتین کو بااختیار بنانے کے تصور کی حوصلہ افزائی کی بلکہ اس مقصد کے لیے رہنما اصول بھی بیان کیے ہیں۔ اسلام میں خواتین کے حقوق کی تاریخ شاندار روایات سے بھری پڑی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے قوانین یقیناً موجود ہیں لیکن انہیں حقیقت میں بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔

تحریک منہاج القرآن خواتین کے حقوق اور شعور کی بیداری کے لیے مختلف پروگرامز اور کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے جن میں خواتین کے عالمی دن پر "حقوق نسواں کانفرنس" قابل ذکر ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1984ء میں عورت کی دیت کے مسئلہ پر اپنا مقالہ اور فتویٰ پیش کیا۔ عورت کی دیت مرد کے برابر قرار دی۔ جس پر بعض علماء نے آپ کی مخالفت کی۔ لہذا آپ نے 12 اکتوبر 1994ء کو مجلس مذاکرہ منعقد کرکے مخالف علماء کو بھرپور دلائل دے کر اپنے اس فتویٰ کو ثابت کر دیا۔

1996ء میں "تحفظ حقوق نسواں" کنونشن منعقد کیا جس میں بیجنگ میں ہونے والی عالمی کانفرنس میں کی گئی قانون سازی کی مذمت کی گئی اور تحفظ ناموس نسواں اور حقوق نسواں کا چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا گیا۔ جس میں عورتوں کے حقوق و فرائض اس طرح بیان کیے گئے کہ مغرب کی ترقی یافتہ تہذیب و معاشرت اس کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

تحریکوں کی زندگی میں ایسے حقائق ایک انقلاب اور معاشرتی تبدیلی کا عندیہ ہوتے ہیں۔ جہاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکر و نظریہ اور خدمات ہیں وہیں دختران اسلام کو چاہیے کہ وہ اس مشن کے ذریعے حالات کے دھارے کو موڑ کر روح انقلاب کو زندہ کریں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے اور ہمیں تا دم آخر اس سنگت اور مشن کے ساتھ وابستہ رکھے کیونکہ ایسی نابغہ روزگار ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں جو گھسی پٹی راہوں پر چلنے کے بجائے اپنی قوت ارادی سے بڑے بڑے طوفانوں کا رُک موڑ دیتی ہیں۔ ان کے امتیازات ایک نہیں بلکہ بہت سے میدانوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆☆☆

ہم رہبر دوراں، داعیٔ اتحاد امت، عہد ساز، ادبی شخصیت

اور خواتین کے حقوق کے علمبردار

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی فروغ دین

کے لیے مساعی جمیلہ پر

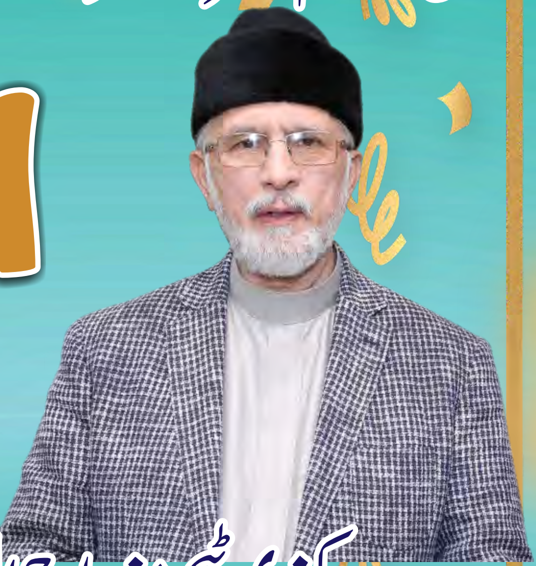

## 71 ویں سالگرہ

کے موقع پر

## مرکزی ٹیم منہاج القرآن ویمن لیگ

اور جملہ تنظیمات کی طرف سے **ہدیۂ تبریک**

پیش کرتی ہیں۔ اور آپ کی درازی عمر کے لیے دعاگو ہیں۔

## مرکزی ٹیم منہاج القرآن ویمن لیگ

woice
Women's Ownership, Intellectual Collaboration & Empowerment

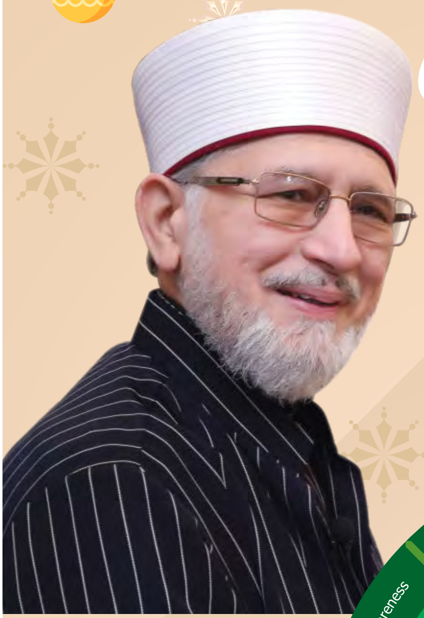

# Congratulations

***On the beginning of the Birthday Month of the leader of the century, who's a universe of knowledge in himself.***

We owe you respect for your endless efforts for the renaissance of Muslim world and InshaAllah under your benevolent supervision, we will attain success in our projects of **WOICE Hunar Ghar, WOICE Tech, WOICE Care & WOICE cultural Wing.**

نسلوں کی تربیت دراصل پرامن معاشرے کی تشکیل ہے۔
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایسے رہنما ہیں جنھوں نے
اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ امت مسلمہ اور نسلوں کی بہتری
کے لیے گزارا اس عظیم فکر کے حامل

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو**

**71 ویں**

**سالگرہ پر**

ایگرز ٹیم کی طرف سے

**مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

eagers®
Envisioning
a Generation
Enriched &
Self-Reliant

ایگرز ڈیپارٹمنٹ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مجددانہ کردار ادا کرتے ہوئے جہاں دین کی مٹتی ہوئی قدروں کو زندہ کیا ہے۔ وہاں خواتین کی فکری تربیت کیلئے قرآن وحدیث کو کلچر کے طور اپنا کر دین کے فروغ کے لیے عملی کردار ادا کرنے کا پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔
ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو 71 ویں سالگرہ
پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہیں
منہاج القرآن ویمن لیگ فیصل آباد
اس عہد میں دین کے ماتھے کا وہ جھومر اسلام کے روشن چہرے کا نگینہ میرا قائد
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امت مسلمہ کا ٹوٹا ہوا قرآن سے بحال کیا ہے۔ آپ نے اس فکر کو عام کیا ہے انسان کی فلاح قرآن اور حدیث کا دامن تھامنے میں مضمر ہے۔ جس پر ہم
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو 71 ویں سالگرہ پر
مبارکباد پیش کرتی ہیں
دعا گو ہیں علم وآگہی کا یہ بحر بیکراں ہمیشہ تشنگان علم کو یونہی سیراب کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر حضر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہمیشہ ہم پر قائم ودائم رکھے۔
عرفان الہدایہ ڈیپارٹمنٹ مرکزی ٹیم، قرآن سکالرز اور ناظمات الہدایہ

# رومیؒ کے نظامِ فکر میں عشقِ حقیقی بنیادی نکتہ ہے

## شیخ الاسلام کے دروس مثنوی سے علم وحکمت، فکر وتدبر کے نئے در وا ہوئے

## مکتوبات مجدد الف ثانیؒ اور مثنوی مولائے روم اسرارِ تصوف کی بلند پایہ تخلیقات ہیں

## جو شہرت مولانا رومی کی مثنوی کو ملی فارسی زبان کی کسی اور کتاب کو نصیب نہیں ہوئی

—— نور الزماں نوری ——

تاریخِ اسلام کی نامور عظیم علمی و روحانی شخصیت، تصوف وسلوک کی معروف معرکۃ الآراء کتاب ''مثنوی معنوی'' کے مصنف، سلطان العاشقین حضرت مولانا جلال الدین محمد رومیؒ (المتوفی 672ھ) کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ حق تعالیٰ نے آپ کو تاریخ کے ہر دور میں مقبولیت ومحبوبیت سے نوازا ہے۔ کتبِ سلوک و تربیت میں جو مقام آپ کی مثنوی ومعنوی کو نصیب ہوا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کتاب کے اسرار و معارف اور اثر آفرینی سے متاثر ہوکر علوم اسلامیہ کے بہت بڑے مصنف اور فارسی زبان کے معروف شاعر حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے مثنوی شریف کو ''ہست قرآں در زبان پہلوی'' کہہ کر اس کی عظمت کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت مولانائے رومؒ کی زندگی کے دو ادوار ہیں۔ پہلے دور میں آپ پر ظاہری علوم ہی کا رنگ غالب تھا۔ علوم دینیہ کا درس دیتے تھے، وعظ کہتے اور فتویٰ لکھتے تھے۔ سماع وغیرہ سے احتراز کرتے تھے۔ علم مناظرہ اور مذاہب عالم کے متبحر عالم تھے۔ آفاق میں آپ کے علمی تبحر کا ڈنکہ بجتا تھا۔

ان کی زندگی کا دوسرا دور حضرت شمس تبریزؒ کی ملاقات سے شروع ہوتا ہے۔ اس ملاقات کی کئی روایات ہیں۔ (اس مقصد کے لیے سپہ سالار کی مناقب العارفین یا اردو میں مولانا شبلی نعمانی کی سوانح مولانا روم و دیگر کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔) اس ملاقات نے مولانا کی زندگی کو نئی ڈگر پر اس انداز سے تحریک دی کہ شمس تبریز کی توجہات کی تاثیر کے یہ اشعار بزبان خاص و عام ہوچکے ہیں۔

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نشد
ہیچ آہن خود بخود تیغے نشد
مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزے نشد

مولانا جلال الدین رومیؒ کی مثنوی معنوی صوفیانہ مثنویوں میں سے سب سے زیادہ مقبول معروف ہے۔ جس قدر مقبولیت وشہرت مثنوی معنوی کو نصیب ہوئی فارسی کی کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوئی۔ بعض شخصیات اور کتب اپنے القاب اور اوصاف سے اس قدر ہمہ گیر شہریت حاصل کرلیتی ہیں کہ وہ اضافت اور نسبت کے بغیر بھی اپنی مخصوص پہچان کی حامل بن جاتی ہی۔ جس طرح ہر صدی میں غوث، مجدّد اور علامہ ہوتے ہیں لیکن مجدد یا مجدد الف ثانی کے الفاظ سے الشیخ احمد سرہندی، غوث اعظم سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، اعلیٰ حضرت سے مولانا الشاہ احمد رضا خان اور علامہ سے ڈاکٹر محمد اقبال مراد لیے جاتے ہیں۔ اسی طرح کتب تصوف میں جب صرف مثنوی کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد مولانا روم کی ''مثنوی'' معنوی ہوتی ہے۔

فارسی زبان میں جس قدر کتب نظم یا نثر میں لکھی گئی ہیں۔ کسی میں ایسے دقیق نازک اور عظیم الشان مسائل اور اسرار نہیں مل سکتے جو مثنوی میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مثنوی

کی افادیت و اہمیت ہر دور میں مسلّمہ رہی ہے۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے تصوف اسلام کے مقدمہ میں مثنوی کی اہمیت یوں بیان کی ہے وہ لکھتے ہیں: تصوف اسلامی کے ذخیرہ میں مجھے دو کتب نے جتنا فائدہ دیا ہے کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ ایک مکتوبات مجدد الف ثانی اور دوسری کتاب مثنوی مولانا روم۔ اول الذکر نے عقائد میں اصلاح کی جبکہ موخرالذکر نے تصوف اور تربیت سلوک ہیں۔ اسی طرح پروفیسر یوسف سلیم چشتی (شارح اقبالیات) کے بقول علامہ اقبال کی زندگی کے آخری ایام میں قرآن اور مثنوی زیر مطالعہ رہتی۔ پروفیسر صاحب موصوف کے سوال پر کہ آپ نے زندگی میں کس کتاب سے زیادہ استفادہ کیا، علامہ نے جواب دیا: قرآن مجید اور مثنوی معنوی۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ کی تمام منظوم کتب میں جتنا ذکر مولانا روم کا ملتا ہے تاریخ کے کسی شاعر یا اہل علم کا نہیں ملتا۔ علامہ اقبال اپنے کلام میں جابجا مولانا روم کو مختلف القابات دیتے ہوئے ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ چند مقامات ملاحظہ ہوں:

پیرِ رومی مرشد روشن ضمیر کاروانِ عشق و مستی را امیر
مرشدِ رومی حکیم و پاک زاد سرِّ مرگ و زندگی برما کشاد
پیرِ رومی آں امامِ راستاں آشنائے ہر مقامِ راستاں
پیرِ رومی خاک را اکسیر کرد از غبارم جلوہ ہا تعمیر کرد
پیرِ رومی را رفیق راہ ساز تا خدا بخشد ترا سوز و گداز
نورِ قرآن درمیان سینہ اش جام جم شرمندہ از آئینہ اش
اے امامِ عاشقان دردمند یاد ہے مجھ کو ترا حرف بلند
صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف

برصغیر پاک و ہند میں مولانا روم کی فکر کی تشریح و تعبیر اور ابلاغ کے لیے جو کردار علامہ اقبال نے ادا کیا۔ بہت کم اہل علم کے حصہ میں آیا۔

تحریک منہاج القرآن جو کہ آج کے دور زوال و انحطاط میں احیاء اسلام اور غلبہ دین حق کی بحالی کے لیے اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مدبرانہ قیادت میں اپنی منزل کی جانب گامزن ہے۔ مولانائے روم کے فیضان سے مُستفیض و مُستنیر ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے عناصر خمسہ میں تعلق باللہ ایک اہم عنصر ہے۔ اس تعلق کی بحالی کے لیے تصوف کے افکار کی ضرورت ہے۔ لہذا شیخ الاسلام نے 1980ء میں جب تحریک منہاج القرآن کی دعوت کا آغاز کیا تو اوائل دور ہی سے مسجد رحمانیہ شادمان کالونی لاہور میں جہاں درس قرآن کی سلسلہ وار نشستوں کا انعقاد ہوتا تھا وہاں دروس تصوف کے سلسلہ کا بھی اجراء کردیا تھا۔ شیخ الاسلام نے اپنے والدگرامی فرید ملت حضرت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی آغوش تربیت میں مولانا روم کی صحبت اور مثنوی کا فیض بھی پایا۔

شیخ الاسلام نے اپنی کئی مجالس میں اپنے والد گرامی کے آخری ایام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میرے والد گرامی پچھلی رات کو اٹھتے اور دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ مثنوی معنوی بھی مخصوص لَے میں پڑھتے اور اشکبار ہوجاتے۔ حضرت فرید ملت کو مثنوی معنوی سے بے پناہ محبت تھی۔ یہ محبت شیخ الاسلام کو ورثہ میں ملی۔ آپ تحریک منہاج القرآن کے رفقاء کی تربیت، شب بیداریوں، حلقہ ہائے ذکر اور بالخصوص اعتکاف کے اجتماعات میں مثنوی کے درس دیتے رہے ہیں۔ راقم الحروف نے 1986ء میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور میں داخلہ لیا۔ اس وقت سے لے کر 1994ء کے سال فراغت اور پھر اعتکاف کی کئی نشستوں میں دروس مثنوی سے اکتساب فیض کرنے کا موقع ملتا رہا۔ یوں تو اکثر و بیشتر اعتکاف کے دروس میں تربیت سلوک میں مثنوی کا درس شامل ہوتا لیکن 2018ء کے اعتکاف کے سارے دروس کا موضوع مثنوی معنوی ہی رہا۔

اس سال آپ کے دروس مثنوی کے موضوعات کچھ اس طرح تھے:

☆ تعارف مثنوی و صاحب مثنوی
☆ بیداری روح اور طلب عشق الٰہی
☆ انسانی زندگی پر عقل وعشق کے اثرات (طریق زہد وعشق)
☆ عشق خودی کی نفی اور وصل الٰہی کا ذریعہ ہے

☆ عاشقانِ الٰہی کے احوال

☆ قربِ الٰہی کا ذریعہ تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن

☆ روحانی ترقی کے مراحل اور ادب کی اہمیت

شیخ الاسلام ان دروس میں سے ایک درس میں عشق کے مضمون کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب بندہ عشق کے مقام پر پہنچتا ہے تو اپنی چاہت اور طلب کو قربان کردیتا ہے۔ اس کیفیت میں وہ یہ چاہتا ہے کہ میں کچھ نہ چاہوں اور فقط وہ چاہوں جو میرا مولا، میرا محبوب حقیقی چاہے، میری چاہت اس کی چاہت میں ضم ہوجائے، میرا ارادہ اس کے ارادے میں ختم ہوجائے۔ نہ میں رہوں، نہ میری چاہت، جب یہ حدیں ٹوٹ جاتی ہیں تب عشق اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔

شیخ الاسلام ان دروس مثنوی میں یہ نکتہ تاکیداً بیان کرتے ہیں کہ عشق کا طریق ''خودی'' سے ''بے خود'' ہوجانا ہے اور ''میں'' کے ہوش سے بے ہوش ہوجانا ہے۔ ''میں'' نہ علم سے مرتی ہے نہ زہد و ورع سے نہ خالی اعمال صالحہ سے۔ یہ اس وقت مرتی ہے جب من میں ''عشق'' کا بھانبھڑ مچتا ہے۔ اس لیے مولانا روم بار بار فرماتے ہیں کہ ''عشق'' نخوت و ناموس جیسی بیماریوں کا علاج ہے۔

شیخ الاسلام کے بقول قرآن و حدیث کے بعد تربیت سلوک میں مثنوی معنوی کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

مولانا روم کو اللہ پاک نے یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنے قاری، سامع اور مخاطب کو تصوف و سلوک اور حکمت کا جو پیغام پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس مضمون کے موافق اللہ پاک ان کے قلب و ذہن میں کوئی تمثیل یا حکایت القاء کردیتا ہے۔ مولانا وہ تمثیل یا حکایت شروع کرتے ہیں اور اس کے اختتام تک کئی اسرار و نکات اور معرفت کے اسباق کا ابلاغ کرتے جاتے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن ''عشق'' کی قوت سے بندہ مومن کے قلب و باطن میں تعلق باللہ اور ربط رسالت کو مستحکم کرنا چاہتی ہے۔

مولانا کا سارا کلام خواہ کلیات شمس تبریز کی صورت میں ہو یا مثنوی معنوی کی صورت میں، عشق کی توصیف و تعریف سے بھرا پڑا ہے۔ آپ عشق کو ایک آفاقی احساس سے تعبیر کرتے ہیں یعنی کائنات و آفاق سے ہم آہنگی کا جذبہ۔ آپ کے نزدیک عشق اس کائنات کی حرکی قوت ہے۔ مولانا عقل کی خدمات کے معترف تو ہیں لیکن جملہ امراض و علل کا طبیب عشق ہی کو ٹھہراتے ہیں۔ آپ مثنوی کے پہلے دفتر کے ابتدائی صفحات ہی میں یوں نغمہ عشق الاپتے ہیں:

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیبِ جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموسِ ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما
ہر کرا اجامہ زعشقے چاک شد
اُو زحرص و آزِ کلی پاک شد

''خوش رہ، اے ہمارے اچھے جنون والے عشق! اے ہماری تمام بیماریوں کے طبیب! اے ہمارے تکبر اور جاہ و طلبی کی بیماریوں کی دوا! تو ہمارا افلاطون بھی ہے اور جالینوس بھی۔ جس شخص کا جامہ عشق کی وجہ سے چاک ہوا۔ وہ ہر طرح کے حرص اور عیب سے پاک ہوگیا۔''

رومی کے نظام فکر میں ''عشق'' ایک بنیادی نکتہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق عشق ہی انسان کی عبادات اور اعمال صالحہ کا سرچشمہ ہے۔ اسی سے کائنات ارتقائی منازل طے کررہی ہے۔ آپ کی مثنوی معنوی از اول تا آخر عشق کا ترانہ ہے۔ آپ مثنوی میں عشق کا اتنی شدو مد کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ بقول خلیفہ عبدالحکیم یوں لگتا ہے کہ مولانا کو ''عشق'' سے عشق ہوگیا ہے۔ موصوف اپنی کتاب ''حکمت رومی'' میں رقمطراز ہیں:

''عشق مثنوی کا ایک اہم موضوع ہے جو اس کے ہر دیگر مضمون پر چھایا ہوا ہے۔ مولانا، ہزار طرح سے اس کی تفسیر کرتے ہیں اور وجد و مستی میں نغمہ ریز ہوتے ہیں لیکن ان کو تسلی نہیں ہوتی۔ نہ وہ خود عشق کی گونا گوں کیفیات سے سیر ہوتے ہیں اور نہ اس کے بیان سے ان کو تسلی و تشفی ہوتی ہے۔''

(خلیفہ عبدالحکیم، حکمت رومی، ص ۱۷۶)

پیر رومی کے برصغیر پاک و ہند میں ''مرید ہندی'' نے

زوال امت کے اسباب پر تدبر کرتے ہوئے اس کے خاتمہ کے لیے نسخہ عشق تجویز کیا۔ وہ عشق کی افادیت و اہمیت کے متعلق جابجا اسے رہبر و امام بنانے کے پیغام دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

عشق اوّل، عشق آخر، عشق کُل
عشق شاخ و عشق نخل و عشق گُل
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی
من بندۂ آزادم عشق است امامِ من
عشق است امامِ من، عقل است غلامِ من

1980ء اور 90ء کی دہائی جب تحریک منہاج القرآن دعوتی و تنظیمی مراحل کو تیزی سے عبور کرتی جا رہی تھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطابات کو ملاحظہ کیا جائے تو آپ بھی اپنے خطابات میں ’’عشق‘‘ کا اتنی کثرت اور شد و مد سے ذکر کرتے ہیں کہ گویا خطابات کا آغاز بھی عشق ہے اور نکتہ عروج بھی عشق ہے۔آپ اپنی کتاب ’’عشقِ رسول ﷺ وقت کی اہم ضرورت‘‘ میں اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر آپ تحریر کرتے ہیں:

عشق کی اصطلاح قدیم ہے یا جدید۔ ان مباحث میں الجھے بغیر سوال یہ ہے کہ عشق کے پس منظر میں جو تصور کارفرما ہے اور عشق جن کیفیات سے عبارت ہے۔ ان کا قرآن وسنت کی تعلیمات کے ساتھ کس حد تک تعلق ہے؟ اسلامی تعلیمات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی یہ حقیقت آشکار ہوجاتی ہے کہ ان کی روح عشق سے لبریز ہے۔ قرآن عشق کے مضمون کو ایک مقام پر ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (البقرہ،۲: ۱۶۵)

’’اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔‘‘

(اقبال اور تصورِ عشق، ص۶)

عشق کے مضمون اور کیفیات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ مزید لکھتے ہیں:

’’جب محبت کی کیفیات زندگی کے ایک ایک لمحے کو یوں محیط ہوجاتیں کہ انسان کی طبیعت غیر محبوب سے بے نیاز ہوجائے۔ دل رضائے محبوب کے لیے سراپا انتظار رہے۔ آنکھیں ہر لحہ مشتاق دیدار رہیں۔ زبان ہر گھڑی محو ذکر رہے۔ پہلو بستر سے جدا ہوں، راتوں کی نیند خیر باد کہہ دے اور صبح و شام ایک ہی یاد غالب رہے تو اس کیفیت کو ’’عشق‘‘ کے سوا اور کیا نام دیا جاسکتا ہے۔‘‘ (ایضاً، ص ۱۱)

اسی طرح شیخ الاسلام اپنی ایک دوسری کتاب ’’ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اس کا تدارک‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تعلق عشق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’محبت جب ایک حد میں رہتی ہے تو اس درجہ میں عقل کا تھوڑا بہت دخل رہتا ہے مگر یہی محبت حدیں پھلانگ کر عشق کے قالب میں ڈھل جاتی ہے تو وہ عقل کو دھتکار کر بیک قلم اس سے بیگانہ ہوجاتی ہے اور اس کی مداخلت برداشت نہیں کرتی۔ یہ مقام عشق کا مقام ہے۔ جہاں بقول اقبال

بہتر ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

کی منزل بھی آتی ہے۔ جب عشق اس درجہ کو پہنچ جائے تو پھر عقل فارغ ہوکر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتی ہے۔‘‘

(ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اس کا تدارک، ص۱۰۸)

عشق کے لیے کوئی معشوق اور محبوب ہوتا ہے۔ محبوب جتنا اعلیٰ ہوگا۔ عشق بھی اتنا ہی اعلیٰ ہوگا۔ اگر بڑا عاشق بننا ہے تو بڑا محبوب بناؤ۔ مولانا مثنوی کے دفتر اول کے ابتدائی حصہ میں ’’بادشاہ کی معشوقہ اور سمرقند کے زرگر‘‘ کی حکایت میں بیان کرتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ ذات، خدائے ذوالجلال کی ذات ہے۔ اس لیے اس کا عشق بھی سب سے اعلیٰ ہے۔ مولانا مذکورہ عنوان کی حکایت کے مقصود اور پیغام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

زانکہ عشقِ مُردگاں پائندہ نیست
چونکہ مُردہ سوئے ما آئندہ نیست

فانی اشیاء کا عشق پائیدار نہیں ہے۔ اس لیے کہ مُردہ ہماری طرف واپس آنے والا نہیں ہے۔‘‘

مال و دولت اور دنیا کی چیزیں سب مُردہ ہیں مگر ان

کے حصول کی کوشش زندگیوں کے لیے ہے۔ جب عشق کا مقصود کسی زندہ کے لیے ہو تو عشق ایسی ہستی سے کرنا چاہیے جو سراپا حیات ہو اور حیات بخش ہو۔ اس لیے عارف رومی فرماتے ہیں:

عشق آں زندہ گزیں کو باقی ست
وز شرابِ جاں فزایت ساقی ست

''اس کا عشق اختیار کرو جو زندہ ہے اور روح افزا شراب پلانے والا ساقی ہے۔''

شیخ الاسلام کے خطابات اور تحریریں امت مسلمہ کے عروق مردہ میں عشق الٰہی اور عشق رسالتمآب ﷺ کی حرارت سے حیاتِ نو کی کیفیات سے بہرہ ور کررہی ہیں۔ آپ کے نزدیک مولانائے روم تاریخ اسلام کی ان چند نامور اعلیٰ شخصیات میں سے ہیں جن پر آج مشرق و مغرب میں تحقیق ہورہی ہے۔ ایک موقع پر شیخ الاسلام نے تاریخ کی تین شخصیات کا ذکر کیا جنہیں آج مغرب میں بہت پڑھا جارہا ہے۔ یہ تین شخصیات حجۃ الاسلام امام محمد غزالی، الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی اور حضرت مولانا جلال الدین روم رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ کسی تحریک کے قائد اور ادارہ کے سربراہ کے نظریات و خیالات اور افکار کی جھلک کا اس تحریک کے کارکنان اور ادارہ کے تلامذہ و متعلقین سے آشکار ہونا ایک بدیہی امر ہے۔ مولانا سے شیخ الاسلام کی محبت وعقیدت کا اظہار راقم الحروف نے کئی مواقع پر ملاحظہ کیا۔

راقم 1991ء میں جامعہ منہاج میں سال پنجم کا طالب علم تھا۔ اس سال جامع مسجد منہاج القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور میں علماء کرام اور عہدیداران کے لیے ''دراسات القرآن'' کورس ہوا۔ جس میں ملک بھر سے علماء اور اساتذہ شریک تھے ایک نشست مثنوی شریف کے لیے مختص تھی۔ آپ نے علماء سے فرمائش کی کہ جو مثنوی کی طرز اور لَے جانتے ہیں وہ مولانا کا یہ شعر مخصوص لَے میں سنائیں۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کم وبیش پانچ چھ علماء نے مخصوص ترنم سے پڑھا پھر جب خود شیخ الاسلام نے روح کی گہرائیوں میں اترنی والی لَے سے یہ شعر پڑھا تو پورا ماحول وجدانی و روحانی کیفیات سے معمور ہوگیا۔ شیخ الاسلام دروس مثنوی دیتے ہوئے کئی مواقع پر مخصوص ترنم سے اشعار مثنوی پڑھتے ہیں تو سامعین اس کی معنوی کیفیات سے سرشار دکھائی دیتے ہیں۔

شیخ الاسلام کی مولانائے روم سے محبت وعقیدت اور آپ کے افکار کی کشش کا نتیجہ ہے کہ آپ کی زیر سرپرستی مرکز میں قائم منہاج کالج برائے خواتین لاہور میں نومبر 2021ء میں مثنوی خوانی کی تقریب میں ملک کے معروف ماہرین رومیات بطور مہمانان گرامی شریک ہوئے۔ 20 طالبات نے ترنم سے مثنوی خوانی کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ ہر تین چار مثنوی خوانوں کے بعد شیخ الاسلام کا ترنم سے مثنوی کا کلپ LED پر دکھایا جاتا۔ معزز ارباب علم و دانش نے کالج ہٰذا کی اس کاوش کو از حد سراہا۔

حال ہی میں مولانائے رومؒ کے 771 ویں یوم وصال کے سلسلہ میں منہاج کالج برائے خواتین نے کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، فیکلٹی آف لینگویجز اور سیکرز کلب کے اشتراک و تعاون سے 16 جنوری 2022ء، فرید ملت مارکی منہاج یونیورسٹی لاہور میں ''یوم تذکارِ رومی'' کے عنوان سے تاریخی انداز کا علمی و روحانی پروگرام منعقد کیا۔ جس کی صدارت جگر گوشہ شیخ الاسلام صاحبزادہ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل نے کی۔ اندرون و بیرون ملک سے رومیات و اقبالیات کے اصحاب علم و دانش شریک ہوئے۔ ترنم سے مثنوی خوانی ہوئی مختلف زبانوں میں مولائے روم کو خراج اقبال اور شیخ الاسلام نے حاضرین، سامعین اور ناظرین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

یوم تذکارِ رومی سے قبل منہاج کالج، Cosis اور منہاج یونیورسٹی میں مثنوی خوانی (باترنم) اور رومی کوئز کے مقابلے ہوئے جس میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو تذکار رومی کانفرنس میں رومی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

شیخ الاسلام کی عارف رومی سے محبت کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ آپ نے مرکز میں قائم ہونے والے گوشہ درود، جس میں سالہا سال سے سال بھر (365 دن) چوبیس گھنٹے

(فرض نمازوں اور سحری و افطاری کے وقفوں کے ساتھ) امام الانبیاء حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اس مبارک عمارت کا دلکش اور دیدہ زیب نقشہ حضرت مولائے روم کے مزار واقع قونیہ (ترکی) کی طرز پر قائم کیا گیا ہے۔ درود پاک وہ مبارک وظیفہ ہے جس کے متعلق حضرت مولانا روم فرماتے ہیں:

ہر کہ باشد عاملِ صلوا مدام
آتشِ دوزخ شود بروئے حرام

''جو شخص ہمیشہ کے لیے درود پاک کا عامل بن جاتا ہے۔ اس پر جہنم کی آگ حرام ہوجاتی ہے۔''

شیخ الاسلام نے حضرت مولانا سے اپنی محبت کا اظہار یوں بھی کیا کہ اپنے چھوٹے پوتے حضرت الشیخ احمد مصطفیٰ العربی کو سلطان شمس تبریز کے عُرف سے معروف کردیا۔ (اسی محبت و نیاز مندی کا نتیجہ ہے کہ شیخ الاسلام کے ایک تلمیذ نے منتخبات مثنوی کی شرح بعنوان ''گلزارِ مثنوی'' کا انتساب مذکورہ الصدر نام سے کرنے کی سعادت حاصل کی)۔

آج کے دورِ پُرفتن میں ضرورت اس امر کی ہے کہ واصل باللہ، فانی فی اللہ، اقلیم تصوف کے تاجدار سلطان العاشقین حضرت مولانا جلال الدین رومی کا پیغام محبت وعشق عام کیا جائے۔ آپ کی انسان دوستی اور خیرخواہی سے دور حاضر کی شدتوں اور نفرتوں کو محبتوں میں بدلہ جائے۔ مولانا روم کا پیغام، پیغام امن و سلامتی اور انسان دوستی ہے۔ راقم الحروف اپنی گزارشات کا اختتام مولانا کے اسی پیغام پہ کرتا ہے۔

از بہاراں کے شود سر سبز سنگ
خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ
سالہا تو سنگ باشی دل خراش
آزموں و یک زمانہ خاک باش

''موسم بہار میں پتھر سرسبز نہیں ہوتے۔ تو خاک ہوجا (متواضع بن) تاکہ تجھ سے رنگا رنگ پھول کھلیں تو کئی سال لوگوں کا دل دکھانے والا پتھر بنا رہا۔ اب کچھ دیر کے لیے میری مان اور خاک بن جا پھر دیکھ (تیری سیرت و کردار میں کیا انقلاب واقع ہوتا ہے)۔'' ☆☆☆☆☆☆☆

# منقبت بحضور مولائے روم

(از سید حسن رضا اویسی۔شورکوٹ)

منہاج کالج برائے خواتین کے زیرِ اہتمام یومِ تذکارِ رومی منعقدہ 16 جنوری 2022ء بمقام منہاج یونیورسٹی لاہور میں پڑھی گئی منقبت

بندۂ ربُّ العلیٰ مولائے روم
عاشقِ خیرا لوریٰ مولائے روم
پیکرِ عشق و وفا مولائے روم
مخزنِ جود و سخا مولائے روم
حضرتِ اقبال جن کو کہہ گئے
مرشدِ من پیشوا مولائے روم
مثنوی کی شکل میں وہ دے گئے
روحِ مؤمن کو غذا مولائے روم
کھول کر دیکھو کتابِ عشق کو
ہر صفحے پر ہے لکھا مولائے روم
طالبانِ معرفت کے واسطے
مقتدا و رہنما مولائے روم
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
غوطہ زن بحرِ فنا مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد
واصلِ رمزِ بقا مولائے روم
فیضِ مرشد اور طاہر سے ملا
آپ کے در کا پتہ مولائے روم
جو بھی لکھا ہے حسنؔ نے ہو قبول
آپ کی ہے سب عطا مولائے روم

# شیخ الاسلام کا مجتہدانہ کردار

**شہرۂ آفاق ترجمہ عرفان القرآن اور قرآنی**

**انسائیکلوپیڈیا سے کروڑوں نفوس مستفید ہو رہے ہیں**

**علم سے محبت رکھنے والے شیخ الاسلام کی تفسیر القرآن کی اشاعت کے منتظر ہیں**

سعدیہ کریم

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک نابغہ روزگار شخصیت ہیں ان کا مجتہدانہ کردار اسلام کے ماتھے پر ایک روشن چراغ کی حیثیت رکھتا ہے وہ ایک فرد نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کی تاریخ کے عہد حاضر کے موسس اور روشن مستقبل کی نوید ہیں۔ ان کے مجتہدانہ کردار کا تذکرہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ اجتہاد کیا ہے؟ اور مجتہد کون ہوتا ہے؟

## اجتہاد کا مفہوم:

اجتہاد عربی زبان کے لفظ ’’جہد‘‘ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں ’’کوشش‘‘، ’’محنت‘‘ اور ’’مشقت‘‘۔

اس مفہوم کے لحاظ سے ہر وہ کام جس کے کرنے میں انتہائی محنت اور مشقت طلب ہو اور جس کے لیے بہت کوشش کی جائے اسے اجتہاد کہتے ہیں اگر کسی بھی کام کے کرنے میں محنت اور مشقت نہ پائی جائے تو وہ اجتہاد نہیں ہوتا۔

## اجتہاد کی تعریف:

درج بالا مفہوم کی روشنی میں اجتہاد کی تعریف یوں کی جائے گی:

’’شرعی احکام کو معلوم کرنے کے لیے ایسی انتہائی کوشش کی جائے کہ اس سے زیادہ کوشش کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہو۔‘‘ علامہ زرکشی لکھتے ہیں:

’’استنباط کے طریقے سے کسی شرعی عملی حکم کو پانے میں طاقت صرف کرنے کا نام اجتہاد ہے۔‘‘

اجتہاد کا دائرہ کار متعین ہونا چاہیے جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ کون سے ایسے امور و معاملات ہیں جو اجتہاد کے دائرہ کار میں آتے ہیں اور وہ کون سے امور ہیں جن میں اجتہاد نہیں ہوسکتا۔

## مجتہد کون ہوتا ہے؟:

مجتہد سے مراد ایسا شخص ہے ’’جس میں اجتہاد کی صلاحیت موجود ہو یعنی احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل سے مستنبط کرسکتا ہو۔‘‘

## اجتہاد کے لیے شرائط:

علمائے اصول فقہ نے اپنی کتاب میں بعض ایسی شرائط ذکر کی ہیں جن کا مجتہد میں ہونا بہت ضروری ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں کہ مجتہد میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے۔

۱۔ کتاب اللہ کی معرفت رکھتا ہو۔

۲۔ سنت رسول ﷺ کی گہری واقفیت ہو۔

۳۔ علم اصول فقہ کا ماہر ہو۔

۴۔ مواقع اجماع کا علم رکھتا ہو۔

۵۔ مقاصد شریعت سے آگاہ ہو۔

۶۔ عربی زبان کا ماہر ہو۔

۷۔ اجتہاد کی فطری استعداد موجود ہو یعنی اس کے پاس لطیف ادراک، ذہن کی پختگی، عمدہ بصیرت، حسن فہم اور قوی حافظہ ہو۔

مذکورہ بالا شرائط کی روشنی میں اگر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان تمام اوصاف سے مزین ہیں اور یہ ان تمام شرائط پر بدرجہ اتم پورا اترتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام میں انھیں قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کے مجتہدانہ کردار کا زمانہ معترف ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے افکار ونظریات میں اجتہاد خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ انھوں نے علمی وفکری جمود کے ایک ایسے دور میں اجتہادی فکر کے فروغ کا آغاز کیا جب امت افراط وتفریط کا شکار ہوچکی تھی اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کی وضاحت دین اسلام کے بنیادی ارکان سے دور تھی۔ امت مسلمہ کی درست رہنمائی کے لیے انھوں نے اسلام کے فلسفہ اجتہاد اور اس کے دائرہ کار کو ہر خاص و عام میں متعارف کروایا اور اس کی عملی صورت دنیا کے سامنے پیش کی۔

ڈاکٹر صاحب کے فلسفہ اجتہاد کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ نہ تو تقلید کی جائے اور نہ ہی اکابرین اور اسلاف کے علمی سرمایہ سے لاتعلقی برتی جائے بلکہ ان کے افکار اور خدمات کی روشنی میں دینی علمی سرمایہ سے استفادہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ افکار ونظریات میں جدید وقدیم علوم کی یکسانیت نظر آتی ہے۔

## شیخ الاسلام کا مجتہدانہ رویہ

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی فکر کی بنیاد قرآنی تعلیمات پر رکھی ہے۔ احوال امت اور عملی کیفیات کو سیرت مصطفوی کے آئینے میں ڈھالنے کی سعی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صالحیت اور روحانیت کے کلچر کو فروغ دیا ہے۔ وہ اس نظریہ کے قائل ہیں کہ تعلیم ایسی ہونی چاہیے جو اعلیٰ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور اسلامی اقدار کے احیاء وفروغ پر مبنی ہو۔

اسی بنیاد پر آپ نے اپنا فلسفہ انقلاب بھی پیش کیا تاکہ عالمی سطح پر اسلامی اقدار اور افکار ونظریات کا احیاء ممکن ہوسکے۔ ان کی فکری ونظری خصوصیات کے جائزہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ میں ان کا بہت اہم کردار ہے دین کی مٹتی ہوئی اقدار کا احیاء کرنے کے پیش نظر 600 سے زائد موضوعات پر خطابات اور تصانیف کا ذخیرہ امت کو عطا کیا جس سے معاشرے کے ہر طبقے کی علمی، عملی اور فکری اصلاح میں اجتہاد کے سلسلے میں ان کی تالیفات نہایت اہمیت کی حامل ہیں جن میں ’’نص اور تعبیر نص‘‘، ’’تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب‘‘، ’’اجتہاد اور اس کا دائرہ کار‘‘، ’’عصر حاضر اور فلسفہ اجتہاد‘‘، ’’تاریخ فقہ میں ہدایہ اور صاحب ہدایہ کا مقام‘‘، ’’**التصور الشریعی للحکم الاسلامی**‘‘، ’’**فلسفہ الاجتہاد والعالم المعاصر**‘‘،

"Introduction to the fatwa on suicide Bombing and Terrorism, Philosophy of Ijtihad and the modern world, Ijithad (meanings, application and scope)"

شامل ہیں۔

’’دہشت گردی اور فتنہ خوارج (مبسوط تاریخی فتویٰ)‘‘، ’’خون مسلم کی حرمت‘‘، ’’منہاج المسائل‘‘، ’’الحکم الشرعی‘‘، ’’نصاب تربیت (حصہ اول)‘‘، ’’منہاج الخطبات للعیدین والجمعات‘‘ بھی نہایت اہم اجتہادی تالیفات ہیں۔

’’عرفان القرآن‘‘، ’’منہاج السوی‘‘، ’’سیرت الرسولؐ‘‘ اور ’مقدمہ سیرت الرسول ﷺ‘‘، ’’قرآنی انسائیکلو پیڈیا‘‘، ’’اسلام اور جدید سائنس‘‘ اور ’’اسلامی امن نصاب‘‘ ان کی اجتہادی فکر کے عکاس ہیں۔

## شیخ الاسلام کی مجتہدانہ کاوشوں کا سرسری جائزہ:

عصر حاضر میں اگر شیخ الاسلام کی مجتہدانہ کاوشوں پر ایک نظر ڈالی جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ فہم دین اور

ابلاغ اسلام میں آپ غزالیٔ وقت ہیں۔ انھوں نے عقائد اسلام کو براہ راست قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے استدلال و استنباط کے ذریعے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اخذ احکام، استنباط اور استدلال میں انھیں خصوصی مہارت حاصل ہے۔ ان کا استدلال قیاس پر مبنی ہوتا ہے جو اجتہاد کی شرط اولین ہے۔ قدیم و جدید علوم و فنون پر گہری نظر رکھتے ہوئے عصری اور سائنسی علوم سے استفادہ کرنے کا ملکہ ان میں موجود ہے ان کی تصانیف اس کا عملی ثبوت ہیں۔ ذیل میں ان کی مجتہدانہ کاوشوں اور تصانیف کا ایک جائزہ پیش ہے۔

## عرفان القرآن:

عرفان القرآن ان کی ایک بے نظیر تصنیف ہے قرآن کریم کا یہ ترجمہ تفسیری شان کا حامل ہے۔ اس کے مطالعہ کے دوران قاری آیات کے مفاہیم کو اپنے قلب و باطن میں اترتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور ضروری تقاضوں کا ترجمہ اتنی جامعیت اور وضاحت سے کیا گیا ہے کہ قاری کسی دقت نظری کا شکار نہیں ہوتا اور اس کے لیے ایک واضح راہ عمل متعین ہوجاتی ہے۔ یہ ترجمہ آیات کے اقتضاء کے قریب تر ہے جو شیخ الاسلام کی وسعت نظری اور آئمہ تفسیر کی کاوشوں پر گہری نظر کی دلیل ہے۔ اس ترجمہ میں عقلی تفکر کے ساتھ ساتھ عملیت کے پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے اور ان بنیادی نکات کو واضح کیا گیا ہے جن کا دینی جدوجہد کے ساتھ براہ راست تعلق ہے۔ قرآنی ہدایت و تعلیمات کے سلسلے میں روحانی حلاوت اور قلبی تذکیر کا اہتمام بھی کیا گیا ہے کیونکہ اعمال صالحہ کے اثرات اور انوار مرتب ہونے کا عملی تصور تصوف کی تعلیمات سے ہی ممکن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عصری و سائنسی تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ سائنسی تحقق اور جدت نظری عرفان القرآن کا خاصہ ہے۔ اس ترجمہ میں علمی، عملی، فکری اور فنی محاسن کا خصوصی طور پر التزام کیا گیا ہے جس سے صاحب ترجمہ کے مخصوص تخلیقی اور اجتہادی صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

## المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ:

یہ کتاب 1000 احادیث کا مجموعہ ہے جنھیں متفرق ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر باب میں اسی سے متعلقہ احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔ اضافہ کے طور پر آثار صحابہ اور تابعین کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ تخریج احادیث کا خصوصی اہتمام ہے اس مجموعہ کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر حدیث مبارکہ کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہی موجود ہے۔ یہ کتاب بھی مولف کے اجتہادی فکر ونظر کی عکاس ہے۔

## قرآنی انسائیکلو پیڈیا:

شیخ الاسلام کی احیائے اسلام اور تجدید دین کی جدوجہد کا اہم مقصد ’’رجوع الی القرآن‘‘ ہے۔ انھوں نے امت کا تعلق قرآن سے جوڑنے کے لیے آیات قرآنی سے استنباط احکام، استدلال اور قدیم و جدید علوم وفنون کے امتزاج سے ایک نئے علمی، تحقیقی، ثقہ، سائنسی اور عصری اسلوب کی بنیاد رکھی اور اس اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے قرآنی علوم ومعارف اور مطالب و مضامین پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا تیار کیا۔ یہ انسائیکلو پیڈیا قرآنی مضامین کا ایک ایسا جامع اور نادر مجموعہ ہے جو جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ نسل نو کی علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی رہنمائی کا آئینہ دار ہے۔ شیخ الاسلام کی یہ منفرد کاوش ان کے علمی ذوق اور اجتہادی فکر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

## سیرت الرسولؐ اور مقدمہ سیرت الرسول ﷺ:

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی شخصیت کے انتہائی اہم پہلوؤں پر مشتمل سیرت نبویؐ کا مطالعہ شیخ الاسلام کے زورقلم کا نتیجہ ہے انھوں نے فضائل، شمائل اور خصائل مصطفی ﷺ کی اہمیت اور افادیت کو مختلف معاشرتی پہلوؤں کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ انھوں نے سیرت رسول ﷺ کے فکری، نظریاتی، تعلیمات اور جمالیاتی پہلوؤں کو اجتہادی انداز سے دنیا کے

سامنے پیش کیا تاکہ امت مسلمہ کا ان کے نبی کے ساتھ قلبی لگاؤ استوار ہو اور محبت اور ادب کا جذبہ پیدا ہو کیونکہ یہی ایمان کی اصل اور اساس ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے محبت اور عشق مصطفیٰ ﷺ، ادب و تعظیم رسالت اور تحفظ ختم نبوت پر امت کو قرآن و سنت کی روشنی میں دلائل کا عظیم خزانہ عطا کیا جس کی وجہ سے لوگوں کی طرز فکر میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ یہ کتاب سیرت الرسول ﷺ کے بیان میں اجتہادی فکر کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

## دہشت گردی کے خلاف تاریخ ساز فتویٰ اور اسلامی امن نصاب:

9/11 کے بعد پوری دنیا میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کی آگ لگی ہوئی ہے اور مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے۔ اس فتنے کی مذمت میں اور اسلام کا شفاف چہرہ دنیا کے سامنے لانے کے لیے شیخ الاسلام نے 600 صفحات پر مشتمل ایک مبسوط تاریخی فتویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا جو ان کی اہم مجتہدانہ کاوش ہے۔ یہ فتویٰ دنیا کی کئی زبانوں میں شائع ہوچکا ہے۔ انھوں نے انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے 25 سے زائد کتب کی صورت میں فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا اسلامی امن نصاب بھی مرتب کیا جو ان کی اجتہادی فکر کا عکاس ہے اور ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔ اس میں نوجوان نسل کے لیے رہنمائی ہے جس کی بدولت وہ اپنے ایمان اور عقائد کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ انھوں نے اپنی قوت استنباط و استدلال کی بنیاد پر اس میں ایسے دلائل فراہم کیے ہیں جس سے اسلام کا تاباں اور درخشاں چہرہ دنیا میں متعارف ہوا اور اسلام کی بنیادی اقدار و تعلیمات کو فروغ ملا۔

## اسلام اور جدید سائنس:

شیخ الاسلام کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ انھوں نے نوجوان نسل کے ایمان کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دینے کے لیے بے شمار عصری موضوعات پر مدلل کام کیا جس سے نسل نو کا اسلام پر اعتقاد مضبوط ہوا۔ انھوں نے اپنی قوت استدلال و استنباط سے قرآن کریم سے ایسے دلائل فراہم کیے ہیں جس سے سائنسی توجیہات کا قرآن سے تعلق قائم کیا جاسکتا ہے۔ ''اسلام اور جدید سائنس'' کے عنوان سے ایک ایسی کتاب تالیف کی جس سے اسلام کے علمی، فکری، سائنسی اور تہذیبی پہلو سے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔انھوں نے اسلامی تعلیمات کو سائنسی و عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا۔ مستشرقین کی طرف سے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کو ٹھوس عقلی و سائنسی استدلال کی بنیاد پر رد کیا اور نسل نو کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سائنسی توجیہات فراہم کیں۔ انھوں نے سائنسی شعور کے فروغ میں اسلام کے کردار کو مدلل انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنی قوت استنباط و استخراج کے ذریعے یہ شعور دیا کہ قرآن مجید خود تسخیر کائنات کے لیے بنیادیں فراہم کرتا ہے اور تمام سائنسی ایجادات قرآن مجید کی مرہون منت ہیں۔

## حاصل کلام:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں اگر ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نظر دوڑائی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ ان جیسا انسان صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے اس لیے تو اقبال نے کہا تھا کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بطور متعلم، معلم، مفکر، مترجم القرآن، سیاسی لیڈر، مصنف، مجتہد، مصلح، محدث، فقیہ، سفیر امت اور حقیقی عاشق رسول، ہر کردار میں وہ بے مثل اور اعلیٰ صفات کے حامل انسان ہیں۔ ان کی تمام تصانیف ان کے اجتہاد کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے علم و فکر کی عکاس ہیں۔ شرق تا غرب علمائے امت اور اہل دانش ان کی فکر کے مداح ہیں اور ان کے ساتھ رفاقت اور تعلق کو اپنے لیے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

# شیخ الاسلام.... عقائدِ صحیحہ کے محافظ

**ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دنیا میں احیائے اسلام اور اقامتِ دین کی معتبر آواز ہیں**

**شیخ الاسلام کی تجدیدی مساعی کا سر کز و محور مصطفوی تعلیمات کا احیاء ہے**

**بین المسالک ہم آہنگی کے لئے شیخ الاسلام نے اعتدال کی اسلامی فکر کو فروغ دیا**

مصباح کبیر۔۔۔ ریسرچ سکالر، FMRi

سیدی شیخ الاسلام کی شخصیت جامع اوصاف و کمالات کا مجموعہ ہے۔ آپ کی شخصیت کے ان گنت گوشے ہیں جن کو اگر صفحات کی زینت بنایا جائے تو کئی کتب لکھی جا سکتی ہیں اور بلاشبہ آپ کی شخصیت کے مختلف گوشوں پر تاحال ایم فل اور پی ایچ ڈی کے کئی مقالہ جات اور سیکڑوں کی تعداد میں آرٹیکلز منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ آپ آسمانِ علم وحکمت میں چمکتے سورج کی مانند جلوہ گر ہیں جس کی روشن کرنیں کائنات کے ذرے ذرے کو منور کررہی ہیں۔ آپ کی حیاتِ مقدسہ اس شعر کی مصداق ہے:

میں نخل ہوں وفا کا، محبت ہے پھل مرا
اس قول پر ہے شاہد عادل عمل مرا

عصرِ حاضر شیخ الاسلام وہ عظیم ہستی ہیں جو کائناتِ ہست و بود میں امن و آشتی اور محبت و مودت کے چراغ چہارِ دانگِ عالم میں روشن کر رہی ہے۔ ایسی عظیم ہستی کے بارے میں لکھنے کی جسارت گویا سورج کو چراغ دیکھانے کے مترادف ہے۔ آج آپ کی ولادت کی خوشی میں ہدیہ تبریک اور بارگاہِ خداوندی میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کے لیے اپنی عاجزانہ کاوش بطور نذرانہ پیش کر رہی ہوں۔ گو یہ تحریر اپنی وقعت و حیثیت میں کم علمی اور کم مائیگی کے احساس سے لبریز ہے مگر فقط اک وہ امید دامن گیر ہے جو آتشِ نمرود کو بجھانے کے لیے اپنی چونچ میں پانی کا قطرہ لیے ایک چڑیا کے دل میں تھی کہ

مجھے معلوم ہے کہ اس قطرہ سے آگ نہیں بجھے گی مگر آگ بجھانے والوں میں نام آ جائے گا۔

اور دربارِ مصر میں یوسف کے خریداروں میں ایک اَٹی سے یوسف خریدنے کی خواہش اُس بڑھیا کے دل میں جاگزیں تھیں کہ

میں جانتی ہوں اس اَٹی سے یوسف نہیں ملے گا مگر اس کے خریداروں میں نام آجائے گا۔

آج وہی کیفیت اس ناچیز کے قلب میں بھی موجزن ہے کہ میری یہ تحریر شاید علم اور تحقیق کے معیارات پر پوری نہ اترے مگر اپنے مُرشد و مربی اور ہر دل عزیز شیخ کے چاہنے والوں کی صف میں اس عاجز کا شمار ہو جائے گا۔ بروزِ محشر بخشش کا سامان تو ہو جائے گا کہ مولا تیرے ولی اور عاشق سے نسبت ہے تُو لاج رکھ لے، کیوں کہ تیرے محبوب نبی ﷺ کی زبانِ اقدس سے اولیاء اللہ کی نسبت احادیث مقدسہ کو سنا اور پڑھا تھا کہ تو اپنے ولیوں سے محبت کرنے والوں کی لاج نبھاتا ہے۔

# عاشقِ ساقیٔ کوثر

محبتِ حقیقی ایک لازوال جذبہ ہے اور اگر اس جذبہ کو پروان چڑھایا جائے تو یہ عشق کی وادیوں میں داخل ہوجاتا ہے اور عشق ایک ایسی کیفیت ہے جو عاشق کو اپنے محبوب کے رنگ میں ڈھال دیتی ہے، اُس کی زندگی کے ہر عمل سے عشق کی جھلک نظر آتی ہے گویا عاشق فنا فی المعشوق ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام کو جیسے میں نے سمجھا کے موضوع کی مناسبت سے سیدی شیخ الاسلام کی سب سے نمایاں خوبی اور صفت عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ آپ عاشقِ مولا اور عاشقِ ساقیٔ کوثر ﷺ ہیں، یہ پہلو آپ کی پوری زندگی پر محیط و غالب ہے۔ آپ کی کُل حیات نہ صرف اس کی عکاسی کرتی ہے بلکہ آپ نے عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں بھی جاگزیں کر دیا ہے۔ اسی طاقت کو آپ علمی، معاشی، معاشرتی اور نظریاتی سطح پر ہر برائی کے سدِ باب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ہر سطح پر کامیابی کی ضمانت سمجھتے ہیں گویا آپ اپنے حال و قال اور عمل سے اقبال کے اس پیغام کی عکاسی کر رہے ہیں:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عشق کا انوکھا انداز متعارف کرایا۔ آپ نے آقائے دوجہاں ﷺ کی خدمت میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنے کا ایک باقاعدہ سلسلہ شروع کرایا اس مقصد کے لیے گوشہ درود قائم فرمایا۔ آپ کا یہ اقدام اپنے محبوب آقا ﷺ سے محبت کا ایک انداز ہے وہ کریم آقا جن کا درود گزار خود خدا بھی ہے اور ملائیکہ بھی۔

مادیت پرستی کے اس دور میں جب اُمت بارگاہِ مصطفوی ﷺ سے دوری کا عذاب جھیل رہی تھی، اطاعت و عشقِ رسول ﷺ کے جذبات ماند پڑ رہے تھے، ذاتِ مصطفیٰ ﷺ جو اُمتِ مسلمہ کی توجہات کا محور و مرکز اور نکتہ اتحاد تھا؛ اسے باعثِ نزاع بنانے کی مذموم کوششیں ہو رہی تھیں، ان حالات میں امت کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دینے اور اسے پار لگانے کے لیے اور امت کے اپنے نبی ﷺ سے ٹوٹے ہوئے تعلق کو بحال کرنے میں شیخ الاسلام نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ نے اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے نوجوانانِ اُمت کے دلوں کی ویران بستیوں کو آباد کرتے ہوئے ان میں محبت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے چراغ فیروزاں کیے، انہیں والضحیٰ چہرے کا متوالا بنانے اور زلفِ عنبریں کا اسیر کرنے کے لیے محبت و عشق کی وادیوں کا مسافر بنایا؛ انہیں اس قابل بنایا کہ ان کی زبانوں سے یہ التجا نکلتی ہے:

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مرتضیٰؓ سوزِ صدیقؓ دے

گویا آپ نے نوجوانانِ امت محمدی ﷺ کے شعور کو اس انداز سے بیدار کیا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عشق میں مست اور دیوانہ بھی ہیں اور آپ ﷺ کے دینِ مبین کی سربلندی میں باہوش و حواس خدمت میں بھی مصروف ہیں۔ اگر عشق میں جان وارنے کی بات آئے تو لمحہ بھر کی تاخیر بھی نہیں کرتے اور کفر و طاغوت کے ایوانوں میں صدائے حق بلند کرنے کی بات آئے تو دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ فریضہ بھی ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ غیرت وحمیت کے پیکر یہ نوجوان آپ کی صحبتِ باصفا نے تیار کیے ہیں۔ گویا:

غذا شعور کو ملتی ہے تو جو لب کھولے
خرد کے نور کا موسم ہیں صحبتیں تیری

آپ کی ساری زندگی شرق تا غرب دنیا کے ہر کونے میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے احیاء اور فروغ میں بسر ہوئی ہے۔ یورپ کی چکا چوند میں مادیت کے بتوں کے سامنے سر بسجود لاکھوں نوجوان، مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو اٹھا کر آپ نے صاحبِ گنبدِ خضراء کی دہلیز پر لا کھڑا کیا ہے۔ ان

کا جینا مرنا، شب و روز کی محنتوں اور مشقتوں کا حاصل اب مصطفوی تحریک ہے۔

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے

عشق و محبت کا لازمی تقاضا ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اسی کا ذکر کثرت سے کرے ، اُسی کے گُن گائے، اُسی کے گیت الاپے، اُسی کے ترانے لبوں پہ سجائے۔ عشق حقیقی اور محبتِ حقیقی کا حق اس سے کئی گنا بڑھ کر ہے کہ عاشق اپنے محبوبِ حقیقی کا ہی نام جپے، اُسی کے نام کا پرچار کرے۔ اس تناظر میں شیخ الاسلام کی ہستی کو اگر دیکھا جائے تو آپ عاشقِ مولا اور عاشقِ محبوبِ مولا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر رخ اس امر کا ثبوت دے رہا ہے کہ:

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں تیرا نام رہے

آپ کی گفتگو ہو، تحریر ہو یا عمل ہو ہر ایک پہلو سے عشقِ رسول ﷺ کا رنگ جھلکتا ہے۔

## تقویٰ اور پرہیزگاری کا مرقع

شیخ الاسلام ایک متقی اور پرہیز گار انسان ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کی یاد سے معمور ہے۔ آپ کی ساری زندگی عبادت و ریاضت اور مجاہدات سے بھری ہے۔ نمازِ تہجد اور دیگر نفلی عبادات بچپن کے اس دور سے آپ کی زندگی کا حصہ ہیں جب عام بچوں کو فرض نمازوں کی ادائیگی اور اہمیت کا شعور بھی نہیں ہوتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ بچپن کا زمانہ یاد نہیں جب نمازِ تہجد شروع کی تھی۔ قارئینِ کرام! ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ کو عبادت کا ذوق و شوق اور روحانی لذتوں کا احساس ورثہ میں ملا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سادگی، صبر و رضا، ہمت و جرات کا پیکر تھیں۔ انہوں نے اپنے بچے کی روحانی و جسمانی پرورش و نگہداشت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ کے والدِ گرامی اپنے دور کے عظیم المرتبت صوفی تھے۔ شیخ الاسلام اپنے بچپن میں جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنے والدِ محترم کو مصلّے پر سجدہ ریزی اور اپنے خالق و مالک سے راز و نیاز میں محو دیکھتے۔ ایسے خوبصورت ماحول میں پرورش پانے اور پروان چڑھنے والی ہستی کو آج دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جانتی ہے۔ آپ نے تقویٰ و پرہیزگاری کی یہ لازوال دولت اپنے آباء سے وراثت میں پائی ہے، آج اسی دولت کو آپ تحریکِ منہاج القرآن کا عظیم الشان پلیٹ فارم قائم کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت میں بھی تقسیم فرما رہے ہیں:

خدا کے خوف سے معمور ساعتیں تیری
گرفت گریہ شب میں خلوتیں تیری
تو میرے عہد کی پہچاں ہے میرے قائد!
اُفق اُفق پہ لکھی ہیں حکایتیں تیری

آپ نے نوجوانانِ ملت کو یادِ خدا و مصطفیٰ ﷺ میں رونے اور انہیں منانے کا قرینہ سکھایا ہے۔ ان کی جبینوں کو رات کے پچھلے پہر بارگاہِ خدا میں سجدہ ریزی سے آشنا کیا ہے۔ انہیں زندگیوں کا مصرف بتایا ہے۔ تزکیہ نفس اور نورِ معرفت کے چراغ وابستگان کے قلوب میں منور کیے ہیں۔ بے جا دنیاوی خواہشات سے توجہ ہٹا کر رخ دیدارِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف موڑا ہے۔

یہاں سوئے منزل نظر کس نے بخشی
جوانوں کو آہِ سحر کس نے بخشی
کبھی بحرِ قرآن سے گوہر نکالے
اشارات و اسرار لفظوں میں ڈھالے

## دینِ مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی خادم

ہوسِ دنیا نے آج کے انسان کو بے حس اور مفاد پرست بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ کوئی جاہ و منصب کے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے تو کوئی جھوٹی انا کا قیدی ہے۔ انفرادی و اجتماعی ہر دو سطح پر اُمتِ مسلمہ کا ہر فرد اس سے متاثر ہے۔ ایسی صورتِ حال میں ایسی ہستیاں

خال خال نظر آتی ہیں جو خدمتِ دین میں اخلاص اور للٰہیت کے ساتھ مصروفِ کار ہوں۔ اس پس منظر میں اگر شیخ الاسلام کی ذات کا جائزہ لیا جائے تو آپ بلاشبہ دینِ مصطفیٰ ﷺ کی سرفرازی و سربلندی کے لیے اس شعر کے مصداق:

؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں کمال درجے کا استغناء پایا جاتا ہے۔ آپ کا مزاج درویشانہ ہے۔ درویش کسی جاہ و منصب اور دنیاوی مال و متاع کے محتاج نہیں ہوتے وہ اللہ کے سوا کچھ پاس نہیں رکھتے، وہ دنیا میں کسی چیز کے مالک نہیں بنتے، کسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ نہیں کرتے، انہیں جو کچھ ملا ہو اسے خدا ہی کی ملکیت جانتے ہوئے خود دستبردار رہتے ہیں۔ یہی وہ جھلک ہے جو شیخ الاسلام کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ آپ ہر دنیاوی غرض و لالچ سے پاک فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔ آج کے دور میں شیخ الاسلام دینِ مصطفیٰ کا حسین استعارہ ہیں۔ آپ نے دنیائے عالم کے سامنے اسلام کا امن و سلامتی اور اخوت و مودت والا حقیقی چہرہ روشن کیا ہے۔

## صحبتِ مردِ باصفا

عصرِ حاضر میں خدائے عظیم کا انعام شیخ الاسلام کا وجودِ مسعود ہے۔ بلاشبہ راہِ حق کے سالکین و متلاشیان کے لیے آپ ولی کامل ہیں۔ آپ کے در پہ عشق و معرفتِ خدا و مصطفیٰ ﷺ کی لازوال دولت نصیب ہوتی ہے۔ آپ کی صحبتیں قرونِ اولیٰ اور سلف صالحین کی یاد دلاتی ہیں۔ آپ کی صحبت میں علم و حکمت کے ایسے نایاب گوہر نصیب ہوتے ہیں جو مطالعہ کتب سے نہیں ملتے۔ ان کی گفتگو کا ایک ایک حرف علم و حکمت کا نچوڑ ہوتا ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

## امینِ ولایت علی علیہ السلام

آپ نے مولائے کائنات اور اہلِ بیت اطہار کے دفاع اور عظمت و فضیلت کے باب میں درجنوں کتب اور لاتعداد خطابات فرمائے ہیں۔ آپ امینِ ولایتِ علی علیہ السلام ہیں۔

ہمیشہ وردِ زباں ہے علیؑ کا نام اقبال
کہ پیاس رُوح کی بجھتی ہے اس نگینے سے
پوچھتے کیا ہو مذہب اقبال
یہ گنہ گار بوترابی ہے

محافظِ فیضِ غوثِ قطبِ جلّی

## امینِ فیضانِ غوثِ اعظمؒ

دنیا پرستی اور مادیت پسندی نے جہاں زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے وہی زندگی کا روحانی پہلو بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تصوف و روحانیت کا وہ رخ مادیت کی زد میں نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے جو قرونِ اولیٰ اور سلف صالحین کے زمانے میں نظر آتا تھا۔ آج تصوف کو محض تعویذ اور پھونکوں کے ذریعے مسائل حل کرنے کے عمل تک محدود کر دیا گیا ہے۔ شریعت اور طریقت کو الگ کر کے تصوف کے نام پر ڈھونگ رچائے جاتے ہیں۔ ایسے پُرفتن دور میں تصوف کی درست تعلیمات کا تحفظ اور احیا شیخ الاسلام نے ممکن بنایا۔ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی تعلیماتِ تصوف کو عام کیا۔ عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی تعلیمات کا عکس ہیں۔ آپ محافظِ فیضانِ غوثِ اعظم ہیں۔ تصوف و روحانیت کی حقیقی صورت جو غوثِ پاک کی تعلیمات سے ہمیں ملتی ہے اس دور میں اس کی عملی تصویر شیخ الاسلام نے پیش کی ہے۔

## خطیبِ بے مثل

شیخ الاسلام اپنے زمانے کے خطیبِ بے مثل

ہیں۔ آپ کو قدرت نے وہ اعجازِ نطق دیا ہے جس کی تاثیر ذہنوں کے ذریعے روح میں اترتی جاتی ہے۔ زبان و بیان کو جب دلائل برہانی سے مزین کر کے آپ لب کھولتے ہیں تو مخاطب کا تفاخرِ علمی دم بخود ہو کر ان کی رفعتِ علمی کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ آپ نے خطابت کے مروجہ اندازِ بیان کو مسترد کرتے ہوئے ایک تجدیدی اندازِ خطابت متعارف کرایا جس کی بنیاد علمی و تحقیقی دلائل پر استوار کی اور مخاطب کی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے دین کی تعلیمات کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

آپ کو بیک وقت دنیا کی کئی زبانوں پر ملکہ حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرق تا غرب دنیا کے ہر کونے میں آپ نے انتہائی احسن انداز میں اپنے پرائے سب کو دینِ اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ آپ کے حسنِ بیان اور اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر ہزارہا افراد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

نظامِ مصطفوی و انقلاب کا داعی
وہ عہد حاضر و موجود کا بے مثل خطیب

آپ کے اندازِ تکلّم، الفاظ کے چناؤ، معانی میں گہرائی و گیرائی، موثر اندازِ بیاں اور وسعتِ علمی نے لوگوں کو آپ کے خطابات کا گرویدہ کر دیا ہے۔ آپ نے خطابت کے شعبے کو ہمہ جہت، ہمہ رخ اور ہمہ پہلو متاثر کیا۔

## حوصلہ میری ارضِ وطن کا

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ اپنے دور کے مروجہ نظامِ سیاست سے بیزار ہیں۔ آپ محمدی اور حسینی سیاست کے قائل ہیں۔ جو عوام کی فلاح و بہبود، عدل و انصاف کی فراہمی، حق کی تبلیغ، اخلاقی اقدار کی پاسداری کی ضامن ہے۔ آپ نے سیاست کا وہ رخ پاکستانی عوام کے سامنے پیش کیا جو دینِ اسلام کے عین مطابق ہے۔ آپ غرباء کے حقوق کی جنگ پاکستان عوامی تحریک کے پلیٹ فارم سے لڑ رہے ہیں۔ اس جنگ میں آپ کے ساتھ آپ کے کارکنان و وابستگان اور ہر دردمند دل رکھنے والا انسان شامل ہے جو اس فرسودہ اور باطل نظام سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ دن رات عوام کے حقوق کے لیے کوشاں ہیں۔ گویا آپ اپنے حال و قال سے یہ کہہ رہے ہیں:

خدا کرے میری ارضِ پاک پر اُترے
وہ فصلِ گُل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
کرے کہ میرے اک بھی ہم وطن کے لیے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

شیخ الاسلام شجاعت و بہادری اور جواں مردی کا پیکر ہیں۔ آپ کی ذات ارضِ وطن کا مان اور حوصلہ ہے۔ خدا گواہ ہے کہ آج اگر ملکِ پاکستان کی کوئی پہچان دنیا میں موجود ہے تو وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بابرکات ہے۔

## شخصیت میں اعتدال و توازن

شیخ الاسلام کی شخصیت میں توازن اور اعتدال کمال درجے کا پایا جاتا ہے۔ ایک طرف آپ کی زندگی میں ہر قدم پر نظم و ضبط اور اُصولوں کی پاسداری کا عنصر غالب نظر آتا ہے اور دوسری طرف انتہائی سادہ، نرم خُو اور خوش مزاج طبیعت کے انسان بھی ہیں۔ گویا عدل اور احسان دونوں رخ آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں۔ مزاحمتوں اور مخالفتوں کی پرواہ کیے بغیر آپ ہر سو پرچمِ حق بلند کر رہے ہیں۔

تری قامت کی درازی کا گِلہ ہے سب کو
ورنہ شہر میں لوگوں سے ترا جھگڑا کیا ہے!

## حاصلِ کلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی عظیم المرتبت شخصیت اور حیاتِ مقدسہ کے تمام پہلوؤں

کو احاطہ تحریر میں لانا ناممکن اور دشوار ترین امر ہے۔ آپ کی زندگی کے ان گنت گوشے ایسے ہیں جو ابھی زبان و بیان کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دورِ فتن میں اس فہم و بصیرت سے نواز رکھا ہے جو اپنے زمانے کی فراستِ علمی کے مقابلے میں شانِ امامت کی سزاوار ہے، وہ اجتہادی بصیرت عطا کر رکھی ہے جس سے مسائل کا حل خود بخود نکلتا چلا جاتا ہے اور وہ مجتہدانہ شان ارزاں کی ہے جس کے سامنے معاصرین کا طمطراق خوشہ چینی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں دین کی تجدید و احیاء کا سہرا آپ کے سر ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ شروع دن سے آج تک تجدید و احیاء دین کے عظیم مصطفوی مشن کی تکمیل کے لئے وقف ہے۔ عالمی سطح پر حقیقی اسلامی تعلیمات اور امن و محبت کے فروغ کے لئے کی گئی محنت اور جہد مسلسل کے تناظر میں شیخ الاسلام کی زندگی کا ہر آنے والا دن، مہینہ اور سال نئے ریکارڈز مرتب کرتا اور اہلِ علم و عرفاں کی آنکھوں کو خیرہ کرتا نظر آتا ہے۔ گویا آپ کو اپنے محبوب آقا ﷺ کے وسیلہ سے خدائے لم یزل کے وعدہ ورفعنا لک ذکرک کا براہِ راست فیض نصیب ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مزاحمتوں اور مخالفتوں کی شدت کے باوجود شیخ الاسلام دینِ مبین کے پرچم کو شرق تا غرب بلند کر رہے ہیں۔ دین کی مٹی ہوئی قدروں کو ازسرِ نو زندہ کر رہے ہیں، آپ دنیائے عالم میں اخوت و بھائی چارے، محبت و مودّت اور وحدت و اتحاد کے علم بردار ہیں، آپ حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے غریبوں اور بے کسوں کا سہارا ہیں۔

بھلائی مانگتا سب کی
دعا کا سائباں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم
محبت کی اذاں تم ہو

آپ اسلام کو درپیش چیلنجز کو بھانپتے ہوئے پوری حکمت و بصیرت کے ساتھ حق کا چراغ لے کر نہ صرف خود آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ ایک قافلہ عشق و انقلاب کی قیادت بھی کر رہے ہیں۔ آپ سفینہ ولایت کے سمندروں میں منزلوں کے ہمرکاب ہیں۔ آپ نے حضور ﷺ کی امت کے نوجوانوں کی اخلاقی و روحانی تربیت اس انداز سے کی ہے کہ ان کے ظاہر و باطن سے مصطفویت کا رنگ جھلکتا ہے، ان کے سینوں میں ادب و عشقِ رسالتِ مآب ﷺ کے چراغ روشن کیے ہیں، انہیں شب زندہ دار بنایا ہے، انقلاب کی اک نئی جستجو اور خو عطا کی ہے۔ آپ سے وابستہ ہر فرد اک جوش و ولولے اور لگن کے ساتھ منزل کی جانب رواں دواں ہے۔

آپ کی زبان و قلم نے اسلامی نظامِ علم و عمل کے وہ چراغ روشن کر دیئے ہیں جو آئندہ صدیوں میں بھی تاریک راستوں پر روشنی بکھیرتے رہیں گے۔

ہر حال میں ہر دور میں زندہ رہوں گا
میں زندہ و جاوید ہوں پائندہ رہوں گا
تاریخ میرے نام کی تعظیم کرے گی
تاریخ کے اوراق میں آئندہ رہوں گا

بلاشبہ اس دور میں شیخ الاسلام کی ہستی اُمتِ مسلمہ کے لیے خداوندِ عالم کا عظیم تحفہ ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس تحفۂ خداوندی کی قدر کریں اور خود کو اپنے شیخ کے نقشِ قدم پر چلاتے ہوئے ان کے قلب و نظر کو ٹھنڈک اور سکون بہم پہنچانے کا بااحسن و خوبی اہتمام کریں۔ بارگاہِ ایزدی میں بصد ادب و احترام اور عجز و انکساری کے ساتھ یہ التجا ہے اپنے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے صدقے سے ہماری سنگت و صحبت کو دوام اور استقامت نصیب فرمائے اور بروزِ حشر اپنے شیخ کی سنگت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعتِ کبریٰ سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ ☆☆☆☆☆

# تا قیامت دعوتِ دین کا فریضہ علمائے حق کے ذمہ ہے

شیخ الاسلام مصطفوی تعلیمات کے تابع عصری تقاضوں سے

ہم آہنگ ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق رہنمائی مہیا کر رہے ہیں

بیداریٔ شعور کی مہمات اور گوشہ درود کا نظام روحانی تربیت کی عظیم الشان خدمت ہے

رابعہ فاطمہ

جب سے انسان نے زمین کو اپنا مسکن بنایا ہے تب سے لے کر آقا علیہ السلام تک اللہ رب العزت نے ہر زمانے اور ہر ہر علاقے کے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اپنے برگزیدہ انبیاء و رسل بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو دنیا میں رہنے کے اصول اور آخرت میں کامیابی کے طریقے سکھا سکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا.

''بے شک ہم نے آپ کو حق و ہدایت کے ساتھ، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' (فاطر،۳۵: ۲۴)

چونکہ آقا علیہ السلام اللہ پاک کے آخری نبی اور رسول ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آنا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ (الاحزاب،۳۳: ۴۰)

''محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی.**

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(سنن ترمذی، حدیث ۲۲۱۹)

جب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو پھر قیامت تک کے لوگوں کے لیے رہنمائی کون کرے گا تو اس کا مختصر اور آسان جواب ہے علماء حق یہ فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور آقا علیہ السلام کی احادیث مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے انسانیت کی فلاح کے لیے یہ ذمہ داری پوری کریں گے۔ ہر زمانے اور علاقے کی اپنی ضروریات و تقاضے ہوتے ہیں۔ اگر ایک صدی پیچھے چلے جائیں تو موجودہ ماحول و رہن سہن اس سے بالکل متضاد ہے تب اتنی جدید اور تیز ترین زندگی نہیں تھی اتنی زیادہ سہولیات و آسائشوں کے سامان تھے اس وقت کے علماء نے جو فتاویٰ جات یا دین کی نشر و اشاعت کی تھی وہ اس زمانے کے لحاظ سے تھی آج کے زمانے کا انسان اور اس کے زندگی کے معاملات بالکل مختلف ہیں۔ اب وہ فتاویٰ جات و دینی لٹریچر رہنمائی تو کرسکتا ہے لیکن موجودہ مسائل کے حل میں مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اب حالات کا تقاضا مختلف ہے۔ قرآن و حدیث میں قیامت تک کے مسائل کا حل موجود ہے لیکن ہر زمانے کے علماء و فقہاء و محدثین و مفسرین اپنے اپنے زمانوں اور ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بحر بے کنار سے موتی چن لیتے ہیں اور اپنے پیش آئندہ مسائل کو حل کرلیتا ہے۔

انھیں علماء و بزرگان دین میں سے ہر صدی میں ایک ولی کامل سب سے جداگانہ شان رکھتا ہے وہ دین اسلام کے ماننے والوں میں جو ایک صدی کے دوران برائیاں یا قباحتیں پیدا ہوگئی ہوتی ہیں انھیں دور کرتا ہے۔ اسلام کی اصل روح کو زندہ کرتا ہے جیسے پہلی صدی ہجری میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ یا گزشتہ صدی میں حضرت امام احمد رضا خانؒ اسی طرح موجودہ صدی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایسی علم و فضل والی شخصیت ہیں جنھوں نے موجودہ دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی کے تمام شعبوں میں اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

جیسے ہر زمانے میں باطل کے مقابلے میں حق ہوتا ہے ویسے ہی اس پرفتن دور میں فتنوں اور دین اسلام کے دشمنوں اور کچھ دوستوں کے روپ میں دشمنوں کے مقابلے میں اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے شیخ الاسلام کی صورت میں نوازا ہے۔ہماری آنے والی نسلیں بھی ان کی مقروض ہیں کیونکہ انھوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اسلام کے اصل چہرے کو دکھایا کہ اسلام کے دامن پر جو دہشت گردی اور متشددانہ رویے کا داغ لگانا چاہتے تھے۔آپ نے نہ صرف اسے دھویا بلکہ بتایا کہ اسلام سراپا محبت و امن ہے۔ اس کے دامن میں انسانیت کی فلاح ہے یہ محبت کرنے والا دین ہے۔ اس میں تو کسی کو نہ صرف ناحق مارنے کی ممانعت ہے بلکہ اسلام تو اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو اذیت دینے والے کو بھی کٹہرے میں لاکھڑا کرتا ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی اب تک کی زندگی میں جتنے اہم امور سرانجام دیئے ہیں ان کی ایک بہت زیادہ طویل فہرست ہے لیکن انھوں نے خاص طور پر جو پاکستانی عوام اور بالخصوص جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے اہم کام کیے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ پاکستانی عوام کو اپنے حقوق کا احساس دلایا انھیں آئین پاکستان میں موجود جو عام لوگوں کے حقوق درج ہیں انھیں بتائے ہیں۔

☆ انھیں مصفطوی انقلاب کی دعوت دی انھیں بتایا کہ زندگی کا مقصد کیا ہے۔ انسانیت کی فلاح کے لیے کچھ کرنے کا مقصد دیا انھیں بتایا کہ سیاست دین سے جدانہیں۔

☆ نوجوانوں کو برے کام سے روک کر انھیں آقا کریمؐ کے محبت بھرے دامن سے جوڑ دیا انھیں فحش کاموں سے بچاکر درود وسلام پڑھنے والا بنادیا ان کے دلوں کو محبت رسول و آل رسول و اصحاب رسول سے بھر دیا جینے کا مقصد اور منزل کا نشان بتایا۔

☆ قرآن مجید کی تفسیر احادیث مبارکہ پر کام فقہی اصطلاحات اصول حدیث غرض یہ کہ جتنے بھی علوم کا ذکر کیا جائے ان سب پر بہت تفصیل سے کتابیں مل جائیں گے بہت سی کتب چھپ کر منظر عام پر آگئی ہیں اور مزید بہت سی کتب زیر طبع ہیں۔

☆ شیخ الاسلام نے درود پاک کی جو محبت ہمارے دلوں میں جگائی ہے اس کی مثال ملنا بھی بہت مشکل ہے۔آپ نے نہ صرف پاکستان کے قریہ قریہ بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہر وقت درود پاک پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔آپ نے ادارہ منہاج القرآن کے ساتھ ہی گوشہ درود شریف کا بھی اہتمام کیا ہے حرم نبویﷺ کے بعد یہ واحد جگہ ہے پوری دنیا میں جہاں چوبیس گھنٹے درود پاک پڑھا جاتا ہے۔ پھر ہر ماہ کے بعد اسے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں تحفۃً پیش کیا جاتا ہے۔

☆ آپ نے بتایا کہ تصوف اگر شریعت کے تابع نہ ہوتو وہ شیطان کے راہ کی طرف مڑ جاتا ہے یعنی شریعت اور طریقت جدانہیں بلکہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

☆ آپ نے نوجوانوں کو لکیر کا فقیر بننے کی بجائے خود ریسرچ کرنے اور جدید علوم سے روشناسی کی طرف مائل کیا ہے۔

☆ آپ نے ظلم کے خلاف ڈٹ جانا سکھایا ہے۔

☆ موجودہ صدی میں فتنہ خوارج اور فتنہ قادیانیت تیزی سے اپنی جڑیں مضبوط کررہا تھا آپ نے اسلام کے اصل

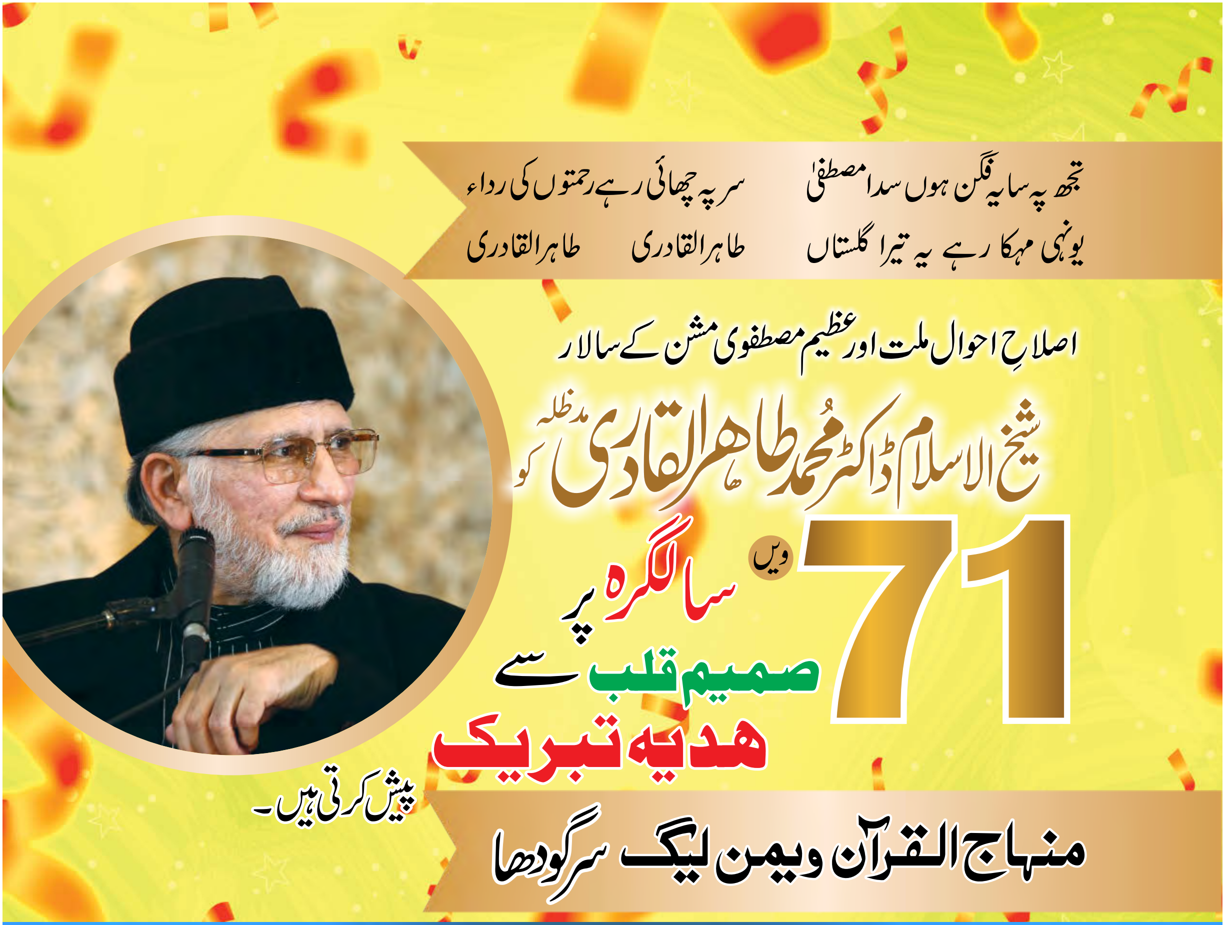

تجھ پہ سایہ فگن ہوں سدا مصطفیٰ
سر پہ چھائی رہے رحمتوں کی رداء
یونہی مہکا رہے یہ تیرا گلستاں
طاہرالقادری
طاہرالقادری
اصلاحِ احوال ملت اور عظیم مصطفوی مشن کے سالار
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو
71 ویں
سالگرہ پر
صمیم قلب سے
ہدیہ تبریک
پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ سرگودھا

ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو
71 ویں سالگرہ
صمیمِ قلب سے
مبارکباد
پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ منڈی بہاؤالدین

# Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA

international and global level.

Community of Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA is fortunate in imparting the comprehensive ideology of Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri and continues its journey of success by focusing on education, spiritual development, character building, peace promotion, and welfare activities by offering weekly online Sunday school from Pre-K to level 6, weekly Dars al-Quran and Tafsir al-Quran program, Saturday morning meaningful Salah program, Mawlid programs and programs to help and feed people in the community.

*'It is they in whose hearts Allah has inscribed faith and has strengthened them with His spirit (i.e., special spiritual benefit). And He will admit them to the Gardens with streams flowing under them. They will live in them forever. Allah is pleased with them, and they are pleased with Allah. It is they who are the party of (the devotees of) Allah. Remember! It is the party of (the devotees of) Allah that attain the goal. (al-Mujadalah, 58:22)*

May the true and intended meaning of these words find its place in our hearts. May they paint an image in our hearts. Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam is among the party of Almighty Allah. May we be blessed to love him and become the recipient of Almighty Allah's Pleasure and grace.

# Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA

These divine friends of Almighty Allah achieve all the bounties, blessing and attribute whether it is selflessness, generosity, transcendence, forgiveness, forbearance, humility, humbleness, justice, impartiality, solitary devotion, benevolence, moderation, love, care, peace, progressiveness, all-inclusiveness, broader vision and much more.

These divine friends of Almighty Allah then transfer these blessings to the next generation.

The leader of reform Huzoor Sayyidi Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri achieved all the above bounties, and the additional blessings from intellectual, ideological, and revival strivings have also been destined for him. Shaykh-ul-Islam is a mirror of the beautiful attributes of the Holy Prophet ﷺ. He carries the light of the Holy Prophet ﷺ.

Shaykh-ul-Islam also transferred these blessings to others. He did not leave any aspect of his strivings in which a worker or member of the mission would not get his share. He distributed it to them, for this is a perfect following of the Sunnah of the Holy Prophet ﷺ.

The present era is inclusive rather than exclusive. Today, the external perception of someone and identity through a bigger title is a sign of success. Narrow-mindedness not only limits but also constrains the global values of love, morality, and sincerity. Muslim is the name of all-inclusiveness.

The way how Shaykh-ul-Islam is transferring his intellectual blessings to the next generation has prepared thousands of scholars, speakers, students, and preachers from his teachings and nurturing.

Shaykh-ul-Islam teaches his students to survive, given a comprehensive vision. He considers Umma's survival and security in the international title instead of a small title.

In this era, for the revival and unity of Muslim Umma and reformation of the sovereignty of Din of Truth, Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri has spread a wide and comprehensive ideology to individual, communal level,

## Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA

# Congratulates

### its beloved Quaid

### Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

### on the auspicious occasion of his

# 71st Birthday

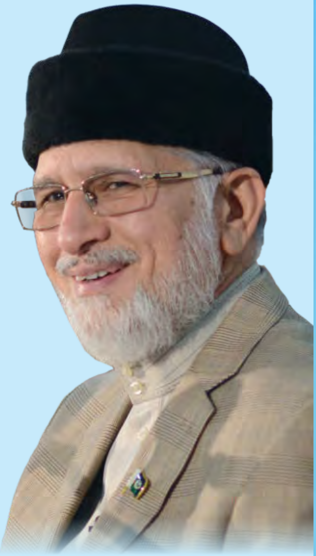

The Community of Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA, congratulates its beloved Quaid Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri on this phenomenal occasion of his 71st Birthday anniversary.

Loving the creation of Almighty Allah is a vital part of the love of the Holy Prophet ﷺ. When the divinely bestowed characteristics of the Beloved Prophet ﷺ of Almighty Allah became the characteristics of divine friends of Almighty Allah then they become caring, loving, and merciful for all the creations of Almighty Allah and the divine characteristics began to reflect from their personalities.

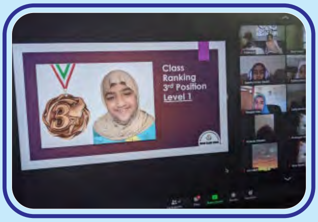

چہرے اور روح کو دکھانے کے لیے تجدیدی تحریک ادارہ منہاج القرآن کی صورت میں تشکیل دیا اس کی شاخیں نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں ہیں۔آپ نے نصف صدی میں ملکی و بین الاقوامی سطح پر آنے والے ہر فتنے کا مقابلہ کیا اور تجدید کا حق ادا کیا علم و حکمت کے متوالوں کو جدید علوم سے روشناس کروایا اور ان کی علم کی پیاس کو بجھایا ادارے کو اور اس سے وابستہ لوگوں کو چند مقاصد دیئے کہ جنہیں حاصل کیا جانا چاہیے۔

۱۔ دین حق کی دعوت وتبلیغ

۲۔ اصلاح احوال امت

۳۔ احیاء دین اور اس کی تجدید

۴۔ فروغ علم وحکمت

۵۔ اتحاد امت مسلمہ

۶۔ عالمی قیام امن

۷۔ بین المسالک و مذاہب و رواداری

۸۔ عشق رسولﷺ محبت اہل بیتؓ، محبت صحابہؓ اور سلف صالحین سے محبت و احترام

۹۔ اپنے ملک وقوم کی اصلاح اور ان کے حقوق کی پاسداری

ادارہ منہاج القرآن کی سب سے زیادہ کوششیں خارجیت کو اہل سنت وجماعت سے دور رکھنا تھا۔آپ نے درود گوشہ اور عالمی میلاد کانفرنس اور ہر شہر شہر، قریہ قریہ حتی کہ پوری دنیا میں محافل میلاد کا اہتمام کرواکر اس خارجی سوچ کا خاتمہ کردیا۔

☆ آپ نے خاص طور پر عقائد کو جو کہ ایمان سے متعلق ہیں۔ ان پر خصوصی توجہ دی توحید و رسالت، علم غیب و ادب مصطفیٰ کریمﷺ اور دیگر عقائد میں بھی دفاع کیا آپ نے کہا کہ اسلام کو گروہوں میں نہ تقسیم کرو بلکہ اتحاد قائم کرو تاکہ اسلام پھیلے پھولے اور سب سے بڑھ کر آپ نے عالمی سطح پر تحفظ ناموس رسالت میں کردار ادا کیا دیکھا جائے تو جو کام آپ کے لکھے گئے ہیں ان سے کہیں بڑھ کر آپ نے کام کیے ہیں جو کہ اسلام اور مسلم امت کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ اس صدی کے مجدد ہیں آپ نے دین اسلام کی خدمت کے لیے خود کو وقف کردیا ہے اپنی اولاد کی تربیت بھی ایسی کی ہے کہ جو آپ کے مشن کو آگے لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہماری آئندہ نسلیں بھی ان کی مقروض ہوں گی۔ اب بھی ہر کوئی یہی کہتا ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جو کہا درست کہا ہے۔

وہ پاکستان کے اس بوسیدہ نظام کو ختم کرکے مصطفوی انقلاب لانے کی بات کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھتے ان کے عمل میں علم میں حلم میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی ان کے صدقے سے ہمیں بھی ان کے فیض سے بہرہ مند فرمائے۔اللہ رب العزت انھیں سیدہ کائنات کے صدقے دنیا و آخرت کی بھلائیاں اور کامیابیاں عطا فرمائے۔

ان کا وجود امت مسلمہ کے لیے اللہ رب العزت کی عظیم نعمت ہے۔ اس پرفتن دور میں ان کی اشد ضرورت ہے یہ سلامت رہیں اور ہماری رہنمائی و رہبری کرتے رہیں۔آمین

☆☆☆☆☆

## قارئین متوجہ ہوں!

ماہنامہ دختران اسلام میں شائع ہونے والے آرٹیکلز پر آپ کی آراء ہمارے لیے نہایت قیمتی ہیں۔ لہٰذا قائد نمبر 2022ء میں دیئے گئے مضامین اور دیگر موضوعات پر اپنی رائے ہمیں ضرور ارسال کریں۔ اگلے ماہنامہ میں آراء بھیجنے والی بہنوں کے نام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

منجانب: ایڈیٹر دختران اسلام فون:0305-4547289

ماتھے روشن ہیں چاند تاروں کے
کرنیں سورج کی جاکر پڑتی ہیں
دل ہمارے جو آج روشن ہیں
نظریں طاہر کی آ کر پڑتی ہیں
(سیدہ سدرہ گیلانی)

ہم مجددِ عصر سیدی

شیخ الاسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی اکہترویں سالگرہ کے موقع پر دعا گو ہیں

اللہ پاک پنجتن پاک کا صدقہ ان کا سایہ تا قیامت
ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

منجانب: منہاج القرآن ویمن لیگ تحصیل سمبڑیال

# Sight of may Shaykh What Can it do?

Dr. Saeeda Shahid Somro

I was born to an average family in the suburbs of Sargodha. To a family which had no tradition of higher education, not even in boys. Yes, one tradition I cherished through my father is valuing educated and knowledgeable persons. My father used to say that sight of a knowledgeable person is a magic which can change your lives, and as I read in the stories of Owliya Ikram, I had an impression that your spiritual state can escalate when you get a company of some person with divine knowledge. Today, I have another impression and that is: it is not only spiritual state that is affected by a Shaykh's presence but your whole life can turn to take a path of blessings you never imagined.

I want to share two meetings with Shaykh-ul-Islam Dr. Tahir -ul-Qadri which had an immense influence on my life:

1998: I won Gold medals for overall first position and best performance in Chemistry from University of the Punjab. I had won that honor as a student of Govt College Sargodha (Now Sargodha University). My brother Sajjad-ul-Aziz accompanied me to Lahore while then Prime minister Nawaz Shreef awarded me the gold medals. I felt not satisfied and felt as my best day was connected to the person I didn't like. I talked to Sajjad bhai and he said let's try at Qibla's office and we ask for his prayers. One thing worth to mention here is that I have a privilege of being grown up watching and listening to the lectures of Shaykh-ul-Islam Dr.

Tahir ul Qadri and when in 1986, Minhaj-ul-Quran International was established, my brother Sajjad-ul-Aziz was among the students of the first class admitted to Minhaj-ul-Quran. Back to the point, we went straight to MQI office and my good luck that Quaida muhtram although sitting in a meeting, gave me special time and told other meeting attendees that our daughter has won gold medal from punjab university. He showed extra kindness to me and did a special dua. I had medals in my hands he took them and wore me with clear happiness on his face. I didn't know how these moments are going to change my life for better. Till then, I had never thought I would go for higher education. But as I returned to Sargodha, a series of things were going to happen for me. I don't know what drove me to resign my school job at Sargodha and pursue M. Phil in Islamabad. Right after that, I got scientific officer job at atomic energy right and got married to Shahid who was doing PhD in Germany. In Germany, as my son and daughter were born one after the other, I got scholarship for PhD in Munich. I completed PhD like it was a path for me, I always remembered that meeting where Shaykh-ul-Islam had made a special dua for me. My life which started in a muddy area of Sargodha was now changed to a fully facilitated way of living. I got my doctorate in Chemistry in June 2009.

July 2009: Right after receiving my PhD, I wished to see my Shaykh again, and as they say, if you have a right intention, your Shaykh will respond. Within days after completion of my degree, I heard Qibla is coming in Italy, Aghosh was announced at that time. I and my husband with my kids drove by car from Germany to Milan, Italy where I saw my mentor my spiritual guide again. As I stood up to announce my contribution for aghosh, I started introducing myself: "I am coming from Germany, have recently did my PhD in Chemistry", Qibla immediately responded: "beta aap wohi ho Jin ko main ne Punjab university ka gold medal pehnaya tha?" And I was speechless! Shahid said how great memory has got this leader of the nation, how could he remember me out of hundreds of

thousands of his followers and when I was meeting him after 11 years! My husband Shahid had already known the mission from his own side when he was in studying at QA university but was not directly involved in it. He tells this story even now to everyone he meets. After this meeting again, I was so much satisfied that I had no worries left. Me and my husband were struggling for jobs before this meeting but of course my Shaykh's sight had to show the blessings. So, as I came back to Germany, I again got a prestigious position of Senior Scientist at RWTH University Aachen. My husband also got job and we settled well Alhamdulillah. I have still got a strong spiritual connection with my mentor Shaykh-ul-Islam Dr. Tahir ul Qadri and I know this connection is worth for two lives, this world and the one hereafter.

My children have grown up with this blessings Alhamdulillah and have connected with Minhaj-ul-Quran through e-Learning. My youngest son is part of eagers club and owns this connection to his heart. I am always conveying the message of my leader wherever I can, in my circle of doctors and professors and the people who are still not aware of the greatest personality of Islam. We have never missed any opportunity to be closer to MQI, and also don't want to miss in future as this is the greatest asset, we cherish for ourselves and for our generations. My eldest son is going to university this year inshaaAllah and we as a family have decided to choose a place where MQI center is in easy reach. I don't have to worry about my things in fact, when I am connected to my Shaykh, Alhamdulillah.

☆☆☆☆☆

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri

# A Role Model for Youth

## Shaykh is a Multi-linguist and speak Urdu, English, Arabic, Persian fluently

Noor-ul-Huda

Dr Muhammad Tahir Ul Qadri was born on Feb 19, 1951 and hails from Jhang, Pakistan. Qadri started his education at the Christian 'Sacred Heart School' in Jhang, where he learned English and was exposed to Christianity at an early age. He studied Hadith and the fundamental principles of Islam from the Muhaddith al-Hijaz.

Later on, in his academic career, he studied law at the University of Punjab and graduated with an undergraduate degree in the same discipline in 1974 as a valedictorian. He also taught at Punjab University and pursued his doctorate in Islamic law.

Qadri is a multi-linguist and can fluently speak Urdu, Punjabi, English, Arabic and Persian which makes him popular amongst religious scholars from multiple countries.

One unprecedented factor about Qadri is that, even after being given the title of 'a religious scholar' (which crooks the thinking of majority) he is tremendously popular in the youth. His authored books and his various lectures can be access through book stores and through the internet.

A common complain that is frequently apprehended by the youth is of a prodigious gap between religious preaching and modern-day activities. It is astonishing how we deter from directly talking about a problem that is so frequently reported by majority of young people, a great number of which is

students. They report that the moment they start to listen religious preachers they feel this breach between religious practices and daily lives.

The gap is created by not communicating religious teachings in the way the youth understand. The youth need to be taught religion in a way that encourages them to practice it in thier daily routine and find a way of living in it. Communication is a huge factor in the understanding of a belief or a concept furthermore it is additionally important when it comes to communicating religion.

Shiekh ul Islam Dr. Tahir ul Qadri is of the scarce religious preachers who understands this delicacy. He has talked about problems, confusions and questions faced by the young generation.

Initially, Qadri founded Minhaj ul Quran in October 1981. The organisation aims to operate on the philosophy of abridging the communication gap between different communities and religions and of promoting peace by educating young minds about classical Islamic sciences.

During a lecture in 2017 (available on YouTube by Minhaj Malegaon) he mentioned his routine as a student. He mentioned his exhausting routine and his never flinching motivation. In his days of F.Sc. from Government College Faisalabad, he mentioned his daily routine of sixteen-hour study. He talks about how a young student can so easily get distracted from studying and his life goals. He presents himself as a role model for those who are in this age and want to stay motivated and focused. I, including thousand others find hope in him. His personality, his ideology gives us hope that it is possible to accomplish our dreams if we stay focused and his religious presentations give us focus and motivation.

During the lecture he said, 'This is the age for hard work'. This kind of reminder is exactly what the youth needs right now. We get so easily absorbed in social media; Netflix, Instagram, Snapchat without even feeling guilt for wasting hours and hours on futile activities. We spend days watching movies and seasons, forgetting that this time and energy can also be spent to work hard, to work hard and be productive. In the big picture, we often condemn sins and evil

deeds, ignoring the fact that wasting time is the biggest sin of all. Quoting Qadri, 'wasting time; there isn't a bigger sin than this', because time is given to us as a blessing, a gift and ignoring a gift (given so lovingly by Al-Wudood) is inhumane.

The Muslims so often whine about the weak and frail condition of the Muslim ummah all around the world but they completely ignore the fact that they are the part of this Muslim ummah as well. They owe this ummah their time and their hard work. This ummah needs us and we keep wasting time and procrastinating. Being a Muslim student gives us so many opportunities to spread goodness and hope in the society but we choose to ignore it.

Tahir ul Qadri presents the view that Islam is not just a pack of good deeds, Islam is really about making ourselves productive; making ourselves of use to the society. Islam is about contributing positive substitutions to society, it is about spreading the light that is inside of every human being and making a world a brighter place to live in, a better place to breathe.

The Muslim youth is faced by a mountain of wrong concepts and beliefs that poison their minds. Questions about problems like terrorism, atheism, same sex marriages, multiple marriages, existence of God are extensively addressed by Qadri through various books and recorded lectures.

In a lecture series Majalis-ul-ilm (Lecture 23) that he delivered on Minhaj TV in 2018 he addressed the question 'Belief in God vs Atheism'. He talked about which of the concepts came earlier; atheism or believing in God. In this lecture, he specifically addresses the young population and answers the confusions that are most delicate and equally important to be communicated. He gives references regarding the existence of the belief in God as far behind as the history goes. On top of that, he describes with logic the origination of the concept of after life and the origination of atheism. The Need of Religion and the Existence of God - Pre-Socratic Philosophy (Babylon, Egypt and Greece) were discussed by him.

On March 2, 2010, Qadri issued a historic 600-page-long religious decree or fatwa on suicide bombings citing references from the holy Quran, Hadiths and texts from various Islamic scholars. His fatwa aimed to highlight the importance of

peace in Islam and the fact that suicide bombings are strictly prohibited in the religion. The fatwa also quoted that people who indulged in such practices were equivalent to non-believers. His work also cited references from Islamic history urging the government to eliminate terrorism from its roots. He also travelled to India in 2012 to launch his book based on the aforementioned religious decree.

He published the book 'Islam: The religion of peace or terror?' Covering all elements of Islam as a religion of peace. It addresses the present-day problem of Islam as a terrorist religion. Non-Muslims need to be informed and communicated this message by not a religious scholar but by us, the youth of this ummah, through our acts and our words. But for that to happen we must clear our beliefs about Islam first, most young people are facing confusions regarding Islam, they are standing on the thin line between Islam and atheism. Qadri has provided enough references that satisfy a person's confusions and questions in his books.

Qadri addresses a modern solution to the modern controversial concept of feminism. He expressed these views while addressing thousands of women at the Itikaf City. He said that the way Holy Prophet PBUH protected the rights of women will continue to confer equal rights on the women of all societies by saving them from exploitation and oppression till the times to come.

Dilating on women rights in Islam, Qadri said that by making marriage conditional on acceptance of proposal by girls, Islam has conferred equality of status and respect on women. He said that performance of domestic chores was not decreed by religion but it has become part of our local culture. Islam did not make such things binding on her. He said that wives do a favour to their husbands by choosing to perform domestic chores, adding that the husbands should treat them well.

Qadri further said that offering good food to the wife and kids away from routine food they eat is far better than spending to make others eat in the way of Allah. He said that books on Hadith were full of instructions regarding excellent

treatment of women in all relations. He said that it is regrettable that our society is the worst when it comes to treatment of women. He said that the rights of women are violated with abandon. So much so that she is punished for small and minor mistakes. He said that Allah Almighty and the Holy Prophet PBUH have dubbed such a person as mean as uses violence against women. He said that those who consider women as their personal servants should fear God and reconsider their thinking about women. He said that they should try to understand the essence of Islamic teachings with regard to women rights.

Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri provided a platform for students to groom, learn, help society and become a better Muslim and a person; that is the Mostafavi Students Movement. MSM deals with the grooming of young students and their training for being a better contributor to society. It deals with enticing a spark within the students to help others, by engaging them in activities that require collecting funds and providing food to the needy. It deals with increasing the love for knowledge for students by keeping them involved in various research projects. MSM deals with the personality grooming and confidence of the students by engaging them in events that require public speaking skills and knowledge. It also deals with the cleansing of doubts and confusions that arise in students making them dig deeper in the religion and understand the purpose of their existence better and clear. This is a student organization that incudes thousands of studnets all around the world. This organization is hope for a brighter day for muslims. Qari expresses his love and care for his children (the members of this organization); he has said in more than a dozen occasions that 'my students are the coolness of my eyes'. He has provided his students a purpose of life. He is the man who provides a vision and a way to strive. Because it has been 14 centuries that our Beloved PBUH has physically curtained and this is the reason every next generation is losing the values of Islam. We are not taught to read Quran and are not told about values of our Beloved Prophet PBUH. Someone -who is man of words and who is a practicing; determined rational plus moderate influential

Muslim- is needed for youth to show them a role model.

## References


1. Minhaj Malegaon Urdu, Dec 21, 2017, Insani Shakhsiyat Or KirDar Ki Ta'meer (Human Personality and Role Building). https://www.youtube.com/watch?v=VH7FafhpZkI

2. Dawn.com, 12 Jan 2013, Profile: Dr Muhammad Tahirul Qadri

3. India TV News Desk, January 16, 2013 14, Know more about Tahir-ul-Qadri , the cleric who has stormed Pakistan

4. Minhaj ul quran international, 07 August 2013, Societal sensitization needed regarding women rights in Islam: Dr Tahir-ul-Qadri

5. Minhaj ul quran international, 19 March 2016, Majalis-ul-ilm (Lecture 23) The Need of Religion and the Existence of God - Pre-Socratic Philosophy (Babylon, Egypt and Greece) - by Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri

6. Minhaj TV, n.d, Many Atheist Reverted to Islam after discussion with Shaykh ul Islam Dr Tahir ul Qadri

7. Minhaj books; islamic library, 2010, ISLAM: THE RELIGION OF PEACE OR TERROR? https://www.minhajbooks.com/english/book/600/islam-the-religion-of-peace-or-terror/


☆☆☆☆☆

# Shaykh-ul-Islam DrTahir-Ul-Qadri's

## Priniciples of Political Thought

## A Mandate on Serving Humanity

Memona Nazir

Political thought is the highest thought of human intellect. Serving humanity is the key objective of its ideology. It is that which had determined the fates of the nations. Rise and fall of any nation depend on the substance of thought rendered as an ideology by its people. Political thought is the only substance due to which nations and empires come into being, set the high standards of living, thrive and became greater in reality or relative in their contemporaries. Consequently, when this thought decline, nations start to decline, some gradually, others rapidly and some falls eventually. This truth is patent on the annals of human history with a gamut of records available.

Islamic political thought is an idea which has received Prophetic Inspiration. Islam is meant to establish a just government and has certain rules. It provides the principles of politics and clarifies the objectives of government without touching the particulars. The faith of Islam is not confined to the celestial happiness of man. Relating religion only to spiritual aspects is a materialistic approach.

Since last few decades, the development of Islamic political thought has reached the global stage of world politics. New theories arose claiming to be Islamic in nature but actually failed to run the affairs of their society. Khilafa, Islamic state, Boko Haram and many others confused approaches ruined and deteriorated the image of Islam throughout the globe. It has been assumed now that Quranic commandments do not provide human thought with the idea of

social development and political progress.

But in this age, there is a leader who succeeded to establish true ideology of Islam based on set principles derived from Quran. His thought laid the foundation of Prophetic mission aimed at serving humanity at large scale.

Dr Tahir-ul-Qadri's God-Gifted intellect is the lamp of an age. History had never witnessed such a leader who on one hand is endeavoring for the establishment of free, fair and just system of governance of his own people and on other hand is concerned for the betterment of humanity as a whole. He is a leader who has communicated across the differences. His thought derived from Quran and Prophetic Sunnah is more qualified to rule. According to him, no nation can rise until they have in their political ideology a concrete substance of thought for serving humanity at large. If we examine his political struggle including his war against terror, we come to conclude that his political thought is based on 12 Concrete Principles derived from the Quran. He defines Islamic political law not only as a code to be implemented but a system that must be set into the flow. The principles are as follow:

Principle1: كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ

Struggle for Justice: Islamic justice is something very higher than any other formal human law. Establishment of a just society is a key concern and crucial part in Islamic political thought. For sure, Justice is Allah's attribute and to stand firm for justice is to be a witness to Allah. According to Shaykh-ul-Islam a legal struggle for the Constitutional Revolution is an actual struggle for justice. He says that if in an oppressed state, the nation is not urged to strive for justice, it is bound to wither away.

Principle 2: وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

Social Reform and Peace Building: No society can survive where corruption, tyranny and barbarism prevails. The community cannot live where the sense of social well-being does not exist. Quran states a clear-cut principle of peaceful living. Shaykh-ul Islam mentions that the current wave of political terrorism requires a deeper understanding of the roots of Islam. His exemplary and wide range efforts for peacebuilding throughout the globe has served

humanity at very large scale.

Principle 3: إِنَّ للَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡ

Struggle for Change: This principle is definite to understand. Struggle for change is crucial to live in age. Mostly, nations and empires fell because they ceased to struggle against corrupt, decadent or oppressive leadership. Dr Tahir-ul Qadri urged and taught masses a need of legal political struggle for change which has now begun to bear fruits. His political thought is based on revolutionary concepts and law of movement.

Principle 4: وَيَأۡمُرُونَ بِا لۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنكَرِ

Encouraging Masses towards Good: The root idea of Islamic political thought is the establishment of a prosperous and conflict-free society. Inviting people to good or beneficial and forbidding the wrong is the trait of an ideal community. Moving people collectively towards a common goal is the objective of political thought. For this cause of goodness, Dr Qadri has motivated masses and has made them aware of their responsibility for being a citizen of the state in general and being a human in particular.

Principle 5:مَن قَتَلَ نَفۡسَا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعا

Sanctity of Blood and Respect for Humanity: The honour of a single soul is explicit from this verse. Killing a single being is like killing entire humanity. Muslim world in particular and humanity, in general, is suffering from the temptation of Kharijites today. They first appeared in the days of the Prophet and then flourished during the caliphate of Uthman (R.A). They interpret Islam according to their own interest and material gains. Dr. Tahir ul Qadri is the only scholar who stood forward and restricted their expansion by striking at the roots of their ideology. Political thought demands clear-cut understandings. Shaykh's efforts reveal his thought and concerns towards securing humanity.

Principle 6:تَحۡكُمُواْ بِالۡعَدۡلِ

No to Authoritarian Rule: To judge with justice is the core character of Islamic political thought. Politics is not a kind of technique to rule people authoritatively, exploit them by means of an external force or to subordinate them to certain rulers. Justice in rule is the only key to establish the good relationship

between state and society. Shaykh's political thought reflects this principle of Quran.

Principle 7:أَطِيعُواْ للَّهَ وَأَطِيعُواْ لرَّسُولَ وَأُوْلِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ

Rule of Law: The ultimate authority rests in Allah. His Messengers derive authority from Him. In the Muslim state sovereignty belongs to Allah. Islam makes no divisions between sacred and secular affairs. This is the central concept of Islamic political thought. Respect for the righteous authority is much expected to maintain order and discipline in society.

Principle 8:فَسْتَبِقُواْ الْخَيْرَٰتِ

Law of Hospitality and Philanthropy by state: Run forward towards one goal, the goal of good that is the welfare of people, with a diversity of races, traditions, and temperaments. This thought is applied individually and nationally. Philanthropist acts are the deeds of love. Practical charity, when preceded with good motive, brings up real change. This law of hospitality is of deep concern in Islamic political thought. Muslim states are responsible to facilitate every single citizen in their matters and dealings.

Principle 9:وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ للَّهِ جَمِيعا وَلَا تَفَرَّقُواْ

Unity: Safety is the product of unity. The mutual support adds the chance of collective security. National unity enhances global position of a nation. Unity of thought and purpose is the factor that regulates political ideology among the masses. This principle serves as an engine to keep the thought in flow and motion. Shaykh's efforts reflect the significance of this principle.

Principle 10:تَعَالَوْاْ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءِۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

Inter-Faith Harmony and Communal forbearance: Islam is a religion of love. Harmony is a subject that reveals the entire perception of Islam. Shaykh-ul Islam's efforts for interfaith harmony on the national and international level and his Fatwa against terrorism and suicide bombings is an excellent contribution towards the cause of peace. It had also revealed the true Islamic political thought to the entire world.

Principle 11: فَأَصْلِحُواْ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

Inter-Tribal Harmony and Ethnic Tolerance: Ethnic harmony serves as a

glue to bond nations in one unity. If any room is left for external means to enter from this side, nations fall forthwith. Examining the history from theoretical and practical dimensions, historical judgments reveal that it was only ethnic and sectarian divide which served as the commencement of a nation's decline.

Principle 12: لَا تَقْتُلُوْٓا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ

Ensuring Economic Stability: The economic performance of the rulers determines the actual status of the state. The declined empires of history were characterized by cruelty as well as oppressive economic measures. Quran is a book of principles that encompasses all the aspects of life. A moment it urges the government to establish the best economy in the state, at the same time it rises the masses high over material gains and encourages piety and righteousness among them.

## Conclusion:

Religion is the most higher source of knowledge. It moves from individual to society. The teachings of Islam encompass all aspects of human life. Social and political institutions depend not just on understanding the law but understanding the purpose law serves. Quran provides a complete understanding of the purpose. Our political philosophy elaborates and illuminates the purpose of the sacred law. This concludes that Islamic political thought is meant to guide man towards perfection. In recent years, the relationship between Islam and politics has attracted considerable attention. Its only Shaykh-ul-Islam who portrayed Islam in its true spirit and form. This era is fortunate in getting a leader of this caliber. With paying a rich tribute, history will mark Shaykh-ul-Islam Dr Tahir ul Qadri as "The great personality with unprecedented abilities and contributions." ☆☆☆☆☆

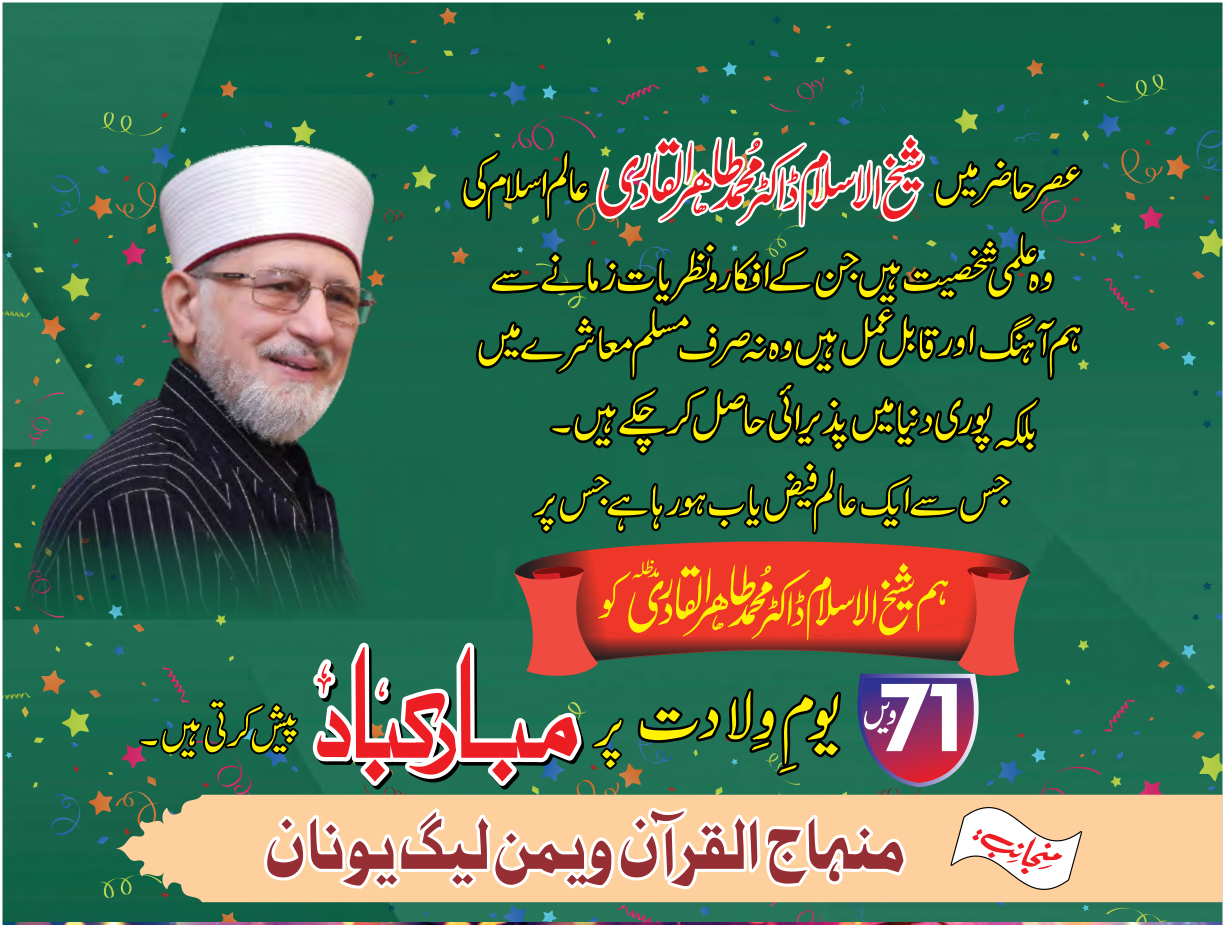

عصر حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری عالم اسلام کی
وہ علمی شخصیت ہیں جن کے افکار و نظریات زمانے سے
ہم آہنگ اور قابل عمل ہیں وہ نہ صرف مسلم معاشرے میں
بلکہ پوری دنیا میں پذیرائی حاصل کر چکے ہیں۔
جس سے ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے جس پر
ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو
71 ویں یوم ولادت پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
منہاج القرآن ویمن لیگ یونان

ربِ قادر ہمارے قائد کو سلامت رکھنا
علم و عرفان کے پیکر کو سلامت رکھنا
ہم اپنے محبوب قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو
71 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔
اے اللہ! ہمارے قائد کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصدق سے صحت کامل، درازئ عمر اور بلندئ درجات عطا فرما۔ آمین
منہاج القرآن ویمن لیگ ضلع سیالکوٹ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے اپنے فکر و فلسفہ کی بنیاد قرآن پر رکھی ہے۔ آپ کی علمی مساعی ہر عمر اور ہر طبقہ فکر کے افراد کے لیے ہے۔ دورِ حاضر میں امت مسلمہ کو جن مسائل کا سامنا ہے ان کے حل کا شعور بیدار کرنا آپ کی جدوجہد کا نمایاں حصہ ہے۔

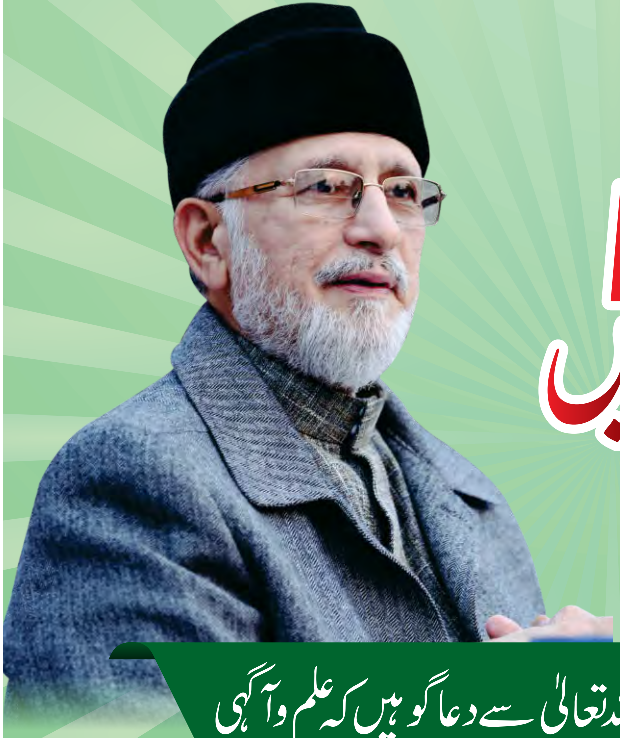

ہم آپ کی

71 ویں

یومِ پیدائش کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ علم و آگہی کا یہ بحرِ بیکراں ہمیشہ تشنگان علم کو یونہی فیض یاب کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر عطا کرے۔

## منہاج القرآن ویمن لیگ کینیڈا

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

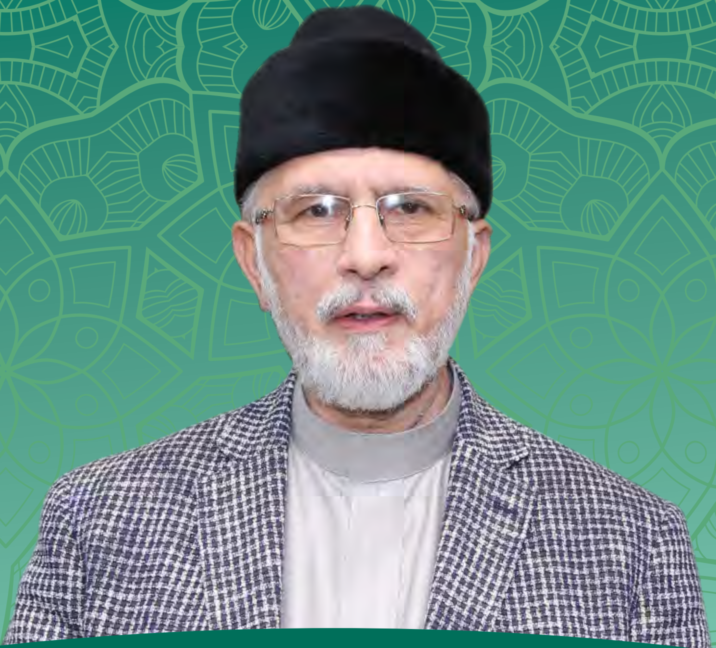

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** افقِ عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں۔ آپ نے ملت اسلامیہ کو نئے علمی و تحقیقی رجحان سے روشناس کروایا۔ دہشت گردی کے خلاف آپ کی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔

ایک پر امن معاشرہ کی تعمیر و تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے پر ہم **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو **71 ویں سالگرہ** کے موقع پر **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

## منہاج القرآن ویمن لیگ ناروے

We extend our Heartiest

# Congratulations to the

# Shaykh-ul-Islam

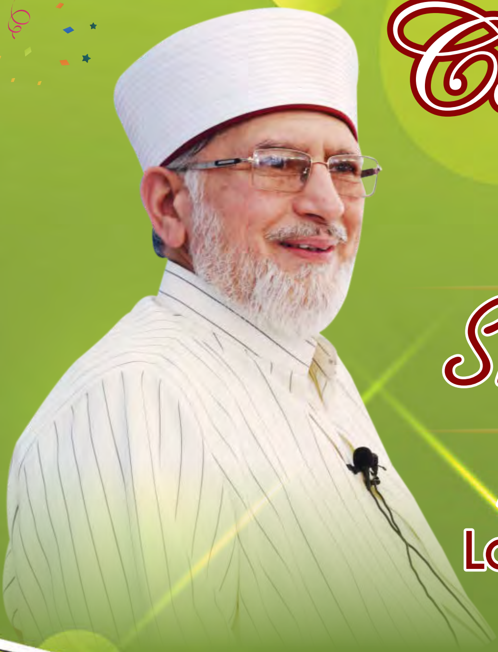

Ambassador of peace,
Love & Interfaith Harmony,
on his

## 71st Birthday

May Allah grant Shaykh-ul-Islam a long life
full of health and prosperity.

**Minhaj ul Quran Women & Sisters League Europe**

ظلمتِ دہر میں سر بہ سر روشنی  آئینہ رو برو صبح تا بندگی
گلشنِ مصطفیٰ کی وہ تازہ کلی  خلق جس کو کہے طاہرالقادری
دانشِ عہدِ حاضر کو ہمارا سلام  دانشِ عہدِ حاضر کو ہمارا سلام

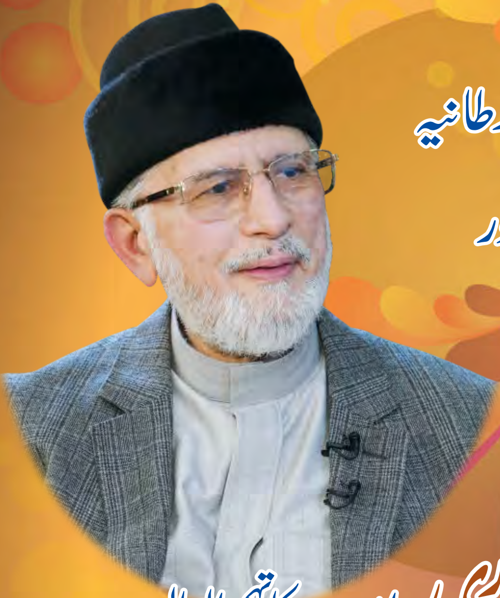

ہم

**منہاج القرآن ویمن لیگ برطانیہ**

کی جملہ عہدیداران، تنظیمات اور

رفقاء وارا کین کی جانب سے

اپنے عظیم قائد، دانشِ عصرِ حاضر

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری** دامت برکاتہم العالیہ

کی **71 ویں سالگرہ** کے موقع پر محبتوں اور عقیدتوں

سے بھرپور جذبات کیساتھ **ہدیۂ تہنیت** پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ یہ شمعِ ہدایت ہمیشہ اسی طرح ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رہنے کا درس دیتی رہے۔ (آمین)

**منہاج القرآن ویمن لیگ اینڈ سسٹرز لیگ برطانیہ**

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
LAHORE
FEB-2022
Regd CPL No.45

Minhaj University Lahore

Chartered by Government of Punjab | HEC | PEC | Pakistan Bar Council | PHEC | NAEAC

UI GreenMetric World University Rankings

Minhaj University Lahore has GREEN CAMPUS with recognition of UI GREEN METRIC WORLD RANKING for SUSTAINABLE INFRASTRUCTURE

"One Destination Many Opportunities"

ADMISSIONS Open

SPRING 2022

ADP BS M.A/M.SC MS/M.PHIL Ph.D

MUL accepts USAT (HEC)

ADP PROGRAMS — MORNING

Computer Science
Computer Networking
Web Design and Development
Double Math & Physics
Botany, Zoology & Chemistry
Islamic Banking and Finance
Business Administration
Accounting and Finance
Commerce
Mass Communication
Education
Arts
English

BS PROGRAMS — MORNING — under Liberal Arts

Software Engineering
Information Technology
Computer Science
Food Science & Technology
Human Nutrition and Dietetics
Medical Lab Technology
Biochemistry
Microbiology
Biotechnology
Molecular Biology
Mass Communication
Library & Information Science
English
Urdu
Chemistry
Physics
Botany
Zoology
Political Science
Sociology
International Relations
Mathematics
Statistics
Economics
Accounting & Finance
B.Com
BBA
Islamic Banking & Finance
Education
History
Pak Studies
Peace & Conflict Studies
**Law (LLB)**

M.A/M.SC PROGRAMS — WEEKEND

Information Technology
Computer Science
English
Chemistry
Mathematics

MS/M.PHIL/MBA PROGRAMS — WEEKEND

Computer Science
Food Science & Technology
Biochemistry
Clinical Nutrition
Mass Communication
Library & Information Science
English (Linguistics)
English (Literature)
Urdu
Botany
Political Science
Sociology
International Relations
Mathematics
Statistics
Economics
Accounting & Finance
Theology & Religious Studies
Peace & Counter Terrorism Studies
Management Sciences
MBA (Professional) (2 Years)
MBA (Executive) (2 Years)
Islamic Banking & Finance
Education
History
Pak Studies
Criminology & Criminal Justice System

POST GRADUATION DIPLOMA

Halal Standards and Management Systems
Peace & Counter-Terrorism Studies

Ph.D PROGRAMS — WEEKEND

Library & Information Science
Mathematics

APPLY ONLINE https://admission.mul.edu.pk/

Scan QR Code

MORNING & WEEKEND PROGRAMS

Main Campus, Madar-e-Millat Road, Near Hamdard Chowk, Township, Lahore
www.mul.edu.pk
admission@mul.edu.pk
MinhajUniversityLahore
officialMUL

24
Universal Access Number (UAN)
03 111 222 685